https://egreaderschoice.com/

Mubarra Graphics

Nuree's World
EGREADERSCHOICE

امرین ریاض

تیرے نام کا شجر

تیرے نام کا شجر

امرین ریاض

مکمل ناول

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''یہ میں کیا سن رہی ہوں فازیہ؟ تم اس خاندان میں شادی کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' حرا بیگم کے لہجے میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی اور کیوں تھی فازیہ کو یہ پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

''آپ ہی نے تو کہا تھا کہ آپ اس خاندان سے بدلہ لینا چاہتی ہیں، جو کچھ انہوں نے پچیس سال پہلے آپ کے ساتھ کیا تھا وہی سود سمیت انکو لٹانا چاہتی ہوں میں اور یہ تب ہی ممکن ہے جب مجھے اس خاندان میں جانا پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ رات سے سب سوچ چکی تھی اس لیے انکو بھی آگاہ کرنے لگی جو یقیناً اس کے اقدام سے خوش نہیں لگ رہی تھیں۔

''تو شادی کرنے کی کیا ضرورت ہے فازیہ؟ ہم اس طرح بھی تو ان سے بدلہ لے سکتے ہیں نہ؟ میں بس تمہارے آنے کا ہی ویٹ کر رہی تھی اب تم اپنے حق کے لیے کل ہی کورٹ جاؤ گی اور اپنے پاپا کی وراثت کی حقدار کے طور پر آفندی ھاوس نوٹس بجھواؤ گی تاکہ جس دولت کے لیے انہوں نے مجھے اور تمہیں اس خاندان سے نکال کر باہر پھینکا تھا اب ان کو پتہ لگے گا کہ حرا ثقلین آخر چیز کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' حرا بیگم کے لہجے میں جتنی نفرت تھی اتنی ان کے چہرے پر بھی واضح تھی بلکہ اس سے زیادہ انہوں نے فازیہ کے دل و دماغ میں ڈالی تھی کہ اسے اب اپنی زندگی کا ایک ہی مقصد نظر آتا تھا اور وہ تھا صرف آفندی ھاوس سے بدلہ ہر صورت!

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تو اس سے کیا ہو گا ماما؟ وہ لوگ جتنے طاقتور ہیں کچھ لے دے کہ معاملہ نمٹا دیں گئے اور فرض کریں اگر وہ ہمیں کچھ حصہ دے بھی دیں تو کیا اس سے آپکی وہ اذیت اور میری زندگی کی محرومی ختم ہو جائے گی وہ تکلیف جو باپ ہوتے ہوئے بھی میں نے لاوارثوں کی طرح زندگی گزاری اور آپ کا وہ دکھ وہ درد جب آپ میرے لیے پتہ نہیں کتنے لوگوں کی لعن طعن سن کر اپنے مقام سے نیچے آکر نوکری کرتی رہیں اور وہ لوگ عیش کی زندگی گزارتے رہے مگر اب نہیں، اب انکی پر سکون زندگیوں میں ہلچل مچانے میں جاؤنگی اور بتاؤنگی کہ میری ماں کا جرم اتنا بڑا نہیں تھا جتنی انکو سزا دی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ کا لہجہ چٹانوں کی طرح سخت تھا اسکی آنکھوں میں انتقام کی چمک صاف دیکھی جاسکتی تھی حرا بیگم جیسے پر سکون ہو گئی تھیں یہی تو وہ چاہتی تھیں اسی لیے تو انہوں نے اپنی ماں کی مخالفت کے باوجود فازیہ کو اپنے ساتھ رکھا تھا کہ وہ پچیس سالوں بعد اسے کیش کروانا چاہتی تھیں اور یہ سونے کی چڑیا اب ان کے لیے بہت بڑا فائدہ بننے والی تھی۔

''لیکن بیٹا، میں کیسے تمہیں ان لوگوں میں بھیج سکتی ہوں، وہ لوگ بہت ظالم ہیں اور منافق اتنے کہ پوچھو مت، وہ تمہارے ساتھ جھوٹا پیار جتا کر تمہیں میرے خلاف کرنے کی کوشش کریں گئے، پتہ نہیں کونسی کونسی چال چلیں گئے انکی چالوں کو تمہاری ماں سمجھ نہیں سکی تھی اور تم اتنی معصوم کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ فکر مندی سے بولیں تو فازیہ اٹھ کر ان کے قریب آئی اور ان کے دونوں ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں سے لگائے۔

''آپ کو لگتا ہے کہ آپکی فازیہ ان مطلبی اور ظالم لوگو کے بہکاوے میں آسکتی ہے؟ انکی دس دن کی منافقت میرا اور میری ماں کا پچیس سال کا رشتہ کمزور تو دور کی بات ایسی کوشش بھی نہیں کر سکتے، آپکو پتہ ہے کہ میرے باپ کے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باپ کی وصیت کے مطابق مجھے اس خاندان سے اپنا حصہ تب ہی ملے گا جب میں اس خاندان کے کسی لڑکے سے شادی کرونگی اور میں بھی اس وصیت کو ہی اپنی منزل کی سیڑھی بنانا چاہتی ہوں، یہ صرف کچھ ماہ کی بات ہے پھر نہ صرف ساری جائیداد میرے پاس ہو گی بلکہ وہ لوگ بھی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گئے اور وہ عورت جس کی وجہ سے میں اور آپ یوں دربدر ہوئیں اسے تو ایسا مزہ چکھاؤنگی کہ یاد رکھے گی کہ کسی عورت سے اسکا شوہر اور کسی بیٹی سے اسکا باپ چھین لینے کا انجام کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مجھے فخر ہے اپنی بیٹی پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسکی پیشانی چوم کر بولیں تو فازیہ کے چہرے پر مسکراہٹ چمکی۔

"آپ بس پریشان ہونا چھوڑ دیں، اب جو ہو گا بہت اچھا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بلکل مجھے یقین ہے تم پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ مسکرائیں آخر کار اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے والی تھیں۔

\\\\\

آغا ہاشم آفندی نے سب کو اپنے کمرے میں بلایا تھا اور یوں سب کو بلانے کی وجہ کچھ خاص تھی اس لیے سب خاموشی سے ان کے کمرے میں براجمان تھے۔

"تم لوگوں سے مجھے کچھ ضروری بات کرنی تھی بلکہ اپنے فیصلے سے آگاہ کرنا تھا اور امید ہے تم سب میرے اس فیصلے کو اس خاندان کی بہتری کے لیے سمجھنے کی کوشش کرو گئے۔۔۔۔۔۔" انہوں نے اپنی بات کی تمہید باندھی۔

"ندیم کی بیٹی پاکستان آچکی ہے۔۔۔۔۔۔۔" اس اطلاع پر کمرے میں موجود سارے نفوس چونکے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''سب کے چہرے پر یہی سوال رقم تھا مگر پوچھنے کی جسارت صرف انکی لاڈلی بھتیجی اور بہو رخسار بیگم نے کی تھی۔

''دس دن ہو گئے ہیں، مجھے دو دن پہلے ہی اس کے وکیل نے بتایا تھا کہ وہ اپنی پڑھائی مکمل کر کے ہمیشہ کے لیے پاکستان آچکی ہے اور اب وہ اپنے باپ کی وراثت کی بطور حصے دار اپنا حق لینا چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''آغا جان کی بات پر رخسار بیگم نے معنی خیز نگاہوں سے اپنی دیورانی (چھوٹی بہن بھی تھی انکی) راحیلہ کی طرف دیکھا جیسے کچھ جتانا چاہتی ہوں جبکہ وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئیں۔

''تو آپ نے کیا جواب دیا بابا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ بڑے بیٹے سلیم آفندی نے سوال کیا۔

''وہی جو کچھ میں آج سے پانچ سال پہلے ندیم کی وفات کے بعد اپنی وصیت میں کر چکا ہوں کہ ندیم کی بیٹی کو ہمارے خاندان میں جگہ اور جائیداد تب ہی ملے گی جب وہ اس خاندان کا حصہ بنے گی، کیونکہ ہاشم آفندی کی پوتی اور ندیم آفندی کی بیٹی ہی اپنا حق لے سکتی ہے ورنہ حرا نامی عورت تو اس خاندان سے ایک سکہ بھی نہیں لے سکتی اور نہ ہم اسکی اجازت دیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''انکے لہجے میں حرا بیگم کے لیے نفرت آج بھی پچیس سال پہلے جیسی ہی تھی جس پر کسی کو بھی شک نہیں تھا کیونکہ اس خاندان کے سبھی لوگ ہی حرا بیگم کا نام لینا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔

READERS CHOICE

''اور اس لڑکی نے ہمیشہ کی طرح اس خاندان کا نام لینا بھی گوارا نہیں کیا ہو گا آخر کو بیٹی تو وہ اپنی ماں کی ہے نہ جس نے پچیس سالوں سے اسے ہم سب سے چھپا کر رکھا اور یہاں تک کہ باپ کے انتقال پر بھی اسے یہاں آنے نہ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم کے لہجے میں فازیہ کے لیے بھی نفرت صاف محسوس کی جاسکتی تھی جس پر آغا جان نے ایک ہنکارہ بھرتے ہوئے اپنے بیٹوں اور بہوؤں کی طرف دیکھا اور وہ کہہ دیا جس کو کہنے کے لیے سب کو یہاں بلایا گیا تھا۔

"وہ ہمارے فیصلے پر راضی ہے اور اس خاندان کا حصہ بن کر ہمارے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" بات مکمل کر کے انہوں نے سب کے چہروں کے اتار چڑھاؤ نوٹ کیے جن پر زیادہ ناگواری رخسار بیگم کے چہرے پر ہی آئی تھی بلکہ باقی سب کو اگرچہ یہ بات پسند نہیں آئی تھی مگر اتنی کڑوی بھی نہیں لگی تھی کہ وہ اسے ہضم نہ کر پاتے مگر رخسار بیگم جنہوں نے آج سے پچیس سال پہلے ہی حرا بیگم سے کلھم کھلا نفرت کی جنگ کا آغاز کر دیا تھا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ نفرت اور مضبوط ہوتی چلی گئی تھی اب اس عورت کی بیٹی کو اپنے گھر میں برداشت کرنے کا حوصلہ وہ کہاں سے لاتیں اور دوسرا جو آغا جان کا فیصلہ تھا اس پر انہیں اعتراض تھا کیونکہ وہ اس خاندان کے کسی بھی لڑکے سے اس کا تعلق نہیں قائم کرنا چاہتی تھیں۔

"آپ کیا چاہتے ہیں آغا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟تب سے خاموش بیٹھے انکے بیٹے ابراہیم آفندی نے پوچھا تھا جو بات کم مگر دوٹوک کرنے کے عادی تھے۔

"میں چاہتا ہوں کہ جو فیصلہ میں نے ندیم کی وفات کے بعد کیا تھا بلکہ اس سے وعدے کی پاسداری میں کیا تھا کہ میں اسکی بیٹی کو اس عورت سے لینے کی ہر کوشش کرونگا اور اسے ہمیشہ اس گھر میں ہی رکھوں گا تاکہ وہ عورت پھر کبھی اس پر حکمرانی نہ جتا سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''جی ہم جانتے ہیں مگر تب آپ نے حاشر کے ساتھ اسکا نکاح کرنے کی خواہش کی تھی جس پر ہم سب متفق بھی ہوئے تھے کہ بس یہی طریقہ تھا ندیم کی خواہش پر اسکی بیٹی کو اس گھر میں رکھنے کا مگر آج سے پانچ سال پہلے جب آپکی طرف سے ہر کی گئی کوشش کو اس عورت نے ناکام بنا دیا تھا تو حاشر کی پسندیدگی کو دیکھتے ہوئے ہم نے اسکی شادی کر دی تھی اور اب خیر سے وہ دو بچوں کا باپ ہے، اب آپ کیا چاہتے ہیں؟ کیا عامر سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' سلیم آفندی کی بات پر انکی بیگم تنزیلہ بیگم نے بے اختیار پہلو بدلہ تھا وہ حاشر کی شادی پر شکرانے کے نوافل ادا کر چکی تھیں کہ اس فتنہ عورت کی بیٹی سے جان چھوٹ گئی تھی مگر اب شوہر کی بات پر وہ دوبارہ سے بدمزہ ہوتیں آغا ہاشم کی اگلی بات کی منتظر تھیں۔

''نہیں عامر کو میں اتنی بڑی زمعداری کے قابل نہیں سمجھتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' انکی بات جہاں تنزیلہ بیگم کو پر سکون کر گئی تھی وہی رخسار بیگم کے کان میں خطرے کی گھنٹی بھی بجی تھی۔

''تو پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' سب کی نظریں ان پر تھیں۔

''نائل ابراہیم آفندی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ان کے منہ سے نکلتے چند الفاظ رخسار بیگم کو کرنٹ لگا گئے تھے جبکہ باقی بھی کچھ پریشانی سے دیکھنے لگے کیونکہ رخسار بیگم کی سوچ اور نفرت سے اس گھر کا بچہ بچہ واقف تھا۔

''آپ ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں آغا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم جیسے تڑپ کر رہ گئیں تھیں انکے اکلوتے بیٹے کا سوال تھا وہ سارے لحاظ بلائے طاق رکھ کر کہہ اٹھیں۔

''کیوں کیا بڑائی ہے اس میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ الٹا سوال کیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''بڑائی؟؟؟ یہ آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں آغا جان؟اس فتنہ پرور عورت کی بیٹی کو میں کیسے اپنے اکلوتے بیٹے کی زندگی میں زہر گھولنے کی اجازت دے سکتی ہوں؟آپ سب جانتے ہیں کہ پچیس سال پہلے کیسے اس عورت نے ہمارے خاندان میں آگ لگانے کی کوشش کی تھی اور کیسی بدنامی سے ہم سب کو منہ چھپا کر گزرنا پڑا تھا اب اسی فسادی عورت کی بیٹی کو آپ دوبارہ سے ہماری زندگیوں میں لانا چاہتے ہیں وہ بھی میرے بیٹے کی زندگی میں؟ پتہ نہیں اس لڑکی میں اپنی ماں کی کونسی خصلت اور کونسا زہر چھپا ہوگا میں آپ کے اس فیصلے کو نہیں مانتی چچا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر سارا گھر سر پر اٹھا دیں آخر ان کے اکلوتے بیٹے کی زندگی کا سوال تھا وہ اپنی اکلوتی بہو کبھی بھی اس عورت کی بیٹی کو بنانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔

''یہ جانتے ہوئے بھی کہ میرا فیصلہ ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ان کے ٹھنڈے لہجے پر رخسار بیگم کچھ پل کو لب بھینچ گئی تھیں یہ انکی لاڈلی ہونے کی چھوٹ ہی تھی کہ وہ اتنا سب کچھ کہہ گئی تھیں ورنہ آغا ہاشم کے فیصلوں کو رد کرنے کا حوصلہ ان کے بیٹوں میں بھی نہ تھا۔

''گستاخی معاف چچا جان، پر میں اپنے بیٹے کی زندگی برباد کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دونگی، ماں ہو کر بھی آج تک میں نے اس سے کبھی سخت لہجے میں بات نہیں کی اور آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے دوزخ میں پھینک دوں جہاں وہ دونوں ماں بیٹی پتہ نہیں کونسی گیم کے ساتھ یہاں آکر میرے بیٹے کے لیے عذاب کی طرح مسلط ہو جائے گی اور دن رات کونسا زہر اس کے کانوں میں بھرے گی، میں اپنے بیٹے کو ندیم آفندی نہیں بنتے دیکھ سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دوٹوک انداز میں کہتی اپنے شوہر ابراہیم آفندی کی طرف دیکھنے لگیں بلکہ گھورنے لگیں جو کہ لاپرواہ یوں بیٹھے تھے جیسے ان کے بیٹے نہیں کسی اور کی زندگی کا فیصلہ ہو رہا ہو۔

''خاندان میں اور بھی لڑکے ہیں، عیسی اور موسی بھی ہیں (انہوں نے اپنی اکلوتی بیٹی کے بچوں کے نام لیے تھے) مگر مجھے فازیہ کے لیے نائل ہی بہتر لگا کیونکہ وہ میرے ابراہیم کا بیٹا ہے جس نے آج سے تیس سال پہلے میرے بڑے بھائی کی سب سے منہ پھٹ اور جذباتی بیٹی رخسار کے ساتھ بہت اچھے سے نباہ کیا ہے، آج سے تیس سال پہلے اسی طرح ابراہیم کی ماں نے بھی مجھے یہی کہا تھا کہ وہ اپنے اتنے سلجھے اور خاموش طبعیت بیٹے کے لیے اتنی گرم مزاج بہو نہیں لا سکتی بلکہ ندیم کے لیے تمہارا رشتہ چاہتی تھیں مگر مجھے ندیم کا پتہ تھا کہ وہ جذباتی ہے اس لیے میں نے اس کے لیے راحیلہ بیٹی کو چنا اور ابراہیم کے لیے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ان کے جتاتے انداز پر رخسار بیگم پہلو بدل کر رہ گئیں اپنے مزاج کی تندہی کی وجہ سے وہ پورے خاندان میں مشہور تھیں۔

''اور میرے فیصلے نے یہ ثابت کیا کہ وہ بہترین تھا، کیونکہ تم دونوں کی مثالی زندگی سب کے سامنے ہے اور اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کیونکہ نائل بھی اپنے باپ جیسا سمجھدار اور دھیمے مزاج کا ہے وہ جذباتی نہیں ہے اور مجھے یقین ہے وہ بہت اچھی زندگی گزارے گا فازیہ کے ساتھ، ہم فازیہ سے کبھی ملے نہیں نہ جانتے ہیں کہ اسکا مزاج اسکے طور طریقے کیسے ہیں مگر نائل کو لے کر اس بات کا یقین ہے کہ وہ خدانخواستہ اپنی ماں جیسی سوچ کی حامل بھی ہوئی تو ہمارا نائل اسے سنبھال لے گا کیونکہ اسے رشتوں کو اپنے مقام پر رکھ کر ان سے اچھے طریقے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سے برتنا آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ان کے تجزیے پر رخسار بیگم کے علاوہ سبھی متفق ہوئے تھے کیونکہ نائل ابراہیم کی شخصیت کے بارے میں سب ہی اچھی طرح جانتے تھے۔

"مگر میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بس رخسار، جب آغا جان نے کہہ دیا تو اب تمہیں بھی کھلے دل سے قبول کر لینا چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ابراہیم آفندی نے انکی بات کاٹی تھی جس پر وہ مٹھیاں بھینچ کر وہاں سے واک آؤٹ کر گئیں یہ ان کے غصے کا اظہار تھا جس پر آغا جان ریلیکس تھے کیونکہ جتنا بڑا بم پھوڑا تھا انہوں نے اس کے نتیجے میں یہ احتجاج تو کچھ نہ تھا۔

"تم لوگ بھی جاؤ، باقی فیصلہ نائل سے پوچھ کر ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم آفندی نے سب کو جانے کی اجازت دی تھی اور خود اپنے بیڈ پر آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گئے۔

وہ غصے اور جھنجلاہٹ میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھیں اور آغا ہاشم کے اس اقدام کو کسی صورت بھی قبول نہ کرنے کا فیصلہ کر چکی تھیں اس لیے ابراہیم آفندی کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر ایک طیش کے عالم میں انکے قریب ٹھہریں تھیں۔

"آپ اپنے بیٹے کی زندگی میں زہر گھولتے کیسے دیکھ سکتے ہیں ابراہیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"حوصلے سے بات کرو رخسار، یہ بات اتنی بھی نامناسب نہیں کہ تم یوں کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ جوان کے واروں کے لیے تیار ہو کر ہی کمرے میں آئے تھے اس لیے تحمل سے بولتے صوفے پر ٹک گئے مگر انکو اور طیش دلا گئے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''آپ جتنا حوصلہ دکھا رہے ہیں وہی کافی ہے کیسے آپ یوں پر سکون رہ سکتے ہیں ہمارے بیٹے کی زندگی کا سوال ہے، میں کسی صورت اس ناگن کی بیٹی کو اپنی بہو کے طور پر قبول نہیں کر سکتی ارے میں تو اسے اس گھر میں لانے کے حق میں نہ تھی کجا کہ اپنی بہو کے طور پر، کبھی نہیں ابراہیم صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ سر نفی میں ہلاتیں ان کے سامنے ہی ٹک گئیں۔

''اب تم سکون سے میری بات سن سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ان کے نرمی سے پوچھنے پر وہ صرف انہیں دیکھ کر رہ گئیں۔

''تم جانتی ہو کہ نائل ہمارا اکلوتا بیٹا ہے جسے شادی کے پانچ سال بعد نہ جانے کتنی دعاؤں سے اللہ سے مانگ کر لیا ہم نے، آج تک اسے ہم نے کیا آغا جان نے بلکہ پورے آفندی ہاؤس نے لاڈوں کی طرح رکھا ہے اور ہمیشہ سے یہی کوشش کرتے آرہے ہیں کہ کبھی بھی وہ فیصلہ نہ ہو جو اس کے لیے پریشانی کا باعث بنے، دوسری طرف نائل نے بھی ہمیں نہ صرف عزت اور مان بخشا ہے بلکہ اس نے بھی تعلیمی میدان ہو یا خاندان میں کوئی بات ہمیشہ ہمارا سر فخر سے بلند کیا ہے تو پھر خود سوچو کہ میں اور آغا جان کبھی اس کے لئے کوئی غلط فیصلہ کر سکتے ہیں، مانا کہ ندیم نے ایک غلط عورت سے شادی کر کے غلط فیصلہ کیا تھا جس کے نتائج اس کے ساتھ ساتھ ہم سب کو بھی بھگتنے پڑے تھے اور اب اسی عورت کی بیٹی کو گھر لانے کا فیصلہ ہو سکتا ہے ہم سب کے لیے پریشانی کا باعث بنے مگر مجھے پورا یقین ہے کہ غلط ثابت نہیں ہو گا کیونکہ اب ندیم آفندی نہیں بلکہ نائل ابراہیم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''مگر ہم اپنے بیٹے کو اس امتحان میں ڈالیں ہی کیوں ؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ چیخ کر بولیں انکو کسی صورت گوارا نہ ہو رہا تھا۔

''کیونکہ آغا جان کو ندیم سے کیے وعدے کی پاسداری کرنی ہے وہ چاہتا تھا کہ اسکی بیٹی اسی خاندان کا حصہ بن کر رہے اور حاشر کی شادی کے بعد عامر اور عیسی لاابالی اور غیر سنجیدہ لڑکے ہیں وہ تو کبھی بھی اسکی ماں کی چالاکیوں کو ہینڈل نہیں کر سکیں گئے جس عورت کا یوں اچانک اپنی بیٹی کی شادی اس خاندان میں کرنے کا مقصد یقیناً کچھ بڑا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ جو سوچ رہے تھے وہی ان کے سامنے بیان کر گئے جس پر رخسار بیگم مزید بگڑیں۔

''آپ سب جانتے بوجھتے نائل کو اس جہنم میں دھکیل رہے ہیں نہ؛ وہ لڑکی ویسے بھی دو سال بڑی ہے میرے بیٹے سے دوسرا جس عورت کی وہ بیٹی ہے آپ کو لگتا ہے کہ معصوم اور سیدھی سادھی ہو گی کبھی نہیں، دیکھ لیجئیے گا پورا ڈرامہ ہونے والا ہے اس گھر میں، صرف جائیداد کے لیے وہ اس گھر میں آرہی ہے اور پھر اس کے بعد اپنی ماں کی طرح دوسروں پر جھوٹے الزامات لگا کر طلاق لے کر وہ چلتی بنے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''مجھے نہیں لگتا کہ کچھ ایسا ہو گا، اگر ہو گا بھی تو ہم سب ہینڈل کر لیں گئے مگر کم از کم ندیم کی آخری خواہش کو پورا کر کے ہم سب تو پر سکون ہو جائیں گئے کہ ہم نے اپنی اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے اب جو اللہ کو منظور، صرف تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ نرمی سے بولے جس پر رخسار بیگم صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گئیں وہ ابراہیم آفندی کی بات کی نفی کرنا مناسب نہیں سمجھتیں تھیں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیونکہ ابراہیم آفندی وہ انسان تھے جنہوں نے آج سے تیس سال پہلے انکو عزت کے ساتھ محبت بھی دی تھی اور انکے مزاج کو اس خوبصورتی سے ہینڈل کیا تھا ہر جگہ انکی عزت کی بھی تھی اور کروائی بھی تھی اس لیے وہ کسی بھی صورت انکے ساتھ بدتمیزی نہیں کر سکتی تھیں ورنہ انکا بس چلتا تو ہر ایک کی بات رد کر کے اس عورت کی بیٹی کو کبھی بھی نائل کی زندگی میں تو دور اس گھر میں بھی آنے نہیں دے سکتی تھیں۔

''آپ جو بھی کہیں مگر ایک بات یاد رکھیے گا آپ میرے بیٹے کو کسی صورت میں بھی پریشرائیز نہئں کریں گئے، اگر اسے یہ فیصلہ قبول نہیں ہو گا تو آپ اس کا ساتھ دیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ ان کو باور کرواتیں ہوئی کہہ اٹھیں جس پر وہ گہرا سانس بھرتے سر اثبات میں ہلا گئے کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتے تھے کہ آغا ہاشم آفندی بھی اسکی رضامندی کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

جب اسکی بلیک ہیوی بائیک پورچ میں آکر رکی تھی تب رات کے دس بج رہے تھے وہ اپنے دوستوں کے ساتھ تھا جب آغا ہاشم آفندی کی کال آئی تھی اور وہ اس سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتے تھے اس لئے وہ ان سے اجازت لیتا گھر آیا تھا اور اب سیدھا آغا ہاشم کے کمرے میں جانے کا ارادہ تھا کہ ہال میں انتظار کرتیں رخسار بیگم کو دیکھ کر انکے قریب آیا۔

''مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس کے مخاطب کرنے پر وہ کچھ یوں بے تابی سے اسکی طرف مڑیں جس پر وہ کچھ حیران ہوا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کہاں تھے تم نائل؟ کب سے انتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''بتایا تو تھا کہ اسامہ کی منگنی کی ٹریٹ تھی، خیریت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

''جب تک اس عورت کا وجود اس دنیا میں موجود رہے گا تب تک آفندی ہاؤس میں خیریت کم ہی دیکھنے کو ملے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ جو پہلے ہی جلی بھنی تھیں دانت پیس کر بولتیں اسے چونکا گئیں۔

''کیا بات ہے؟؟ کیا پھر سے ندیم چاچو کی بیٹی کا ایشو چل رہا ہے فیملی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ جانتا تھا آج سے پانچ سال پہلے بھی اس گھر میں ندیم چاچو کی بیٹی کا معاملہ کافی ہلچل کا باعث بنا تھا مگر تب آغا ہاشم کے ہر حربے کو ناکام بناتے ہوئے حرا بیگم نے اسے لندن بھیج دیا تھا اور کہا تھا کہ اپنی تعلیم مکمل کر کے وہ اپنی زات کا خود ہی فیصلہ کرے گی جس سے سب ہی نے جان چھوٹ جانے پر شکر ادا کیا تھا اور حاشر جو اپنی کلاس فیلو اور آغا ہاشم کی رشتے میں نواسی لگتی تھی اس سے شادی کر کے جیسے خود کو آزاد کروایا تھا۔

''ہاں وہی ناگن کی بیٹی اس گھر میں آنا چاہتی ہے جیسے اسکی ماں نے کیا ویسے ہی اب وہ میری بہن کے لیے عذاب بن کر ہم سب کے سینے جلائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''حوصلہ بہو، اسے یہی پکڑے بیٹھ گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم کی آواز پر رخسار بیگم ان پر ایک ناراضگی کی نظر ڈال کر رخ موڑ گئیں جس پر نائل نے سوالیہ انداز سے آغا ہاشم کی طرف دیکھا جنہوں نے اسے کمرے میں آنے کا اشارہ کرتے ہوئے رخسار بیگم کو مخاطب کیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''میرے اور نائل کے لیے چائے بھجوا دینا وہ بھی آدھے گھنٹے بعد کیونکہ مجھے اپنے پوتے سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کہتے ہوئے کمرے کی طرف چلے گئے جبکہ نائل بھی اپنی ماں پر ایک نظر ڈالتا کچھ کشمکش کا شکار ہوتا ان کے پیچھے چل دیا جب کہ رخسار بیگم کڑھ کر رہ گئیں۔

''کیا بات ہے معاملہ کچھ پیچیدہ سا لگ رہا ہے آغا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''وہ کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' انہوں نے اپنی نشست سنبھالتے ہوئے اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

''آپکے لاڈلے بیٹے کی لاڈلی بیوی آپکی لاڈلی بھتیجی بیٹی سے بہو بن گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کچھ دیر پہلے کے انکے طرز مخاطب کے بارے میں بولا جس پر وہ مسکرائے۔

''برخودار ہم بھی آغا جان سے چچا جان کی سیڑھی پر آ گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''اوہ مطلب کہ کچھ دن اب میری کوئی شکایت آپ تک نہیں آئے گی نائس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ ایزی ہو کر بیٹھا تھا جس پر آغا ہاشم نے اسے گھور کر دیکھا تھا کیونکہ رخسار بیگم اکثر گھر لیٹ آنے پر آغا ہاشم سے کال کرواتیں رہتی تھیں جس پر وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کئی پلان کیسنل کر کے گھر آنے کی وجہ سے نالاں رہتا تھا۔

''زیادہ مت پھیلو، اپنی مما سے میری صلح کروانا اب تمہارا کام ہے کیونکہ ہو سکتا ہے اگر تم میری بات مانو تو وہ تم سے بھی ناراض ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''کونسی بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ سنجیدہ ہوا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''میں نے فازیہ ندیم سے رابطہ کیا ہے اور وہ میری شرط مان کر اس گھر میں آنے کو راضی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم نے کہتے ہوئے اسکی طرف دیکھا جو کہ پوری طرح انکی طرف متوجہ تھا۔

''اور میں چاہتا ہوں کہ اس گھر میں وہ ندیم کی بیٹی کے بجائے تمہاری بیوی بن کر آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' بات اتنی آسان نہ تھی جتنی انہوں نے کر دی تھی اور بات مکمل کر کے انہوں نے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ نوٹ کرنے شروع کر دیئے تھے جو شاید نہیں یقیناً انکی بات پر ششدر ہوا تھا اور پھر جیسے کچھ سنبھل کر انکی طرف دیکھنے لگا۔

''آپ نے یقیناً یہ فیصلہ کچھ سوچ سمجھ کر کیا ہو گا اور اس فیصلے کے پیچھے چھپے محرکات بھی میں اچھے سے سمجھتا ہوں کیونکہ تقریباً آج سے پانچ سال پہلے بھی کچھ ایسے ہی حالات اور واقعات میری آنکھوں کے سامنے سے گزرے ہیں مگر آغا جان میں کیوں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کچھ پل کو رکا۔

''آپ جانتے ہیں کہ میرا ایم بی اے کا لاسٹ سمسیٹر چل رہا ہے میں ابھی ان زمعداریوں میں ہر گز پڑنا نہیں چاہتا اور خاص کر کے اس محاز پر لڑ کر تو میں کبھی بھی جیت نہیں سکونگا کیونکہ آگے میری ماں ہے اور آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں مما کو کہ انہوں نے ان پچیس سالوں میں اگر سب سے زیادہ نفرت کی ہے تو وہ اس عورت اور اسکی بیٹی سے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں ایک نئی جنگ چھیڑ دوں ہر گز نہیں، آپ کو میں کوئی ڈکٹیشن تو نہئں دے سکتا ہاں مشورہ ضرور دونگا کہ آپ اس لڑکی کے لیے نائل آفندی کیا بلکہ آفندی ہاؤس کے کسی بھی لڑکے کے بارے میں نہ سوچیں بلکہ اسے کہیں اور بیاہ دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ سکون سے اپنی بات مکمل کرتا آخر میں تجویز دیتا انکی گھور یوں کی طرف دیکھتا کندھے اچکا گیا جیسے کہہ رہا ہو کہ میرا کیا قصور؟

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آغا ہاشم نے اپنے اس لاڈلے پوتے کی بات پر نہ متفق ہوتے ہوئے سر نفی میں ہلایا تھا۔

''تم نے جو کہا بے شک درست ہے مگر تم نے پوچھا نہ کہ اس بار تم کیوں؟؟؟ تم جانتے ہو کہ حاشر کی سنجیدگی اور بردباری سے میں نے فیصلہ کیا تھا مگر تب وہ عورت نہیں مانی تھی مگر اب فازیہ اس بات پر رضامند ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''معذرت مگر آپ کو نہیں لگتا کہ اب مان جانے کے پیچھے وجہ کچھ اور ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''ہاں جانتا ہوں میں، میری شرط کے مطابق پر وہ اپنی جائیداد لینے کی تب ہی حقدار ہو گی جب وہ اس گھر میں آ کر رہے گی اور اب اگر وہ ماں بیٹی مان گئیں ہیں تو وجہ صاف ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ وہ تمہارے نام سے جڑ کر آئے کیونکہ تم میں وہ ساری خوبیاں ہیں جو تیس سال پہلے مجھے ابراہیم میں نظر آئیں تھیں رخسار کے لیے اور دیکھو تمہارے سامنے ہے اب سب سے زیادہ اگر رخسار کسی کا مان اور عزت رکھتی ہے تو وہ تمہارے والد صاحب ہیں اور کل کو یہی رخسار کسی کو خاطر میں نہیں لاتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم کی بات پر وہ سر نفی میں ہلاتا کہنے لگا۔

''مما کا معاملہ اور تھا یہ معاملہ اور ہے آغا جان، یہاں ایک عورت پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت گھر میں آ رہی ہے کہ اسکا پلان صرف دولت اور آفندی ہاؤس کے لوگوں سے بدلہ لینے کا ہے آپکو لگتا ہے کہ آپکی پوتی گھر بسانے آ رہی ہے وہ صرف ہم سب کو ایک سبق سکھانے کی چاہت میں آ رہی ہے تاکہ وہ اپنا مقصد حاصل کر کے اس گھر سے رفو چکر ہو سکے اور آپ مجھ سے یہ توقع لیے بیٹھے ہیں کہ میں اپنے بابا کی طرح اس کو پیار اور نرمی سے ہینڈل کروں کہ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنے دل سے لالچ اور فراڈ پن نکال کر ہمارے ساتھ ہنسی خوشی رہو واؤ۔۔۔

''اسے منانا تمہارے والد کا کام ہے بلکہ کچھ تو وہ رضامند کر بھی چکا ہے مگر باقی فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''اور اگر میں انکار کر دوں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فیصلہ کرے گا کہ اسے علیشہ سے شادی کرنی ہے یا کسی اور سے اور اس فیصلے پر آغا ہاشم نے اسکا ساتھ دیا تھا ورنہ تو رخسار بیگم کی جذباتی بلیک میلنگ سے وہ تھک ہار گیا تھا۔

''اور اب مجھے سمجھ آیا کہ آپ نے ایک سال پہلے میرا ساتھ کیوں دیا تھا آپ یہی سوچ کے بیٹھے تھے ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس کے درست اندازے پر آغا ہاشم نے اپنی مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

''یقین مانو علیشہ بیٹی کا تمہارے ساتھ جوڑ نہیں بنتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم کو آزاد خیال لڑکیاں پسند نہ تھیں۔

'' جسے آپ لانا چاہ رہے ہیں آپکو لگتا کہ اسکا جوڑ میرے ساتھ بنتا ہے میرے خیال میں وہ مجھ سے دو سال بڑی بھی ہیں اور کافی چالاک بھی ایویں تو نہیں لندن آتے ہی اتنا بڑا فیصلہ کر لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس نے بھی جتانا مناسب سمجھا۔

''کہہ سکتے ہو مگر مجھے اپنے خون پر یقین ہے وہ اپنی ماں کی باتوں میں آئی ہو گی مگر جب اسے ہم سے ساری حقیقت پتہ چلے گی تو وہ یقیناً اپنی ماں کا ساتھ چھوڑ دے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ان کو جیسے اس بات پر بہت یقین تھا نائل گہرا سانس بھر کر رہ گیا وہ اس فیصلے کے حق میں ہر گز نہ تھا مگر آغا جان کی اسکی ذات سے لگائی گئی امید اور یقین پر جیسے شش و پنج میں پڑ گیا تھا وہ جانتا تھا کہ آغا ہاشم اس پر کبھی زبردستی نہیں کرے گئے مگر انکا اس پر کیا گیا اعتماد بھی وہ توڑنا نہیں چاہتا تھا اور نہ انکا دل اس لیے کھڑا ہو گیا۔

''میں نے اس لڑکی کو نہیں دیکھا نہ اس کے بارے میں کچھ جانتا ہوں بس اتنا کہ وہ جس عورت کی بیٹی ہے اس عورت سے ہم ہر گھٹیا پن کی امید لگا سکتے ہیں تو اسکی بیٹی میں ماں کی کونسی کونسی خوبیاں چھپی ہیں یہ کوئی بھی نہیں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جانتا پھر بھی اگر آپ کو یہ لگتا ہے کہ آپ اسے اس گھر میں لا کر میرا نام اس کے نام کے ساتھ جوڑ کر اپنے بیٹے سے کیا گیا وعدہ نبھانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اسکی بات نے جہاں آغا ہاشم کو خوشی سے نوازہ تھا وہی انکی ساری باتیں سنتی رخسار بیگم کے سینے میں آگ لگا گئی تھی وہ جل کر رہ گئیں تھیں۔

"مگر ایک بات میں آپ کی خوشی کے لیے آپکو اپنی زندگی کے تین ماہ تو دے سکتا ہوں مگر اپنی پوری زندگی برباد نہیں کرنے دونگا، ویسے تو اس کے آنے کے ایک دن بعد ہی اسکی خوبیاں سب کے سامنے آجائیں گی مگر مجھے پھر بھی تین ماہ برداشت کرنا پڑے گا اور اس کے بعد فیصلہ میرا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" کہہ کر وہ ان سے اجازت لیتا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ دروازے سے پیچھے ہٹتیں رخسار بیگم نے چائے کے کپ اپنے پیچھے آتی راحیلہ بیگم کو دیئے اور خود نائل کے پیچھے چل دیں۔

"یہ کیا فیصلہ کر کے آئے ہو تم نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ابھی وہ کمرے میں آیا تھا کہ رخسار بیگم کڑھے تیوروں سے اس پر چڑھ دوڑیں وہ گہرا سانس بھرتا انکی طرف پلٹا۔

"مما پلیز تحمل سے میری بات سن لیجئے پھر جو مرضی کہہ لیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

"سن چکی ہوں میں تمہاری ہر بات، آخر تم کیسے انکی بات مان سکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"وہ آغا جان ہیں مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''جانتی ہوں مگر اس وقت وہ صرف اپنی پوتی کے آغا جان بنے ہوئے ہیں ارے وہ کیسے اس خرافہ کی بیٹی کو ہمارے گھر میں میری بہو کے طور پر لا سکتے ہیں، میں اس لڑکی کو ہر گز قبول نہیں کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ چیخ کر بولیں نائل نے پیار سے انکو دونوں بازوؤں سے تھام کر بیڈ پر بیٹھا اور خود انکے ہاتھ پکڑ کر ساتھ بیٹھ گیا۔

''آپکا غصہ بجا ہے اور آپکو حق بھی ہے کہ آپ اس فیصلے کے خلاف جا سکیں مگر میں نے صرف اپنے آغا جان کی بات کا مان رکھا ہے مما آپ اور بابا نے ہی مجھے شروع سے سمجھایا تھا کہ اپنے بڑوں کا مان کیسے رکھا جاتا ہے اب اگر میں انکو انکار کر دوں تو انہوں نے مجھے کچھ بھی نہیں کہنا ہے مگر مجھے ساری عمر اس بات کا گلٹ رہے گا کہ میں نے اس وقت انکی بات نہیں مانی جس وقت وہ سب سے زیادہ مجھ سے آس اور امید لگائے بیٹھے تھے پلیز مجھے اس دوراہے پر مت لے کر جائیں کہ میں نہ آپ کو انکار کر سکوں نہ آغا جان کا دل دکھا سکوں پلیز، صرف کچھ دنوں کی بات ہے میں آپکو گارنٹی دے رہا ہوں وہ یہاں عمر بھر رہنے نہیں آ رہی ہے صرف اپنی جائیداد اور ہمیں اپنی اصلیت دکھانے آ رہی ہے تو پھر اس بات سے گھبرانا کیسا، یہی سمجھے ایک امتحان ہے بس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

''ان سے کچھ چھپا تو ہے نہیں مما، راحیلہ خالہ آپ دونوں کی بہن ہے جن کے ساتھ سب سے برا ہوا تھا آج سے پچیس سال پہلے سو آپ انکو سچ بتائیں کہ یہ صرف کچھ دنوں کی بات ہے یہی سمجھیں جیسے آغا جان ایک ٹرائل دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس لڑکی میں اپنی ماں کا خون زیادہ شامل ہے کہ باپ کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کی بات پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سر ہلا گئیں تھیں اب وہ اپنے بیٹے کو پریشان ہر گز نہں کرنا چاہتی تھیں جو اپنے آغا جان کی محبت میں خود کو قربان کر رہا تھا۔

.....

حرا بیگم کمرے میں آئیں تو وہ اپنا سامان پیک کرتی نظر آئی۔

''کل جا رہی ہو پھر تم اس قید خانے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس کے سامان پر نظر ڈالتیں وہ اس کے پاس ٹک گئیں۔

''مجبوری ہے مما، کچھ پانے کے لیے کچھ برداشت بھی کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''یہ سب تم میرے لیے کر رہی ہو نہ تو چھوڑ دو مجھے بس تم عزیز ہو میری جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' انکے لہجے میں ممتا والی چاشنی کھلی تھی۔

''اور مجھے بھی آپ بہت عزیز ہیں اور میں نے آپ کو روتے بھی دیکھا ہے اور تڑپتے بھی، آپکی ایک ایک پل کی اذیت کی گواہ ہوں میں اور سب سے بڑی بات مجھے اپنی محرومیوں کا بھی تو بدلہ لینا ہے ان لوگوں سے جو ایک ہستا بستا گھر برباد کر کے کیسے سکون سے رہ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ ان کے قریب آ کر ان کے ہاتھ تھام گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''مجھے اس خاندان سے اپنی ہر تکلیف کا حساب لینا ہے مما اور اس کے لیے میں کسی حد تک بھی جا سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔''اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی جس پر نائلہ بیگم کے اندر اطمینان کی ایک لہر دوڑ گئی تھی۔

''تو کس سے نکاح کروائیں گئے تمہارا وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''جس سے بھی، مجھے کونسا ساری عمر وہاں رہنا ہے، یہ تو ایک چھوٹا سا کھیل ہے جس میں مات ان لوگوں کا مقدر ہے چاہے مہرہ کوئی بھی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''مگر پھر بھی پتہ تو لگے یہ نہ ہو کوئی ایسا ہو جو تمہاری مرضی کی پرواکیے بغیر تمہارے ساتھ کوئی زبردستی کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائلہ بیگم کی بات میں جو ڈر اور مفہوم چھپا تھا اس کو وہ نہ صرف سمجھ چکی تھی بلکہ بہت کچھ سوچ بھی چکی تھی۔

''اسکی آپ فکر نہ کریں، میں اتنی آسانی سے کسی کو میسر ہونے والی نہیں ہوں آنے والے وقت کی ہر چال سے باخبر بھی ہوں اور ہر طوفان سے نمٹنے کا حل بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''مجھے اب لگ رہا ہے کہ فازیہ تم اپنی مما سے زیادہ بہادر ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائلہ بیگم کی آنکھوں میں اس کے لیے ستائش تھی وہ مسکرا دی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''نہیں بلکہ یہ بہادری مجھے اپنی مما سے ملی ہے جیسے حالات وواقعات کا آپ نے مقابلہ کیا یہ تو کچھ بھی نہیں اس کے بدلے، آپ بس میرے لیے دعا کیجیئے گا باقی تو ہمارا رابطہ رہے گا اور پورے تین ماہ بعد میں جیت کر آپ کے سامنے موجود ہونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ یقین دہانی سے کہتی ہوئی ان کے گلے لگ گئی۔

''آفندی ہاؤس'' میں اس وقت آغا ہاشم کی سرپرستی میں ان کے تین بیٹوں کی فیملی رہائش پزیر تھی جس میں سب سے بڑے سلیم آفندی اپنی بیگم تنزیلہ دو بیٹے حاشر، عامر اور دو بیٹیوں ثمرہ اور حمرہ کے ساتھ اوپر والے پورشن میں جبکہ ابراہیم آفندی اپنی بیگم رخسار اور اکلوتے بیٹے نائل آفندی کے ساتھ نیچے والے پورشن میں رہتے تھے جبکہ سب سے چھوتے بیٹے ندیم آفندی جو آج سے آٹھ سال پہلے وفات پا چکے تھے انکی بیگم راحیلہ اور ایک بیٹا سعد اور ایک بیٹی ہادیہ کے ساتھ ان کے پورشن میں ہی رہتے تھے۔

آفندی ہاؤس چار کنال پر مشتمل سٹائلش اور جدید طرز سے بنا خوبصورت بنگلہ تھا جس کی خوبصورتی ہر آنے والی آنکھ کو خیرہ کرتی تھی کہ ایک نظر ڈال کر وہ دوبارہ دیکھنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔

اپنی گاڑی سے نکلتی وہ بھی اس گھر کی خوبصورتی اور پورچ کے ساتھ بنے کشادہ لان کو دیکھتی اندر ہال کی طرف بڑھی جہاں آغا ہاشم اسی کے انتظار میں کھڑے تھے اور ان کے ساتھ اور بھی ان دیکھے چہرے جن پر واضح رقم تھا کہ وہ اس کی تشریف آوری پر خوش نہ تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آؤ میری بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اسکو دہلیز پر ہی رکتے دیکھ کر آغا ہاشم نے اس کے پاس آکر نہ صرف اسے اپنے ساتھ لگایا تھا بلکہ پیشانی چوم کر اندر کی طرف لیے بڑھے فازیہ نے ان کے والہانہ انداز پر ایک ناگوار نظر ان پر ڈالی تھی کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ ان لوگوں نے کیسے کیسے ڈرامے کرنے تھے۔

"آؤ میں تمہارا تعارف کرواتا ہوں سب سے۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم فازیہ کے ساتھ ساتھ دوسروں کے بھی سرد تاثرات نوٹ کر چکے تھے اس لیے فازیہ کا تعارف کروانے لگے جس پر فازیہ نے سپاٹ انداز میں صرف سلام لینے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

"تمہارے دونوں تایا اور تایازاد حاشر اس وقت آفس میں ہیں وہ شام کو آئیں گئے، جبکہ نائل اور عامر یونیورسٹی ہیں اور تمہارا اکلوتا بھائی اسد سکول میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا جان بڑے پر جوش انداز میں اسے سب سے ملواتے ساتھ ساتھ بتا رہے تھے فازیہ نے ایک قہر بھی نظر راحیلہ بیگم اور ان کے ساتھ کھڑی پندرہ سالہ اپنی سوتیلی بہن ہادیہ پر ڈالی تھی اور یہ نظر رخسار بیگم کی آنکھوں سے چھپی نہ رہ سکی تھی وہ جو سر سے پاؤں تک اسکا جائزہ لیتی اس کے چہرے کے تاثرات ہی نوٹ کر رہی تھیں جبکہ ثمرہ اور حمرہ نے بغیر کسی بھی تاثر کے فازیہ سے اچھے سے بات چیت کرنی چاہی تھی مگر اسکی خاموشی پر چپ ہو گئیں۔

"لگتا ہے فازیہ بیٹی تھک گئی ہے اس لیے ثمرہ بیٹا تم فازیہ کو اپنے کمرے میں لے جاؤ یہ تب تک فریش ہو جائے گی اور اچھی سی خاطر مدارت ہونی چاہیئے میری بیٹی کی پھر رات کو سب سے ملاقات بھی ہو جائے گی اور اچھا سا ڈنر بھی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جو آج اسپیشل تمہارے لیے تیار کروایا ہے میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم نے ثمرہ اور حمرہ کو اشارہ کیا تو وہ اسے لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

"راحیلہ بیٹی فازیہ کا سامان فلحال ثمرہ کے کمرے میں پہنچا دیجئے پھر کل نائل کے کمرے میں بجھوا دیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم کی بات پر راحیلہ بیگم نے ایک نظر اپنی بہن رخسار ڈالی اور ٹیبل صاف کرتی صدف کو اپنے ساتھ لیے چلی گئیں۔

"آپ میرے بیٹے کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں چچا جان، لڑکی کی اکڑ اور اس کے چہرے پر پھیلی نفرت دیکھی ہے آپ نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم جیسے پھٹ پڑیں۔

"ایک لڑکی جس نے پچیس سال مسلسل ہمارے خلاف باتیں سنی ہوں تم اس سے محبت کی امید کیسے لگا سکتی ہو رخسار، کچھ دن اسے ہمارے ساتھ رہنے دو حقائق کا پتہ لگنے دو پھر دیکھنا کہ میرا فیصلہ کتنا اچھا ثابت ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم کی بات پر وہ تلخی سے ہنکارہ بھرتی رخ موڑ گئیں۔

"نائل کا کل نکاح ہے اس لیے تیاری کرنا تمہاری زمعداری ہے تنزیلہ، فلحال نکاح سادگی سے اپنے گھر کے لان میں کر رہے ہیں مگر تین ماہ بعد سب کے متفق فیصلے سے نہ صرف ولیمہ بڑا ہو گا بلکہ مہندی برات سارے ارمان نکالیں گئے جیسے حاشر کی شادی پر کیے تھے، میں کمرے میں جا رہا ہوں ڈنر پر ملاقات ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ تنزیلہ بیگم کو ہدایت دیتے وہاں سے چلے گئے۔

"تجربے کے لیے میرا ہی بیٹا ملا انکو؛ دیکھا آپ نے بھابھی کتنی چالاک ہے لڑکی اپنی ماں کی طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''نہ صرف چالاکی پر ماں جیسی ہے بلکہ حسن اور خوبصورتی میں بھی ماں سے دو ہاتھ آگے ہے اور مجھے ابھی سے ڈر لگنے لگا ہے رخسار، کہیں اپنے حسن کے جال میں الجھا کر نائل کو ندیم بھائی جیسا نہ کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''اللہ نہ کرے بھابھی، میرا بیٹا اتنا کمزور نہیں ہے اور دوسرا علیشہ اس سے زیادہ پیاری ہے اور نائل اسے پسند بھی کرتا ہے اس لیے اس بات کی آپ فکر نہ کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' انہوں نے تنزیلہ بیگم سے زیادہ خود کو تسلی دی تھی۔

''ہماری تو دعا ہی ہے، اچھا پھر ڈنر کے بعد شاپنگ پر چلتے ہیں، چاہے نکاح جس سے بھی ہے اور جیسی بھی حالت میں ہے مگر کل ہمارے خاندان نے تو شامل ہونا ہی ہے نہ تو پھر اچھے سے تیاری کرنی پڑے گی باقی ہم ارمان نائل کی علیشہ کے ساتھ شادی پر نکالیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' تنزیلہ بیگم کی بات پر رخسار بیگم نے سر ہلا دیا۔

~~~
~~~

''میں تمہاری نہیں اپنی ہونے والی بھابھی کی بات کر رہا ہوں جو آفندی ہاؤس میں تشریف لا چکی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''عامر چبا چبا کر بولا۔

''تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے کندھے اچکائے۔

''تو بھائی صاحب کل آپ کے نکاح کا فنکشن ہے اور آپ ابھی تک اپنی ہونے والی بیوی کی دید سے محروم ہیں جانتے ہی نہیں کہ وہ کالی موٹی اور پھینی سی ہیں یا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''میرے لیے یہ سب جاننا ضروری نہیں ہے کیونکہ آغا جان نے بعد کے سارے آپشنز میرے ہاتھ میں رکھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ بے فکری سے بولتا اپنی ہیوی بائیک سٹارٹ کر چکا تھا۔

''اور اگر پسند آ گئیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔''عامر کے سوال پر اس نے ایک نظر اسے دیکھا پھر ہیلمٹ پہنتا وہ زن سے بائیک لے اڑا جبکہ عامر گہرا سانس بھرتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

''جس بندے کو علیشہ جیسی لڑکی سے محبت نہیں ہوئی اسے اس انجان لڑکی سے کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ بڑبڑا کر رہ گیا۔

ثمرہ کے ڈنر کے پیغام پر وہ اپنے حلیے پر ایک نظر ڈالتی ہوئی باہر کی جانب چل دی اس وقت وہ بلیک کلر کے ڈریس جس میں پنک ایمبرائیڈری ہوئی تھی اور پنک شیفون کے جارجنٹ ڈوپٹے میں جسے سلیقے سے گلے میں ڈالا ہوا تھا

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنے لئیر کٹنگ بالوں کو کیچر میں مقید کیے چہرے پر کسی بھی میک اپ کے بغیر بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور یہ خوبصورتی بلاشبہ اسے اپنے ماں باپ سے وارثت میں ملی تھی۔

وہ بنا کسی کی طرف دیکھے اور بلائے آکر کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی جبکہ باقی اس کے انداز پر حیران ہوئے تھے جبکہ نائل جس نے بڑی گہری نگاہوں سے سرتاپیر اسکا جائزہ لیا تھا اب نظریں آغا ہاشم پر مرکوز کرتا جیسے انہیں کچھ جتا گیا تھا جو نائل کی طرف ہی دیکھ رہے تھے اس کی نگاہوں کی زبان سمجھتے نگاہیں چرا گئے۔

''ابھی تو شروعات ہیں آغا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ دل ہی دل میں مسکایا۔

''فازیہ بیٹا یہ تمہارے تایا سلیم اور یہ تایا ابراہیم ہیں، یہ تمہارا بھائی سعد اور یہ عامر اور حاشر سلیم کے بیٹے ہیں.....'' آغا ہاشم نے اسکی توجہ انکی طرف کروائی جس پر اس نے بس ان پر نظر ڈالی تھی جبکہ تیرہ سالہ سعد کو دیکھ کر وہ نفرت سے چہرے کا رخ پھیر گئی۔

''جن کی وجہ سے میں نے باپ ہوتے ہوئے بھی یتیمی بھری زندگی گزاری اب میں ان پر سلامیاں بھیجتی پھروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ تلخی سے سوچنے لگی اور پھر نظر آغا ہاشم کے پاس بیٹھے نائل کی طرف اٹھی جو کہ اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو بڑی گہری نگاہ سے جانچ رہا تھا فازیہ نے کچھ الجھن سے اسے دیکھا کیونکہ آغا ہاشم نے اسکا تعارف ابھی تک نہئں کروایا تھا۔ جبکہ دوسری طرف آغا ہاشم کے تعارف پر سلیم آفندی تو خاموش رہا تھا مگر ابراہیم آفندی نے اس کا حال احوال پوچھا جس پر اس نے فقط سر ہلایا تھا جس پر رخسار بیگم نے اس کے مغرور انداز پر ایک غصیلی نگاہ ڈالی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اور یہ نائل ابراہیم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''اب کہ آغا ہاشم نے اسی لڑکے کا نام لیا تھا جس نے اسے شش و پنج میں ڈالا تھا وہ اس پر نظر ڈال کر رہ گئی جس نے مکمل انگور کرتے جیسے کسی چیز کا بدلہ لیا تھا۔

''میرے خیال میں اب کچھ کھا لینا چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ آغا ہاشم پر جتاتی نگاہ ڈالتا اپنی ماں کی طرف دیکھنے لگا جنہوں نے جلد ہی اٹھ کر اس کی پسند کی اچاری کڑاہی اس کی پلیٹ میں نکال کر اس کے سامنے رکھا تھا اور پھر دیکھا دیکھی باقی بھی سب کھانے میں مصروف ہو گئے فازیہ نے بریانی اپنی پلیٹ میں نکالی اور رغبت سے کھانے لگی مگر ساتھ ساتھ وہ سب کے چہروں پر بھی نگاہ ڈالتی جیسے سب کو نوٹ کر رہی تھی اور پھر نگاہ کچھ پل کو نائل ابراہیم پر رکی تھی جو آف وائٹ پولو شرٹ میں اپنی مضبوط کلائی میں مہنگی گھڑی باندھے، سلیقے سے بنے بال، ہلکی ہلکی شیو اور خوبصورت خدوخال میں ایک مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا اگر اسے یوسف ثانی بھی کہا جائے تو کچھ غلط نہ ہو گا سب سے خاص چیز اس کے بائیں گال پر پڑتا ڈمپل تھا جو آغا ہاشم کی کسی بات پر مسکرانے سے جیسے چاند کی طرح روشن ہوا تھا وہ جلدی سے نگاہ ہٹا گئی۔

''سلیم تمہیں میں نے کل کے فنکشن کی زمعداری سونپی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''آغا ہاشم نے سلیم آفندی کو مخاطب کیا۔

''جی میں نے ساری ارینجمینٹ کروالی ہے بس کھانے کا انتظام رہ گیا ہے وہ صبح ہو جائے گا ویسے بھی فنکشن رات کو ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اور منزہ (بیٹی) کے دیور کو بھی کال کر دینا اسکا نام مجھے لسٹ میں لکھوانا یاد نہیں رہا وہ تو آج منزہ سے بات ہوئی تو اس نے یاد دلایا، چاہے سادگی سے کر رہے ہیں مگر پھر بھی سارے خاندان والوں کی موجودگی ضروری ہے اور فازیہ بیٹی کو بھی تو سب سے ملوانا ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم نے اسکی طرف پیار بھری نگاہ ڈالی جو کے یوں انجان بنے کھانا کھا رہی تھی جیسے کوئی اور موجود ہی نہ ہو۔

ویسے آغا جان میں سوچ رہا ہوں کہ ابھی نکاح ہی کر دیتے ہیں رخصتی کچھ ماہ بعد سہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' سلیم آفندی نے وہ بات کر ہی دی جس پر تنزیلہ بیگم اور رخسار بیگم نے انکو رضامند کیا تھا کیونکہ ابراہیم آفندی بھی آغا جان کے فیصلے کے حق میں تھے۔

''نہیں، ہم ولیمہ بعد میں کر لیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ان کے دوٹوک انداز پر رخسار بیگم صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گئیں جبکہ نائل نے گہرا سانس بھرا کیونکہ اس نے بھی یہی بات کی تھی آغا ہاشم سے مگر انہوں نے اسے بھی انکار کر دیا تھا۔

''دیکھو نائل ایک عورت کو مرد ہی کنٹرول کر سکتا ہے اگر بیٹی ہے تو باپ اگر بیوی ہے تو شوہر، اور میں چاہتا ہوں کہ فازیہ کو تم احساس دلاؤ کہ ہم ہی اس کے اصل خیر خواہ اور اپنے ہیں اسکی ماں تو ایک ناگن ہے جو اپنی بیٹی کو بھی ڈسنے سے باز نہیں آسکتی، دوسرا میں چاہتا ہوں کہ تم اسے اتنی عزت اور مان دو کہ اسے تم سے بڑھ کر کوئی اور اپنا نہ لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''بھابھی تو سہی ٹکڑ کی ڈھونڈی ہے آغا جان نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' عامر نے فازیہ کے اٹھ جانے کے بعد نائل کے کان میں سرگوشی کی تھی جس پر وہ اسے فقط گھور کر اٹھ گیا۔

''مما میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں پلیز کافی بھیج دیجئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ ابراہیم آفندی کے سوالوں سے بچنے کے لیے جلدی جلدی میں بولتا اپنے کمرے کی طرف مڑا۔

''کافی خوش لگ رہے آپ کے صاحبزادے اور آپ مجھے کل سے کہہ رہی ہیں کہ آپکا بیٹا پریشان ہے۔۔۔۔۔۔۔'' ابراہیم آفندی نے طنز رخسار بیگم کو مخاطب کیا جس پر وہ ناراضگی سے وہاں سے واک آوٹ کر گئیں۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

''کس سے کروا رہا وہ بڈھا تمہاری شادی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' حرا بیگم کے سوال پر وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گئی۔

''مجھے نہیں پتہ مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''ارے پتہ کرو نہ، یہ نہ ہو انکی کوئی چال ہو فازیہ، کسی ایرے غیرے کے ساتھ تمہارا نکاح کر کے تمہیں چلتا کریں اس لئے تو چھپ چھپا کر سب کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''ایسا تو میں ہونے نہیں دونگی آپ اچھے سے جانتی ہیں مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''وہ تو پتہ ہے پر میری جان یہ لوگ بہت چالاک ہیں تم معصوم انکو سمجھ نہیں سکتی یہ ہوتے کچھ ہیں بتاتے کچھ ہیں اور ظاہر کچھ اور ہی کرتے ہیں، تنزیلہ کے دو لڑکے تھے اور ایک کی تو شادی ہو گئی باقی ایک یا پھر منزہ کے دو بیٹے تھے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

بس، یہی لڑکے ہیں ان کے خاندان میں، میری سب سے بڑی دشمن اس رخسار کو تو اللہ نے اولاد کی نعمت سے محروم ہی رکھا تھا آخر مجھ پر کیے ظلم کی سزا تو ملنی تھی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ان کے الفاظ میں کڑواہٹ ہی کڑواہٹ تھی۔

"نہیں مما، ابراہیم آفندی کا ایک بیٹا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اسکی آنکھوں میں نائل کی صورت اتری تھی۔

"کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" دوسری جانب وہ ششدر تھیں۔

"ابراہیم کا بیٹا ہے، اس عورت میں سے؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ ڈائن کیسے ابراہیم کے بیٹے کی ماں سکتی ہے کیسے۔۔۔۔۔۔۔" وہ جیسے چیخیں تھیں فازیہ ان کے رد عمل پر حیرت زدہ تھی۔

"مما، کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں فازیہ، اس عورت نے مجھے اتنے زخم دیئے ہیں کہ مجھے ایک ایک کر کے سب تازہ ہو گئے ہیں مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" کہتے ہوئے انہوں نے کال بند کر دی جبکہ فازیہ پریشان سی وہی بیٹھے رہ گئی۔

"مما میں آپکی تکلیف کا ہی ازالہ کرنے آئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بڑبڑائی۔

جبکہ دوسری طرف نائلہ بیگم نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ساری ایشیا نیچے گرا دی تھیں۔

"کیسے تم میرے ابراہیم کے بیٹے کی ماں بن سکتی ہو کیسے؟ یہ حق صرف میرا تھا کیونکہ ابراہیم آفندی بس میرا تھا مگر تم نے چھین لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ رو نہیں رہی تھیں بلکہ چیخ رہی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ثمرہ، حمرہ اور ہادیہ کچھ بیگز اور ڈبے لے کر اس کے پاس آئیں تھیں۔

''یہ آج کے فنکشن کے لیے ڈریس، جوتے اور جیولری ہے، مما کہہ رہی ہیں کہ اگر اس کے علاوہ کچھ پہننا ہو تو بتا دیں وہ ارینج کروا دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ثمرہ کے کہنے پر اس نے ایک نظر شاپنگ بیگ کے اندر سے جھانکتے سکن کلر کے ڈریس پر ڈالی تھی اور دوسری ان پر جو جواب طلب نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

''ابھی ٹائم نہیں میرے پاس ان فضول کاموں کے لئے، جب ہو گا تو بتا دونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''مگر بھابھی تین گھنٹے بعد فنکشن سٹارٹ ہے اور پالر والی بھی بس پہنچنے والی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اب کی بار حمرہ نے لب کشائی کی تھی جس پر فازیہ نے ایک تیز نگاہ ڈالی تھی۔

''یہ باتیں میرا سر درد نہیں ہے پلیز اب تم تینوں جا سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ سپاٹ انداز میں کہتی موبائل کی طرف متوجہ ہو گئی جبکہ وہ تینوں ایک دوسرے پر پریشان سی نظر ڈال کر رہ گئیں۔

پھر جب ثمرہ نے آکر اپنی ماں کو من و عن بتایا تو ان کے پاس سنتیں رخسار بیگم غصے سے اس کے پاس جانے لگیں مگر راحیلہ بیگم نے روک لیا۔

''آپا آپ مت جائیں، وہ لڑکی بہت ڈھیٹ ماں کی بیٹی ہے اتنی جلدی کیسے آپکی مان لے گی آپ آغا جان پر چھوڑ دیں سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''وہ سمجھتی کیا ہے خود کو،اب آغا جان نے ہمیں زمعداری دی ہے تو ہم ہی پورا کریں گئے نہ،ابھی اس کے ہوش ٹھکانے نہ لگائے تو میرا نام رخسار نہیں،ارے ایک تو زبردستی ہماری زندگیوں میں گھس رہی ہے دوسرا ہمیں ہی اکڑ دکھا رہی ہے جیسے اسکی اصلیت سے ہم واقف نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''ہمارا کام تھا کہنا،بس ہم نے کہہ دیا باقی دفعہ کریں آپ میرا تو دل نہیں کر رہا اسکی شکل بھی دیکھنے کو۔۔۔۔۔۔۔۔''تنزیلہ بیگم کے لہجے میں اس کے لیے صاف نفرت محسوس کی جاسکتی تھی جبکہ رخسار بیگم طیش کے مارے آغا ہاشم کے روبرو پیش ہونے کے بجائے نائل ابراہیم کے کمرے میں آگئیں جو بیڈ پر اپنا آف وائٹ کرتا پھیلائے بیٹھا تھا۔

''مما اس کے ساتھ بلیک کوٹ اچھا لگے گا یہ ویسکوٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ جو پہلے ہی برہم تھیں اس کے سوال پر اور جل بھن گئیں۔

''بڑا شوق ہو رہا ہے تمہیں شادی کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''رخسار بیگم کے سوال پر اس نے ان کے تاثرات سے انکی بات کا مطلب سمجھا اور پھر گہری سانس بھر کر کہنے لگا۔

''پلیز مما میں نے آپ سے ساری بات کلیر کر دی تھی نہ اب مجھے پریشان کرنے یا خود کو کرنے کا کیا جواز بنتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کیا کروں میں، مجھے لگا شاید اس لڑکی کی رگوں میں ندیم بھائی کا خون دوڑنے کے باعث اسے کوئی دید مرید یا کوئی شرم وحیا چھو کر گزری ہو گی مگر نہ جی اس نے ثابت کر بھی دیا کہ وہ اپنی اس ہی ماں کی بیٹی ہے جس نے بے غیرتی میں ریکارڈ قائم کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''اس کے پوچھنے پر انہوں نے سارا معاملہ گوش و گزار کر دیا تو وہ مسکرا دیا۔

''تو اس میں اتنا پریشان ہونے والی کونسی بات ہے مما، اچھی بات ہے آغا جان کو بھی اندازہ ہو کہ انہوں نے کس کو گھر میں لا کر عزت دے کر غلطی کی ہے، آپ پریشان نہ ہوا کریں یہ تو کچھ نہیں ابھی میں اسے دیکھ کر ہی جان گیا تھا کہ وہ ہم سب کو اپنی طرف سے سزا دینے آئی ہے ہمیں یوں تنگ کر کے سکون حاصل کرنا چاہتی ہے اور آپ لوگ ابھی سے تنگ ہونا شروع بھی ہو گئے یہ تو اسکی جیت کی طرف پہلا قدم ثابت ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''تو کیا چپ کر کے اسے برداشت کریں ہم سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ اسکی بات سے خفا سی ہوئیں۔

''جی اس کے علاوہ فلحال تو کوئی آپشن نہیں، اچھا چھوڑیں سب، بتائیں نہ کیا پہنوں میں آج۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''اس نے ان کا دھیان ہٹانا چاہا۔

''تم اتنے پر سکون کیسے ہو نائل؟ یہ سب جو ہو رہا ہے میری تو برداشت سے باہر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ سر تھام کر وہی بیڈ پر ٹک گئیں نائل گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کیونکہ مجھے اتنا پتہ ہے کہ یہ سب وقتی ضرورت ہے، آپکو لگتا ہے کہ وہ جو ہمیں بلانے کیا دیکھنے کی روادار نہیں وہ اس گھر میں رہنے آئی ہے ہر گز نہیں اس لیے پلیز مجھے آغا جان کی خواہش پوری کر لینے دیں بعد کے سارے فیصلے سارے اختیارات میرے پاس ہونگے اور میں جیسا مرضی فیصلہ کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''اور اس خواہش کے لیے ہمیں کیا کیا برداشت کرنا ہوگا کس کس اذیت سے گزرنا پڑے گا یہ نہ تم سوچ رہے ہو اور نہ تمہارے آغا جان، جب میں نے آپا سے بات کی تو جو علیشہ کا ری ایکشن آیا تم جانتے ہو نہ، وہ تمہیں بھی سو دفعہ فون کر چکی ہے مگر تم اٹھا نہیں رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''میری بات ہو گئی اس سے، میں نے سمیع کو بھی کہا ہے کہ اسے ایک دو دن کے لیے کہیں گھمانے لے جاؤ دماغ درست ہو جائے گا، عجیب کم عقل لڑکی ہے، آپ جانتی ہیں علیشہ کو وہ کس قدر جذباتی ہے اور مجھے ایسے لوگوں کو ہینڈل کرنا پسند نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ ان کے پاس سے اٹھتے ہوئے کچھ بے زاری سے بولا کیونکہ علیشہ نے صبح سے ہی اسکا دماغ چاٹ لیا تھا کہ آخر کار اسے اپنا موبائل ہی آف کرنا پڑا تھا۔

''اور یہ جو بلا تمہاری زندگی میں آرہی ہے اسے ہینڈل کرنا پسند آگیا ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ رخسار بیگم کے طنز پر وہ کچھ کہتے ہوئے رکا پھر ہلکے پھلکے انداز میں کہنے لگا۔

''دیکھتے ہیں کیسے ہینڈل ہوگا، آپ یہ ساری باتیں چھوڑیں اور جلدی سے مجھے مشورہ دیں ورنہ عامر نے مرضی اپنی ہی چلانی ہے کہ اچھا لگے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''میرا بیٹا ہے ہی اتنا پیارا کہ اس پر ہر چیز سوٹ کرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ آنکھوں میں پیار سموئے حقیقت بیان کر گئیں جس پر وہ ہولے سے مسکرا دیا جبکہ رخسار بیگم نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی۔

اس وقت آفندی ہاؤس میں نکاح کی تقریب کا باقاعدہ آغاز ہو چکا تھا ایک کنال پر مشتمل لان کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ایک طرف فریش گلاب اور موتیا کے پھولوں سے باڑ بنائی گئی تھی جس پر ایک صوفہ رکھا تھا دلہا اور دلہن کے بیٹھنے کے لیے جبکہ باقی مہمان کرسیوں پر براجمان تھے۔

''ماشاءاللہ، نائل تو بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم جو اس وقت خوبصورت سے برانڈڈ سوٹ میں ہلکے پھلکے میک اپ میں خود بھی بہت گریس فل لگ رہی تھیں اور مہمانوں کا استقبال کر رہی تھیں کہ ہر مہمان کے منہ سے نائل کی تعریف سنتے وہ بے اختیار نائل پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونک مارنے لگی تاکہ ان کے بیٹے کو کسی کی نظر نہ لگ جائے وہ آف وائٹ کرتے شلوار میں بلیک ویسکوٹ پہنے عام روٹین سے ہٹ کر کافی گریس فل لگ رہا تھا۔

''بھابھی اس نے تو پالر والی سے میک اپ کروانے سے بھی انکار کر دیا ہے، اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' انکی بند منزہ بیگم انکے پاس آکر بتانے لگیں جن پر انکے ماتھے پر شکنوں کا جال بچھ گیا۔

''یہ لڑکی اپنی ماں کی طرح ہماری ناک ہی تو کٹوانے آئی ہے، پورا خاندان جمع ہے وہ کیا سوچیں گئے اگر ایسے ہی منہ اٹھا کر چلی آئی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ ابھی اپنی تشویش کا ذکر کر رہی تھیں کہ تبھی بلیک فراک میں ملبوس فازیہ آتی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دکھائی دی جسے دیکھ کر آفندی ہاؤس کی خواتین بھونچکی رہ گئیں کیونکہ وہ ان کے بھیجے گئے ڈریس، زیور کی بجائے اپنے ہی سادہ سے بلیک فراک جس پر گولڈن کام ہوا تھا اور گولڈن سنہری ڈوپٹہ ایک طرف کندھے پر رکھے بغیر کسی زیور اور میک اپ کے ان کے درمیان موجود تھی اور اوپر سے وہ بجائے ثمرہ حمرہ کے اکیلی ہی چلی آئی تھی بنا نظریں جھکائے وہ سیدھا چلتی آکر صوفے پر ایک شان سے ٹک گئی تھی سب تو سب اسکی طرف حیرانی سے متوجہ تھے جبکہ نائل ابراہیم نے اس کے اعتماد پر اب کی بار کچھ خاص اور گہری نگاہوں سے اسکا جائزہ لیا تھا۔

''اب لگا کہ یہ نائل کی ہونے والی بیوی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ردابھا بھی نے نائل کے پاس آکر کچھ جتایا تھا جس پر وہ گہرا سانس بھرتا مسکرایا۔

''آپ ہی چاہتی تھیں کہ کوئی کمانڈو ٹائپ دیورانی آنی چاہیئے جو مجھ پر حکمرانی کر سکے مگر لگتا آپکی دعا کچھ زیادہ ہی اللہ کو پسند آگئی ہے یہ تو پورے آفندی ہاؤس کو ہلا کر رکھ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ آغا ہاشم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جواب کچھ خفیف سے ہو کر اپنی پوتی کا سب سے تعارف کروا رہے تھے۔

''پر اتنی خطرناک دیورانی بھی نہیں چاہتی تھی جسکو آئے ابھی چوبیس گھنٹے ہوئے ہیں مگر ہر ایک کی زبان پر اسکی ہٹ دھرمی کے قصے ہیں جو کسی کو خاطر میں ہی نہیں لا رہی، دیکھو تمہارے ساتھ کیا کرتی ہے جس سے آج تک کسی نے اونچی آواز میں بات نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''کم از کم حاشر بھائی کی طرح رن مرید نہیں بننے لگا میں۔۔۔۔۔۔۔'' پاس آتے حاشر کو دیکھ وہ شرارت سے بولا جو اسے گھور رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''باز آجاؤ لڑکے اب، کیونکہ تمہاری لگامیں کسنے والی نہ صرف آچکی ہے بلکہ لگ بھی کافی سخت رہی ہے جو تمہیں بولنے کا موقع بھی شاید سوچ کر دے، دو سال بڑی ہونے کا روب بھی تو جمائے گی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''آپ لوگ فکر نہ کریں کیونکہ میں حاشر آفندی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ ان پر چوٹ کرتے ہوئے مسکرایا جس پر اس سے پہلے کہ حاشر اور ردا اس پر ایک ساتھ حملہ کرتے وہ آغا ہاشم کی آواز پر انکے پاس آگیا۔

''جی آغا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''یار اپنی ہونے والی بیوی کے پاس بیٹھو، وہ بور ہو رہی ہو گی، ابراہیم مولوی کو لے کر آرہا ہے بس۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم کی بات پر اس نے مڑ کر صوفے پر بیٹھی فازیہ کی طرف دیکھا جو اپنے موبائل میں یوں گم تھی جیسے اس وقت وہ دلہن بن کر نہیں اپنے کمرے میں آرام دہ حالت میں بیٹھی ہو۔

''آپکو لگتا ہے کہ وہ بور ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس نے طنز کیا۔

''میں نے جو کہا ہے وہ کرو، تمہارا باپ آتا ہو گا پھر نکاح کر دیتے ہیں تاکہ مہمانوں سے جان چھوٹ جائے جو نہ جانے کونسی کونسی باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں اور تمہاری ماں تب سے مجھے یوں گھور رہی ہے جیسے سارا قصور میرا ہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم کی آخری بات پر نائل بے کچھ معنی خیز نظروں سے انکے معصوم پن کو دیکھا تھا جس پر وہ مسکراتے ہوتے گھورنے لگے۔

''آپ کے مسکرانے کے دن ختم ہو رہے ہیں آغا جان کیونکہ آپ ایک ایسے پٹاخے کو گھر لے کر آئے ہیں جو دن رات ہمارے سروں پر پھوٹا کرے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' کہتا ہوا وہ جا کر فازیہ کے کچھ فاصلے پر ٹک گیا جس پر

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

موبائل سے نظریں ہٹاتی وہ اسے غور سے دیکھنے لگی جیسے یہاں بیٹھنے کی وجہ جاننا چاہ رہی ہو مگر نائل مکمل اطمینان سے اپنی جیب میں سے موبائل نکال کر اس کے ساتھ چھیڑ چھانی کرنے لگا ارادہ اسے مکمل نظر انداز کرنے کا تھا۔

''یہاں بیٹھنے کی وجہ جان سکتی ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آخر کار اسے سوال کرنا پڑ گیا مگر نائل نے کمال بے نیازی سے اسکا سوال انگور کیے موبائل سے لگا رہا شاید جیسے اس سے کچھ حساب بے باق کرنے ہوں۔

''کیا اس سے میرا نکاح ہونے لگا ہے؟ نائل ابراہیم سے؟ مما کی سب سے بڑی دشمن کے بیٹے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ کے ذہن میں کچھ سوال ابھرے جن کے جواب اسے جلد ہی مل گئے جب مولوی کے آنے کے بعد انکا نکاح شروع ہوا تھا۔

''آغا ہاشم کے اشارے پر رخسار بیگم نے سرخ نیٹ کا ڈوپٹہ اس کے سر پر ڈال کر گھونگھٹ گرا دیا اور فازیہ نہ چاہتے ہوئے بھی ڈوپٹہ پیچھے نہ کر سکی کیونکہ نکاح خواہ نکاح شروع کر چکا تھا مگر وہ آج کے لیے اتنے پر ہی خوش تھی کہ اس نے عام سے حلیے میں آکر آفندیوں کی شان میں کچھ تو گستاخی کی تھی کیونکہ وہ رخسار بیگم کے سرخ چہرے کی طرف دیکھ کر مسکرائی تھی جو اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا رہی تھیں۔

''آج سے آفندی والا کی تباہی شروع۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نکاح نامے پر دستخط کرتی ایک عزم کر گئی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نکاح کی رسم کے بعد جیسے ہی ڈنر شروع ہوا تھا فازیہ خاموشی سے اٹھتی وہاں سے چل دی آغا ہاشم نے اسے روکنا چاہا مگر وہ انکار کرتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

''رخسار بہو تو چاند جیسی ہے مگر نخرہ بھی بہت ہے، مجھے تو کچھ ناراض ناراض لگی ہے اوپر سے دیکھو نکاح پر کالے رنگ کا سوٹ پہن کر آگئی نہ کوئی زیور نہ کوئی میک اپ، ارے اکلوتے بیٹے کا نکاح اور اس طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' منزہ کی دیورانی نے کھانے سے لطف اندوز ہوتے رخسار بیگم پر چوٹ کی تھی جو کہ لب بھینچ کر اپنی نند کی طرف دیکھنے لگیں۔

''ارے بھابھی آپکو بتایا تو تھا کہ اسکی ماں اس نکاح پر راضی نہ تھی دوسرا وہ تو فازیہ کو یہاں بھیجنا بھی نہیں چاہ رہی تھی یہ تو آغا جان کی ضد تھی اس لیے تو فازیہ ماں کو لے کر بھی اپ سیٹ ہے اور دوسرا اسے میک اپ اور جیولری سے الرجی ہے ویسے بھی کونسا ابھی سہی شادی ہوئی ہے بس نکاح کیا ہے باقی کسریں ہم شادی پر نکال لیں گئے۔۔۔۔۔۔۔'' منزہ نے جیسے بات سنبھالی تھی جس پر تنزیلہ بیگم نے بھی نند کی طرف تشکر بھری نگاہوں سے دیکھا تھا ہر کوئی طرح طرح کی چہ مگوئیاں کر رہا تھا مگر گھر کی تینوں عورتوں نے منزہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سب کو مطمئن کیا تھا۔

نائل اپنے دوستوں کو الوداع کرتا جب واپس آیا تو ہال میں سب کو ماسوائے فازیہ کے بیٹھے دیکھ کر ادھر آگیا۔

''میرے خیال میں آج کا کارنامہ تو سب نے دیکھ لیا ہو گا مجھے اب یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ اس لڑکی کا یہاں آنے کا مقصد آپ سب پر نہ صرف واضح ہو چکا ہے بلکہ یہ بھی سب جان چکے ہونگے کہ یہ اپنی ماں سے بھی دو

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاتھ آگے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم کی غصیلی آواز اس وقت پورے ہال میں گونج رہی تھی نائل نے آغا ہاشم کی طرف دیکھا جو کسی سوچ میں گم نظر آئے۔

"اب وقت تو لگے گا اسے ہماری فیملی میں ایڈجسٹ ہونے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"سلیم آفندی نے لب کشائی کی جو رخسار بیگم کے ساتھ ساتھ انکی اپنی بیگم تنزیلہ کو بھی پسند نہ آئی تھی۔

"یہ بات آپ نے خوب کہی،ایڈجسٹ ہونے میں وقت لگتا ہے زلیل کرنے میں نہیں اور آج اس نے یہ ثابت کر دیا،سب دیکھ رہے تھے اتنی بے شرم دلہن اوپر سے نہ سلام نہ دعا،دیکھئے گا صبح تک کونسی کونسی باتیں نکلیں گی خاندان میں۔۔۔۔۔۔۔۔"

"پلیز بھابھی آپ لوگ اس چیز کو زیادہ سیریس لے رہے ہیں،اگر آج کے اقدام سے لوگ کچھ سوچ بھی رہے ہونگے تو سب کو پتہ ہے کہ کن حالات کے پیش نظر نکاح کیا گیا۔۔۔۔۔۔"ابراہیم آفندی بھی کہہ اٹھے۔نائل اب خاموشی سے کرسی پر ٹک گیا مگر اسکی نظریں مسلسل آغا ہاشم کی خاموشی کی طرف تھیں۔

"تم لوگ چوبیس گھنٹے میں اسکی پچیس سال کی نفرت کیسے ختم کروا سکتے ہو؟؟؟تم لوگ تو اسکی ماں سے اتنی نفرت کی وجہ سے اسے قبول نہیں کر پا رہے تو وہ کیسے اپنی ماں کی وجہ سے ہم سب سے کی جانے والی نفرت کو ایک رات میں پس وپشت ڈال کر ہم سب سے ہنس کر بات کر سکتی ہے شکر کرو کہ اس نے پھر ہماری لاج رکھی سارے خاندان کے سامنے ورنہ مجھے تو یہ بھی ڈر تھا کہ وہ آج ہی سارے حساب کتاب نہ کھول لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم نے اپنی خاموشی توڑ کر سب کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اپنا ڈر بیان کیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اس لیے میں پھر سے وہی بات دہرا رہوں ہوں کہ ان تین ماہ میں اس سے جتنی نفرت ہو سکے وہ ہم سے کرے اور ہم سے جتنی برداشت اور محبت ہو سکے ہم نبھاہ کریں گئے، دوسرا نائل پہ مجھے اعتبار ہے سنبھال لے گا اچھی طرح سے۔۔۔۔۔۔'' انہوں نے پر یقین نظروں سے نائل کی طرف دیکھا جسکا چہرہ بے تاثر تھا رخسار بیگم انکی بات پر جل گئیں۔

''نائل پر بہت بڑی زمعداری ڈال رہے ہیں آپ آغا جان، ہمارے نائل کے قابل نہیں تھی وہ۔۔۔۔۔۔۔۔'' منزہ بیگم کچھ دیر پہلے کی اسکی بدتمیزی کو بھول نہ پائیں تھیں۔

''قابل بنائی تو جا سکتی ہے نہ پیار سے، برداشت سے اور کچھ باتوں کو نظر انداز کر کے، مجھے امید ہے کہ میرا یہ فیصلہ ایک دن سب کو بہترین لگے گا، اب بہت رات ہو گئی ہے سب کو آرام کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اپنی بات مکمل کر کے اٹھے نائل کے پاس سے گزرتے ہوئے انہوں نے اسکا شانہ تھپتھپایا اور کمرے کی طرف بڑھ گئے جسکی تقلید میں سلیم اور آبراہیم آفندی بھی اٹھ گئے۔

''چلیں بھابھی، آج ہم سب نائل بھائی سے رقم نکلواتے ہیں جیسے انہوں نے آپکی دفعہ حاشر بھائی سے نکلوائی تھی۔۔۔۔۔۔۔'' ثمرہ نے حمرہ اور ہادیہ کو بھی اٹھایا ردابھا بھی نے ترچھی نگاہوں سے اپنی ساس اور چچی ساس کی طرف دیکھا جن کو یہ بات شاید پسند نہیں آئی تھی۔

''کہاں ہے وہ لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کے پوچھنے پر عامر سے کچھ بات کرتے نائل نے ماں کی طرف دیکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''بھابھی وہ تو میرے جانے سے پہلے پی نائل کے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''منزہ بیگم کی اطلاع پر رخسار بیگم اسکی بے شرمی اور جرت پر خون کے گھونٹ بھر کر رہ گئیں اور نائل نے بے اختیار اپنے روم کے بند دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

''اتنی دیدہ دلیری، وہ پکا کسی پلان سے آئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''تنزیلہ بیگم کیسے چپ رہ سکتی تھیں۔

''مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ وہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے جو آج سے پچیس سال پہلے اسکی ماں نہ کر سکی اب وہ بیٹی کرنا چاہتی ہے مگر میں بھی رخسار ہوں ان دونوں ماں بیٹی کو جیتنے نہیں دونگی، انکی ہر سازش ناکام کرونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''آپ کو کیا برا لگا ہے؟ اسکا میری زندگی میں داخل ہونا یا میرے کمرے میں جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل بے تاثر انداز میں سوال کیا۔

''دونوں ہی، میں اسے تمہارے آس پاس بھی برداشت نہیں کر سکتی مگر کیا کروں میرے ہاتھ باندھ دیئے گئے ہیں ورنہ اس لڑکی کی ہمت کہ یوں دیدہ دلیری سے تمہارے کمرے میں جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''لیکن میرے ہاتھ نہیں بندھے، بتائیں کیا چاہتی ہیں؟ اسے کمرے سے نکال دوں کہ خود وہاں پاؤں نہ رکھوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ اپنی ماں کی کیفیت سے بخوبی واقف تھا کہ کیا چیز انکو اس وقت برداشت نہ ہو رہی تھی اس لئے دوٹوک انداز میں پوچھتا کمرے کے پاس کھڑی فازیہ کو بھی جلا گیا وہ کب سے کھڑی بڑے مزے سے رخسار بیگم کا کڑھنا جلنا انجوائے کر رہی تھی مگر نائل کی بات پر وہ بدمزہ ہوئی کیونکہ اپنی اور اپنی ماں کی اصلی دشمن کو

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آج کی ساری رات اس آگ میں جلانا چاہتی تھی کہ اسکا بیٹا اس لڑکی کے ساتھ ایک کمرے میں ہے مگر نائل شاید اس کا پلان خراب کرنے لگا تھا۔

''نہیں نائل میں کبھی بھی تمہیں تکلیف میں نہیں ڈال سکتی اور نہ تمہیں تمہاری ماں اور تمہارے آغا جان کے فیصلوں کے درمیان الجھا سکتی ہوں، اب جو ہو گیا ہے اسے تین ماہ تک برداشت تو کرنا پڑے گا، جہاں تک بات ہے تمہارے کمرے میں جانے کی تو کمرے میں جا کر کیا مل جائے گا اسے جو صرف کاغذی حد تک ہی بیوی کا لقب حاصل کر سکی ہے ورنہ اصل بیوی تو علیشہ ہو گی تمہارے پیار اور توجہ کی اصل حقدار، مجھے یقین ہے میرا بیٹا کبھی بھی اس ناگن کی بیٹی کو ایسا مرتبہ نہیں دے گا جس سے اسکی ماں کو تکلیف ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم نے یقین دہانی چاہتے ہوئے کچھ جتایا تھا کسی حد سے باز رکھنا چاہا تھا کچھ ان کہی میں سمجھانے کی کوشش کی تھی جو نائل کے ساتھ ساتھ فازیہ کو نہ صرف سمجھ آئی تھی بلکہ اس نے خونخوار نظریں رخسار بیگم پر ٹکائیں تھیں جو اس کی پیشانی چوم کر اسے اپنے ساتھ لگا رہی تھیں ان کا سر اپنے سینے سے لگاتے نائل کی بے ساختہ نگاہ اپنے کمرے کی طرف اٹھی جہاں فازیہ کے چہرے پر غصیلے تاثرات دیکھ کر وہ چونکا نہیں تھا بس ایک نظر ڈال کر نگاہ کا زاویہ بدل گیا۔

''تو تمہیں اب کمرے میں چھوڑ کر آئیں کہ خود چلے جاؤ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' عامر اس کے پاس آیا۔

''یہ رسم تب کرنا جب علیشہ کے ساتھ شادی ہو گی، اب تو فقط مجبوری کا سودا ہے اس لیے نائل کو تنگ مت کرو تم لوگ۔۔۔۔۔۔۔'' تنزیلہ بیگم کے کہنے پر ینگ پارٹی کا منہ بن گیا نائل نے مسکراتے ہوئے ردا بھابھی، ثمرہ، حمرہ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اور ہادیہ کو انکی پسندیدہ رقم دی جس پر وہ خوش ہو گئیں نائل کا موبائل بجا تو وہ کال سننے کے لئے باہر چلا گیا باقی بھی اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے سوائے رخسار، تنزیلہ اور منزہ کے جو وہاں ہی بیٹھ کر چائے پینے لگیں۔

''بہت شاطر لڑکی ہے وہ، مجھے لگتا ہے نائل کو وہ اپنی طرف راغب کرنے کی کر کوشش کرے گی۔۔۔۔۔۔'' منزہ نے جیسے اپنا خدشہ بیان کیا۔

''یہ تو صبح پتہ چلے گا اسکا نائل سے رویعہ دیکھ کر کہ وہ نائل کو ہم سے دور کرنا چاہتی ہے یا اسکا مقصد صرف ہم سب کو پریشان کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' تنزیلہ بیگم کی بات پر رخسار بیگم کے ماتھے پر شکنوں کا جال بچھا۔

''اگر اس نے میرے بیٹے سے کوئی بھی تعلق بنانے کی کوشش کی یا اسے ہم سے چھیننے کی کوشش کی تو میں اسی دن طلاق دلوا کر چلتا کرونگی چاہے اس کے لئے مجھے چچا جان کی ناراضگی کیوں نہ سہنی پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم نے دوٹوک لہجے میں جیسے اپنے حتمی فیصلے سے آگاہ کیا تھا۔

>>>

''بہت اچھا ہوا کہ تمہارے لاڈلے بیٹے کا نکاح مجھ سے ہو گیا کیونکہ جتنی تکلیف میں تمہیں دینا چاہتی ہوں اس کے لئے تمہارا بیٹا بہترین ہتھیار ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ ناگواری سے سامنے دیوار پر لگی نائل ابراہیم کی فل سائز تصویر دیکھنے لگی۔

جب وہ اس گھر کی عورتوں کو جلانے کے لیے خود ہی اس کمرے میں آئی تھی تو کمرے میں نظر دوڑاتی وہ ایک پل کو تو اس کمرے کی سجاوٹ سے متاثر ہوئی تھی مگر پھر جیسے پورا کمرہ ہی بیکار لگنے لگا تھا سب سے بری اسے یہی تصویر لگی تھی جس میں وہ مسکرا رہا تھا مگر بقول فازیہ ندیم کے اب آفندی ہاؤس کو مسکرانے کا حق نہیں تھا وہ سب کی مسکراہٹیں ہی تو چھیننے آئی تھی۔

موبائل پر ٹون بجی تو اس نے نمبر دیکھا جہاں مما کالنگ جگمگا رہا تھا۔

''جی مما۔۔۔۔۔۔۔'' اس نے موبائل کان سے لگایا۔

''کب سے کال کر رہی ہوں تمہیں، بتاؤ ٹھیک ہو؟ اس لڑکے نے کچھ کہا تو نہیں یا کوئی زبردستی کرنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''ایسا کچھ بھی نہیں ہوا مما، وہ لڑکا ابھی کمرے میں آیا ہی نہیں، میں تو چاہتی ہوں کہ وہ کمرے میں آئے مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش کرے تاکہ میں آج آفندی ہاؤس میں وہ تماشہ لگاؤں کہ سب ایک دوسرے سے منہ چھپاتے پھرے۔۔۔۔۔۔۔'' وہ زہر خند لہجے میں بولتی انکو پر سکون کر گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اس ماں کا بیٹا ہے جس نے میرے شوہر پر ڈورے ڈالے تھے، مجھے طلاق دلوائی اس گھر سے نکالا اسے تم شوہر کے روپ میں برداشت بھی کیسے کر سکتی ہو؟ کیسے اس کے ساتھ نکاح کر سکتی ہو؟ کیا اس بڈھے کو اپنے پورے خاندان میں سے وہ ہی ملا تھا تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔؟ وہ شاید نہیں یقیناً ناخوش تھیں۔

''مما میں نے کونسا ساری عمر کے لیے رشتہ باندھ لیا ہے اس سے، آپ جانتی ہیں کہ یہ صرف کچھ ماہ کی بات ہے دوسرا میں تو خوش ہوں کہ اس عورت کے بیٹے کے ساتھ ہی نکاح ہوا ہے کیونکہ ایک ماں کی جان اسکی اولاد میں ہوتی ہے اور وہ بھی اکلوتا بیٹا تکلیف میں ہو تو ماں کیسے نہ تڑپے گی۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ کی بات میں جو اشارے تھے وہ سمجھتی حرا بیگم پر جوش ہوا ٹھیں۔

''میں ایسے ہی تو نہیں تم پر فخر کرتی میری جان، مجھے پتہ ہے تم بہت سوچ سمجھ کر کھیلو گی۔۔۔۔۔۔۔''

''تو پھر آپ بے فکر رہیں، یہ گھر والے میرے لیے نہیں مگر میں ضرور اس گھر کے لیے عذاب بن کر ثابت ہونے والی ہوں، آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کھٹکے کی آواز پر پیچھے مڑی تھی جہاں نائل ابراہیم دروازہ بند کرتا کمرے میں داخل ہوا تھا وہ کچھ پل کو چپ ہوئی تھی۔

''میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کن انکھیوں سے نائل کو دیکھتی کہہ اٹھی جو صوفے پر بیٹھتا جوتا اتار کر ننگے پاؤں قالین پر دھنستا اٹھ کھڑا ہوا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''میں کیوں کھڑی ہوں بھلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ جوتب سے یوں ہی کھڑی اسکی حرکات کا جائزہ لے رہی تھی خود کو کوستی بڑی شان سے بیڈ پر ٹک کر موبائل کے ساتھ چھیڑ چھانی کرنے لگی مگر دھیان سارا نائل ابراہیم کی طرف ہی تھا جو گھڑی اتارتا اب ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا۔

''اگر اس نے مجھے بلانے کی کوشش کی تو اسکی اوقات یاد کروانے میں ایک منٹ بھی نہیں لگاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ خود کو سبق دینے لگی اور پھر جب دس منٹ بعد وہ ایزی ٹروزر شرٹ میں نکلا اور ڈریسنگ مرر کے آگے جا کھڑا ہوا اس کے بال نم تھے جسکا مطلب وہ شاور لے کر آیا تھا بال بنا کر اس نے روم کی لائٹس آف کیں اور آکر بیڈ کے دوسری طرف لیٹ گیا کمبل سر تک تان کر وہ یوں کروٹ کے بل سونے کی کوشش کرنے لگا جیسے وہ اس روم میں پہلے کی طرح اکیلا ہو جبکہ اس کمرے میں موجود دوسرا نفوس تو جیسے ساکت ہوا تھا وہ جو کب سے پلان کر رہی تھی کہ کیسے اس کی بے عزتی کرے گی مگر اب یوں اس کے نظر انداز کرنے سے اسے لگ رہا تھا جیسے اس کے منہ پر طمانچہ مار دیا گیا ہو۔

اسے اس کی نظر کی خواہش نہیں تھی اور نہ اسکی توجہ کی طلب گار مگر اسکا یوں یکسر سے اس کے وجود کو انگور کرنا اسے سراسر اپنی توہین لگی۔

''کم ظرف انسان، جانتا تھا کہ مجھ پر ایک نظر ڈالنے سے وہ خود پر کنٹرول نہیں کر سکے گا اس لیے یوں ڈرامہ کیا، ماں کی کہی مان کر شاید تم آج کی رات اپنی ماں کو سکون دے دو مگر بہت جلد تمہاری ماں کی سب سے بڑی اذیت میں بننے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

والی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ تلخی سے سوچتی اسکی پشت کو گھورنے لگی اور پھر جیسے جلن نکالنے کے لیے اٹھ کر کمرے کی لائٹ آن کر دی۔

نائل نے بنا کوئی رسپونس دیئے لیٹا رہا جیسے اس نے آج اس کے وجود کو فراموش کرنے کی قسم کھائی ہو جبکہ فازیہ جس کی انا پر گہری چوٹ لگی تھی اس لئے جلتی کڑھتی آ کر ایک طرف لیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔

!!!!!!!!!!!!!!!!!

صبح اسکی آنکھ ایک انجان لمس سے کھلی وہ کچھ دیر تو سوئی جاگی کیفیت میں یوں ہی پڑا رہا پھر آہستہ سے کروٹ بدلتا دوسری طرف دیکھنے لگا جہاں اسکا ہاتھ اس کے کندھے کے ساتھ لگا تھا نائل نے گہری سانس بھرتے ہوئے اس کے خوابیدہ چہرے کی طرف دیکھا اور رات وہ جو بڑی آسانی سے اسکا وجود فراموش کر گیا تھا مگر اب اس کو نظر انداز نہ کر سکا۔ غور سے اور قریب سے اس کے چہرے کے خدوخال دیکھنے لگا جو اسکی طرف ہی چہرہ کیے کروٹ کے بل لیٹی تھی نائل نے ایک چیز نوٹ کی اس کے الفاظ کا سرد پن اور آنکھوں میں ٹپکتے نفرت کے شعلوں کی نسبت اسکی بند آنکھوں پر سایہ فگن ہوتی پلکیں اور سرخ نرم و ملائم ہونٹ اسے زیادہ خوبصورت بنا رہے تھے۔

"جنگلی بلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل کے منہ سے بے ساختہ الفاظ نکلے پھر خود ہی اپنے لقب پر حیران ہوتا اٹھ کھڑا ہوا۔

جب دس منٹ بعد وہ فریش ہو کر یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو کر نکلا تو نگاہ پھر سے اس کے سوئے وجود سے ٹکرائی مگر جلد ہی خود کو سرزنش کرتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا وہ نیچے آیا تو سب ناشتے کے لیے اکھٹے ہو رہے تھے وہ سب پر سلامتی بھیجتا اپنی کرسی سنبھال گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''فازیہ بیٹی نہیں اٹھی کیا۔۔۔۔۔۔۔۔''آغا ہاشم کے سوال پر رخسار بیگم نے بے اختیار پہلو بدلا۔

''جی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ کہتا ہوا عامر کے معنی خیز اشارے کو نظر انداز کرتا کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

''تو اٹھانا تھا اسے بھی، اس گھر کے اصول سے واقف ہو نہ کہ ناشتہ ساتھ کرتے ہیں سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''اس گھر کے پہلے کونسے اصول اس نے اپنا لیے ہیں جو آپ اس اصول کی بات کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔''رخسار بیگم کا لہجہ ابھی بھی تلخ تھا کیونکہ یہ انکا حوصلہ ہی تھا کہ انہوں نے اس لڑکی کو اپنے بیٹے کے روم میں کیسے برداشت کیا تھا۔

''ہم سکھائیں گئے تو سیکھیں گی نہ، جاؤ حمرہ اسے بلا کر لاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔''آغا ہاشم نے حمرہ سے کہا جو سر ہلاتی ہوئی نائل کی کمرے کی طرف بڑھی اور پھر دو منٹ بعد سب نے ہی اسکی اونچی آواز سنی تھی۔

''کونسی قیامت آگئی ہے اس گھر میں صبح صبح؟ بندہ اپنی مرضی سے سو بھی نہں سکتا ہے، جاؤ دفعہ ہو جاؤ، مجھے تم لوگوں کی شکلیں برداشت نہیں ہوتیں کہ ساتھ جڑ کر ناشتہ کرتی پھروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''اسکا بدتمیز لہجہ سب کے کانوں میں پڑا تھا حمرہ تو شرمندہ سی ہوتی باہر آگئی جبکہ سب کی نگاہیں بے اختیار آغا ہاشم کی طرف اٹھیں جو کہ لب بھینچے ہوئے تھے۔

''لگتا ہے آپکو خاموشی سے ناشتہ کرنے میں مزہ نہیں آرہا تھا، میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔۔''نائل ان کو جتاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا جسکی تقلید عامر نے بھی کی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''ابھی تو آغاز ہے چچا جان، بہت رنگ دکھانے والی ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم بھی چوٹ کرنے کا موقع ہاتھ سے ضائع نہئں کرنا چاہتی تھیں س۔

''رخسار۔۔۔۔۔۔۔۔'' ابراہیم آفندی نے جیسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

''تنزیلہ تھوڑی دیر بعد صدف کے ہاتھ اسکا ناشتہ اس کے کمرے میں پہنچا دینا، اب کوئی بھی اسے ناشتہ یا ڈنر کے لئے فورس نہیں کرے گا جب دل چاہے جہاں چاہے وہ کھا پی سکتی ہے کیونکہ اسے اس گھر میں ایڈجسٹ ہونے کے لیے وقت چاہیئے جو ہم سب دیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم اپنی بات مکمل کرتے اٹھ گئے۔

''یہ جتنی بھی کوشش کر لیں وہ رہے گی اس ناگن کی بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کو آغا ہاشم کی اسے اس قدر ڈھیل دینا زرا پسند نہیں آیا تھا۔

''میں اب تو کبھی بھی نہ جاؤں ان کے کمرے میں۔۔۔۔۔۔۔۔'' مردوں کے اٹھنے کے بعد حمرہ کہنے لگی۔

''اور مجھے تو دیکھتے ہی وہ گھورنے لگتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ہادیہ نے بھی لب کشائی کی۔

''کوئی بات نہیں بڑی بہن ہے تمہاری وہ، چلو اب یہ باتیں چھوڑو اور سکول جاؤ، سعد کا لنچ باکس اسے یاد سے دینا۔۔۔۔۔۔۔۔'' راحیلہ بیگم نے ہادیہ اور سعد کو چلنے کا اشارہ کیا وہ دونوں اپنے بیگز پکڑے باہر کو چل دیئے جہاں ڈرائیور انکا انتظار کر رہا تھا۔

''وہ تم سے اور تمہارے بچوں سے شدید نفرت کرتی ہے اور تم اسے انکی بڑی بہن بنانے پر تلی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم نے اپنی چھوٹی بہن کی عقل کو کوسا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''جو بھی سچ جھوٹ ہے آپا مگر حقیقت تو یہی ہے کہ وہ انکی بڑی بہن ہے ندیم کی بیٹی ہے اور میں نے اسے اس وقت ہی قبول کر لیا تھا جب ندیم نے اپنے آخری دنوں میں آغا جان سے وعدہ لیا تھا، آپکو پتہ ہے کہ مجھے ندیم کی ہر خواہش کو پورا کرنا ہے جو انکی اپنے تینوں بچوں کے بارے میں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' راحیلہ نے اتنے دنوں کی اپنی خاموشی توڑی جس پر رخسار نے کچھ ناگواری سے دیکھا تھا مگر تنزیلہ بیگم کی وجہ سے خاموش ہو گئیں۔

:::::::

''میں آئی تھی مگر چھوٹی بی بی نے کہا کہ ان کو صفائی نہیں کروانی پھر برتن اٹھانے کے لیے بھی آئی تھی مگر چھوٹی بی بی نے ڈانٹ دیا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ دھیمے سے بولتے ہوئے اپنی دو گھنٹے پہلے لے جانی والی کلاس کے بارے بتانے لگی۔

''یہ کمرہ تمہاری'' چھوٹی بی بی ''کا نہیں میرا ہے یہ بات آئندہ سے یاد رکھنا، چلو کرو صفائی اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ سپاٹ انداز میں کہتا جانے کو مڑا مگر اسکے الفاظ پر رکا تھا۔

''اس کمرے میں اب میں رہتی ہوں تو یہ کمرہ اب میری ملکیت ہی ہے، دوسرا مجھے اپنی موجودگی میں صفائی کروانا پسند نہئں اس لیے جب میں اس کمرے میں نہیں ہونگی تب صفائی کرنے آنا اور یہ بات مجھے دوبارہ سے کہنی نہ پڑے مس صدف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بلاشبہ صدف سے مخاطب تھی مگر سنایا اسے ہی گیا تھا جس پر نائل نے ایک تیز نظر اس پر ڈالی تھی۔

''اگر کسی کو اس کمرے میں اتنا ہی رہنے کا شوق ہے تو پھر اپنی عادت سے ہٹ کر کچھ برداشت بھی کرنا ہوگا ورنہ بڑے شوق سے کہیں اور ٹھکانے کا سوچ لیں، میں آدھے گھنٹے بعد کمرے میں آؤں تو یہ گندگی نظر نہ آئے اور اگر پھر بھی کوئی تمہارے کام میں رکاوٹ ڈالے تو انکا سامان گیسٹ روم میں شفٹ کر دینا ویسے بھی مہمان وہاں ہی اچھے لگتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ چبا چبا کر بولتا بہت کچھ کہہ بھی گیا بہت کچھ جتا بھی گیا۔ فازیہ نے تلملا کر اسکی پشت کو گھورا جو وہاں سے جا رہا تھا پھر ہاتھ میں پکڑا ریموٹ پوری قوت سے دیوار پر دے مارا صدف اس کے غصے سے دہل گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''یہ لوگ سمجھتے کیا ہیں خود کو، میں مہمان ہوں اس گھر کی؟ میرے باپ کا گھر ہے یہ جس طرح اس کے باپ کا گھر ہے، تم لوگو کو میں دکھاتی ہوں اب کہ میں اس گھر کی مہمان ہوں یا مالکن۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کوئی فیصلہ کرتی اور اس پر عمل کرنے کا سوچتی جیسے خود کو پر سکون کرنے لگی تھی۔

!!!

''مما آپ کھانا کھائیں، یہاں سب کے ہاتھ پیر سلامت ہیں فلحال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ فازیہ کی چھبتی نظر کو مکمل اگنور کرتا پانی منہ سے لگا گیا۔

''کیا کھاؤ گی تم۔۔۔۔۔۔۔۔'' راحیلہ بیگم نے مروتا پوچھ لیا جس پر رخسار بیگم نے گھورا۔

''آپ کون ہوتی ہیں مجھ سے پوچھنے والی؟ آپ کو حق کس نے دیا کہ آپ مجھ سے مخاطب ہوں؟ آپ جیسی ایک عورت کا گھر اجاڑنے والی ایک بیٹی کو دربدر کرنے والی عورت سے ہم کلام ہونا میں اپنی توہین سمجھتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس کے الفاظ سے جیسے زہر پھوٹ رہا تھا راحیلہ بیگم کا چہرہ ضبط سے سرخ ہوا تھا وہی رخسار بیگم کا چہرہ غصے سے لال پیلا ہوا تھا۔

''کتنی بدزبان ہو تم، جانتی بھی ہو حقیقت یا جو تمہاری ناگن ماں نے پٹی پڑھائی بس وہی ازبر کر آئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''خبردار میری مما کو کچھ کہا تو ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''ورنہ۔۔۔۔۔۔۔؟ رخسار بیگم کو جو کل رات سے اس پر غصہ تھا جیسے اب باہر نکالنا چاہ رہی ہوں۔

''مما آپکو نہیں لگتا کہ آپ اس بندے سے بحث کر رہی ہیں جسے دوسروں کی کیا اپنی عزت کا خیال نہیں، پلیز میں نہیں چاہتا کہ میں یہاں بیٹھ کر جاہلوں کی طرح عورتوں کو یوں آپس میں لڑتا دیکھوں، ویسے بھی کچھ لوگ تو اس گھر میں آئے ہی اس مقصد کے لیے ہیں کہ بدمزگی پیدا کریں شاید ایسے وہ کوئی تسکین حاصل کرنا چاہتے ہوں سو مہربانی آپ ہی کچھ خیال کر لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اکتائے لہجے میں کہتا ہوا اٹھنے لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کہنا کیا چاہتے ہو تم؟ مجھے بات کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکو تم کہ کتنی عزت لیے پھر رہے ہیں تمہارے یہ نام نہاد رشتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ کاٹ کھانے کو دوڑی۔

''تمہیں اس گھر میں مقام دے کر واقع میں عزت والا کام نہیں کیا ہم نے۔۔۔۔۔۔۔۔''پہلی بار وہ برا راست اس سے نہ صرف مخاطب ہوا تھا بلکہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا گہرا وار کر گیا تھا فازیہ جیسے گرم کوئلے پر بیٹھ گئی تھی اسکی طرف نفرت سے دیکھتی وہ کچھ کہتی کہ ہاشم آفندی ڈائنگ ٹیبل پر آ گئے۔

''کیسا شور ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ اور نائل کو یوں آمنے سامنے کھڑا دیکھ کر وہ ٹھٹھکے۔

''یہ اسی تماشے کا شور ہے جو آپ نے اپنی خواہش پر اس گھر میں لگایا ہے اور ابھی تو شروعات ہیں چچا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔''رخسار بیگم جل کر بولیں۔

''اور یہ تماشہ آپ کی مہربانی سے ہی لگ رہا ہے آج سے پچیس سال پہلے جو کیا تھا نہ کرتیں، اس عورت کو میرے باپ کی زندگی میں لے کر آنا ہی آپکا گناہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ نے نفرت بھری نگاہ خاموش کھڑی راحیلہ اور گم صم سعد اور ہادیہ پر ڈالی۔

''دیکھ رہے ہیں آپ اسکی چرب زبانی اور طعنے۔۔۔۔۔۔۔۔''رخسار بیگم نے آغا ہاشم کو متوجہ کرنا چاہا۔

''مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم لوگ اس طرح آپس میں لڑ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ فازیہ کے رویے سے دلبرداشتہ ہوئے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کیوں کیا دوبارہ سے فلم ریوائنڈ کروانا چاہتے ہیں آپ، آپکو پتہ نہیں آپکی پوتی زبان کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر آفندی ہاؤس میں داخل ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے بھرپور طنز کرتے ہوئے فازیہ کو دیکھا جو شعلہ بار نگاہوں سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی جیسے آنکھوں سے ہی نگلنا چاہتی ہو۔

''نائل، جاؤ تم، فازیہ بیٹی تم میرے ساتھ آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم نائل کو جانے کا کہتے فازیہ کو ساتھ لئے اپنے کمرے کی طرف بڑھے جو کہ کسی فیصلے پر پہنچتی ان کے ساتھ چلی تھی۔

!!!

اور پھر رات تک یہ خبر پورے آفندی ہاؤس میں پھیل گئی کہ فازیہ نے اپنی جائیداد کا مطالبہ کر دیا ہے جس سے اس گھر کے مرد تو خاموش رہے مگر عورتیں چپ نہ رہ سکیں۔

''آغا جان غلطی پہ غلطی کر رہے ہیں، ابھی سب اس کے ہاتھ میں دینے کا مطلب ہے کہ لو پکا پکایا کھاؤ اور چلتی بنو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' منزہ بیگم بھی خوش نہ تھیں۔

''وہ اسی مقصد کے لیے تو اس گھر میں آئی ہے، اس میں حیرانگی والی تو یہ بات ہے کہ آغا جان نے کہا تھا کہ تین ماہ بعد وہ اسے سب دیں گئے تاکہ وہ اس لڑکی کو اسکی ماں کی اصلیت بتا کر محفوظ مستقبل دے سکیں مگر اب اس کے حوالے سب کر کے کیا رہ جائے گا باقی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' تنزیلہ بیگم بھی کہہ اٹھیں۔

''اچھا ہے جلدی جان چھوٹ جائے گی، مجھے تو ایک پل نہیں برداشت ہو رہی یہ لڑکی۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم جہاں اس کو جائیداد میں حصہ دینے پر نہ خوش تھیں وہی اس کے جلد چلے جانے سے خوش بھی تھیں۔

''آپکو لگتا ہے کہ سب حاصل کرنے کے بعد وہ عدالت سے خلع کے لئے رجوع کرلے گی۔۔۔۔۔۔۔'' منزہ نے سوال کیا۔

''کر ہی لے تو اچھا ہے، پیسہ تو آنی جانی چیز ہے مگر کم از کم اس گھر میں سکون تو ہو گا اس کے دفعہ ہو جانے سے، ویسے وہ ایک دفعہ کہے تو سہی نائل کو کہوں کہ اس کے منہ پر دے مارے تین لفظ۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم بہت بیزار ہوئی ہوئیں تھیں۔

اور پھر رات کو ڈنر پر جب سب موجود تھے آغا ہاشم نے ایک فائل فازیہ کو دیتے ہوئے سب کو مخاطب کیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''آج سے فازیہ اس گھر کی بہو ندیم کی بیٹی اور نائل کی بیوی ہونے کے ناطے اس گھر، بزنس اور جائیداد کی حصے دار ہے، میں نے ندیم ٹیکسٹائل، ڈی ایچ اے میں ایک کنال کا پلاٹ، اور اکاؤنٹ میں دس کڑوڑ کی رقم اس کے نام کر دی ہے باقی نائل نے جو حق مہر میں اپنا لاہور والا اپارٹمنٹ اس کے نام کیا وہ بھی۔۔۔۔۔۔۔۔'' انکی بات پر فازیہ نے تمسخر سے مسکراتی نگاہوں سے سب کے سپاٹ چہرے دیکھ کر جیسے سب کی تکلیف پر مزہ لیا تھا۔

''گاڑی جو ابراہیم نے اسے شادی پر گفٹ کی ہے وہ بھی اور جو ہماری طرف سے زیورات اسے دیئے گئے وہ سب اس کے ہیں، مگر یہ سب وہ بیچ تب سکتی ہے جب اسکا شوہر یعنی کے نائل ابراہیم اسکی اجازت دے گا، اسکی اجازت کے بغیر یہ اپنی پراپرٹی کسی اور کے نام بھی نہئں کرواسکتی ہے کیونکہ میں نے اس کی ساری پراپرٹی کا اٹھارٹھی ایجنٹ نائل کو بنادیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' انکی آخری بات جہاں سب کو پر سکون کر گئی وہی فازیہ کو ناگوار گزری تھی وہ تو خوش ہوئی تھی کہ ان کی جائیداد کسی تیسرے بندے کو سیل کر کے وہ ان سب کو سبق سکھائے گی مگر اب!

''اور اگر نائل ابراہیم میرا شوہر ہی نہ رہے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ سپاٹ لہجے میں سوال پوچھتی نائل کی طرف دیکھنے لگی جس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

''اس سے زیادہ خوشی کی بات ہی نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کو نائل کے جواب پر سکون ملا تھا جبکہ آغا ہاشم نے نائل کو باز رہنے کا اشارہ کیا۔

''طلاق کا حق نائل کے پاس ہے، وہ چاہے تو چھوڑ بھی سکتا ہے چاہے تو تمہیں راضی کر کے یہاں رکھ بھی سکتا ہے، یہ تم دونوں کے آپس کا معاملہ ہے مگر خدانخواستہ اگر تم دونوں الگ ہو جاتے ہو تو پھر بھی سب تمہارا ہی ہو گا کیونکہ مجھے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تمہارے باپ کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی فیصلہ کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بات مکمل کرتے ہوئے فازیہ کی طرف دیکھنے لگے جو اس بات سے جیسے پر سکون ہوئی تھی۔

"میرے خیال میں اب تمہیں کوئی مسلہ نہیں ہوگا اس گھر میں کیونکہ سب پر واضع ہو چکا کہ تم اس گھر کی مہمان نہیں مالکن ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے نرمی سے فازیہ کی طرف دیکھ کر کہا جس نے کچھ جتاتی نظروں سے نائل کی طرف دیکھا تھا جو مکمل اگنور کر گیا تھا۔

"مہمان تو یہ ہے چچا جان، یہ صرف تین ماہ کے لیے ہی اس گھر میں آئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کو اس کے اس گھر کی مالکن کہلانے پر کھلا اعتراض تھا۔

"تین ماہ تین سال بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔" فازیہ نے انکو جلانے کی کوشش کی تھی مگر نائل کے جواب پر جل خود گئی۔

"اگر میں چاہوں تو تین دن بھی پورے نہیں ہو سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے اسکی طرف برارست دیکھا تھا۔

"میرے خیال میں اب کھانا شروع کر دینا چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے انکی الفاظی گولہ باری کو روکنے کے لیے سب کی توجہ کھانے کی طرف مبذول کی مگر رات کو کمرے میں جاتے ہی فازیہ نے وہ فائل اسکے سامنے پھینکی۔

"اس کو غور سے پڑھ لو اور اپنے ذہن میں یہ بات بٹھا لو کہ میں مہمان نہیں مالکن ہوں اس گھر کی جیسے تمہاری ماں اور مکار خالہ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''خالہ کی مکاری تو میں نے آج تک دیکھی نہیں مگر تمہاری مکاری اور چالاکی ضرور تین دونوں میں جان گیا ہوں ۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بھی دوبدو بولتا فائل کو بنا دیکھے ٹیبل پر رکھ گیا۔

''اور دوسری بات، میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ عورت بزدل ہوتی ہے اس کے پاس زبان کے علاوہ کوئی ہتھیار نہیں ہوتا ہے اس لیے مجھے تم سے ہر گری ہوئی بات کی توقع ہے مگر پھر بھی کہہ رہا ہوں کہ میری مما کے خلاف کبھی اپنی زبان اس انداز سے استعمال مت کرنا کہ میں برداشت نہ کر سکوں ۔۔۔۔۔۔۔۔'' اسکا لہجہ دوٹوک اور کچھ باور کرواتا تھا فازیہ کو اسکی ہر بات زہر لگی تھی اس لیے تو بولے بنا نہ رہ سکی۔

''اور جو میری مما کے ساتھ تم لوگوں نے سلوک کیا تھا؟ تمہاری ماں نے۔۔۔۔۔۔۔۔''

''چپ۔۔۔۔۔۔'' نائل نے اس کی بات کاٹی۔

''تم حقائق سے پہلے اچھے سے واقف ہو جاؤ اس ٹاپک پر پھر بات کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کہتا ہوا بیڈ کی طرف بڑھنے لگا مگر اسے راستے میں ہی رکنا پڑا اور رکنے کی وجہ فازیہ ندیم تھی جو اسکے سامنے راستہ روکے ہوئے تھی۔

''اس بیڈ پر مجھے اکیلے کو سونا ہے، تم کہیں اور ٹھکانا کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' کہتی ہوئی وہ بڑے آرام سے بیڈ کے درمیان یوں لیٹ گئی جیسے واقع میں بیڈ کی اکلوتی مالکن تھی۔

''مانا کہ آغا جان آج تمہیں زمین سے اٹھا کر آسمان پر بٹھا چکے ہیں مگر پھر بھی اس فائل میں کہیں بھی اس گھر، میرے کمرے اور میرے بیڈ کی ملکیت نہیں لکھی، اس لیے میڈم آپ شوق سے کہیں اور جا سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔'' وہ طنز

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کرتا ہوا بیڈ کے پاس آ کھڑا ہوا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی بلکہ خاموشی سے آنکھیں یوں موند گئی جیسے نہ کچھ سنا ہو اور نہ کچھ کہنے کا موڈ ہو۔

نائل ابراہیم نے غصے سے مٹھیاں بھینچی تھیں پھر گہرا سانس بھرتا خود کو ریلکیس کرتا بیڈ کی طرف بڑھا اور تکیہ سیٹ کرتے ہوئے لیٹ گیا دونوں میں ایک انچ کا فاصلہ بھی نہ رہا تھا فازیہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی تھی اور غصے سے اسکی طرف دیکھا جو آنکھیں موندیں اسی پوزیشن میں چلا گیا تھا جس میں تھوڑی دیر پہلے وہ تھی۔

''یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔۔۔۔۔''وہ بھڑک اٹھی۔

''آرام سے محترمہ، چلانے کا شوق کہیں اور جا کر پورا کر لیں، مجھے نیند ڈسٹرب کرنا زرا پسند نہیں۔۔۔۔۔۔۔''وہ رکھائی سے بولتا کروٹ بدل کر آنکھیں بند کر گیا فازیہ بے تلملا کر کشن اسے دے مارا تھا مگر وہ ویسے ہی پڑا رہا آخر کار دو منٹ اسکی پشت کو گھورنے کے بعد وہ دوسری طرف لیٹ گئی۔

>>>

''اب رات کے بارہ بجے کال کر کے میری نیند ڈسٹرب کرنے کی کوشش کرو گی تو یہی کچھ ہو گا نہ۔۔۔۔۔۔۔'' نائل ہلکے پھلکے انداز میں کہنے لگا۔

''کیسا رہا ٹور؟ بہت مس کیا تمہیں، واحد لڑکی ہو ہمارے گروپ میں وہ بھی غائب۔۔۔۔۔۔۔'' عامر علیشہ کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھنے لگا۔

''اور مجھے غائب کروانے کے پیچھے تمہارے اس گھنے کزن کا ہاتھ ہے، اس نے حارث بھائی کو کہا تھا کہ اسے سوات لے چلیں تاکہ یہ یہاں اپنی شادی اور نئی نویلی دلہن کے ساتھ انجوائے کر سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' علیشہ جو کتنے دنوں سے بھری پڑی تھی اب بھڑاس نکالنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔

''واقع میں اسکی نئی نویلی دلہن انجوائے تو بہت کروا رہی اسے۔۔۔۔۔۔۔'' عامر بھی معنی خیز انداز میں بولتا ہنسا تھا جبکہ نائل ابراہیم فقط گھورتا وہاں سے آگے جانے لگا۔

''اتنی جلدی کس بات کی ہے نائل، مجھے تم سے بات کرنی ہے تم جانتے ہو نہ میں کس آگ میں جل رہی ہوں اتنے دنوں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' علیشہ نے اسکا ہاتھ تھاما تھا جسے اگلے پل ہی وہ آزاد کروا گیا تھا۔

''کلاس کا وقت ہو رہا ہے علیشہ، تمہاری بات کے لیے یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ نرمی سے بولتا عامر کو اشارہ کرتا کلاس روم کی طرف بڑھ گیا۔

اب تو اس نے ٹال دیا تھا مگر واپسی میں پھر علیشہ نے اسے گھیر لیا تھا۔

''تم جانتے ہو نہ کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تم بھی تو جانتی ہو کہ شادی کن حالات میں اور کن وجوہات کی بنا پر ہوئی ہے پھر اس فضول بحث کا مقصد کیا ہے علیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اب کی بار بے زاری سے بولا تھا جیسے ایک ہی رٹ سے وہ تنگ آ گیا ہو۔

''مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا نائل، وہ تمہارے ساتھ تمہارے کمرے میں رہ رہی ہے، تصویریں دیکھی ہیں تمہارے نکاح کی میرا تو خون جل اٹھا کیسے شان سے تمہارے ساتھ بیٹھی تھی وہ، اتنی خوبصورت بھی نہیں ہے وہ جتنا خالہ نے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔'' علیشہ کو جو جلن ہو رہی تھی وہ اسکا لہجہ صاف بتا رہا تھا نائل نے گہرا سانس بھر کر عامر کو دیکھا جو مسکراتا ہوا اسے ہاتھ ہلا کر گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے نکل چکا تھا۔

''بات خوبصورتی کی نہیں ہوتی ہے اور میرے نزدیک تو بلکل نہیں، سب سے زیادہ واسطہ تو دوسرے کی زبان اس کے اطوار طریقوں سے پڑتا ہے تو وہ تمہاری خالہ تمہیں اچھے سے بتا چکی ہونگی کہ اس میں ایک ہی خوبی پائی جاتی ہے اور وہ ہے اسکی تیز دھار زبان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''ہاں سن تو کافی کچھ رکھا ہے میں نے مگر میں دیکھنا بھی چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ نائل کے ایٹی ٹیوڈ سے پر سکون ہوتی اب کی بار ریلیکس انداز میں بولی۔

''کس کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے قدم اپنی ہیوی بائیک کی طرف بڑھائے۔

''وہی جسکی زبان کے چرچے ہر طرف پھیل چکے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔''

''دیکھنا چاہتی ہو کہ اسے سننا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔؟ نائل نے بیٹھتے ہوئے سوال کیا۔

''دونوں ہی، آخر پتہ تو چلے اکڑ کس بات کی ہے اس میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''ویل اگر اس سے بات کرنا چاہتی ہو تو شوق سے مگر پھر مجھ سے شکایت مت کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ زیر لب مسکراتا بائیک زن سے اڑا لے گیا جبکہ علیشہ اسکی بات پر غور کرتی س جھٹک کر رہ گئی۔

''اتنی اوقات نہیں ہے اسکی کہ میرے سامنے کھڑی ہو سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

زززززز

''مجھے پاستا کھانا ہے، دس منٹ تک میرے کمرے میں بھیج دیجئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ آڈر کرتی وہاں سے ہی پلٹنے لگی۔

''یہاں کوئی تمہارا نوکر نہیں بیٹھا اور نہ تمہاری ماں نے کسی کو تمہارے حکم ماننے کے لیے بھیجا ہے جو تم یوں حکم چلا کر جانے لگی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''رخسار بیگم جن کو یہ چلتی پھرتی زہر لگتی تھی اب کیسے چپ رہ سکتی تھیں۔

''آپ بھی یہاں نوکر لے کر نہیں آئی تھیں جو سب پر حکم چلاتی رہتی ہیں دوسری بات اگر آپ اپنے شوہر کے بل بوتے پر یہاں عیش کر رہی ہیں تو شاید آپ بھول رہی ہیں کہ آپکا بیٹا میرا شوہر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ بھی جلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔

''وقتی نام نہاد شوہر اور ساری عمر کے ساتھ والے شوہر میں فرق ہوتا ہے لڑکی، تم نے جس وجہ کے لیے میرے بیٹے کو اپنا شوہر مانا تھا وہ پورا ہو چکا ہے اس لیے سب کچھ لو اور چلتی بنو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''رخسار بیگم تلخی سے گویا ہوئیں۔

''جس وجہ سے مانا تھا وہ کام تو ابھی پورا ہونا ہے، آپ اور آپکی یہ بہن ابھی تک تو اس تکلیف سے گزری ہی نہیں جس تکلیف سے آپ نے میری مما کو گزارا تھا، ابھی تو مجھے آپ سے بہت سارے حساب چکتا کرنے ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ کا پارہ ہائی ہونے لگا تھا۔

''مجھ سے کرنے ہیں نہ؟ پھر میرے بیٹے کے ساتھ کس خوشی میں رہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''انکی بات پر فازیہ پر جیسے ٹھنڈی پھوار برسی تھی وہ بے ساختہ مسکرائی تھی یہی جلن تو اسے مزہ دیتی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''آپ کے بیٹے کے ساتھ کمرہ ہی نہیں بیڈ بھی شیئر کر رہی ہوں بلکہ شاید آپکو پتہ نہیں جو آپ یہ کاغذی تعلق مان کے بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے بیٹے نے اسے ازواجی تعلق میں بدل دیا ہے، یہ جو میں اتنی لیٹ اٹھتی ہوں اسکی وجہ یہ ہے کہ آپکا بیٹا مجھے ساری رات سونے نہیں دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ انکو جلانے کو جو منہ میں آیا بولتی چلی گئی جبکہ باقی سب اسکی بے باکی پر بھونچکے رہ گئے تھے جبکہ لاؤنج میں داخل ہوتا نائل ابراہیم تر تو ایک پل کو چکرا کر رہ گیا اپنی ماں اور باقی سب کی موجودگی میں اسکی اس طرح کی بے شرم گفتگو اسے حقیقی معنوں میں شرمندہ کر گئیے تھیں۔

''کیا ہو رہا ہے؟ مما چائے تو پلوا دیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل اسکی گفتگو اور گفتگو کے اندر چھپے معنی کا اثر زائل کرنے کے لیے ہلکے پھلکے انداز میں بولتا آکر صوفے پر بیٹھا تھا اس نے اپنی ماں کو دیکھنے سے احتراز برتا تھا مگر اس نے ایک تیز اور چبھتی نظر فازیہ پر ضرور ڈالی تھی جو اب اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔

''میں لاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' ثمرہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی

''بہت بے شرم اور بدلحاظ ہے یہ لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' تنزیلہ بیگم کہے بنا نہ رہ سکیں۔

''کیا ہوا ہے؟ کیا پھر سے کوئی بات ہوئی ہے؟۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ جان کر بھی انجان بنا سوال کر گیا اس نے اپنی ماں کا سپاٹ چہرہ دیکھا تھا۔

''بدلحاظ تو پہلے ہی تھی اب تو بے شرم بھی بن چکی ہے، ابھی پتہ نہیں اور کونسے رنگ دکھانے ہیں اس نے، مجھے تو ایک منٹ بھی یہ اس گھر میں تمہاری زندگی میں گوارا نہیں ہے نائل، آج ہی میں چچا جان سے بات کرتی ہوں کہ بس

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کریں اور مت لیں ہماری برداشت کا امتحان۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کے ہر انداز سے غصہ چھلک رہا تھا اور کیوں یہ نائل اچھی طرح جانتا تھا اس لیے فلحال خاموش رہا تھا مگر رات کو ان کے کمرے میں آکر اس نے جیسے انہیں ریلکیس کرنے کی کوشش کی تھی۔

"مما آپ اسکو اتنا سیریس کیوں لے رہی ہیں، اگنور کریں اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اگنور کروں؟ کیسے؟ وہ میری دشمن کی بیٹی ہے جس نے جو کیا ہمارے ساتھ تم سب جانتے ہو، اب اسکی بیٹی مجھے اور راحیلہ کو تکلیف دینا چاہتی ہے اس کے خیال میں اسکی ناگن ماں کے دشمن ہم ہیں، وہ بار بار میری بے عزتی کر رہی ہے، میرے بیٹے کے ساتھ اسکا کمرہ نہ صرف شئیر کر رہی ہے بلکہ تمہارے ساتھ تعلق بھی بنا چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مما ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بے اختیار انکو ٹوک گیا رخسار بیگم نے غصیلی نظروں سے دیکھا تھا۔

"وہ اپنے منہ سے کہہ چکی ہے کہ تم۔۔۔۔۔۔" وہ لحاظ کرتیں چپ کر گئیں۔

"فضول ہے وہ لڑکی اس لیے فضول بکواس کرتی رہتی ہے، آپ تو جانتی ہیں اسے وہ آپکو، ہمیں غصہ دلانے کے لیے سب کرتی رہتی ہے آپ کو میرا پتہ ہے نہ؟ میں وضاحت دینا پسند نہیں کرتا مگر آپکو دے رہا ہوں کہ ہمارا ریلیشن جہاں پہلے دن تھا وہی ہے، وہ میری بیوی ہے پر کاغذی حد تک، آپکا بیٹا اتنا کمزور نہیں ہے اور نہ مجھے اکیلی خوبصورتی اپیل کرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کھلے ڈھلے الفاظ میں بولتا انکو بہت کچھ باور کروا گیا تھا جس سے رخسار بیگم کے ماتھے کی تیوریاں کم ہوئیں تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''بہت گھٹیا قسم کی ہے وہ لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''آپ اسکو جتنا اگنور کریں گی اچھا ہو گا، اسکا ایک مقصد تو پورا ہو گیا ہے دوسرا وہ آپ سب کو اذیت دے کر پورا کرنا چاہتی ہے اور آپ یوں پریشان ہو کر اسے خوش ہونے کا موقع دے رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل ابراہیم کے رسانیت سے سمجھانے پر وہ سر ہلا کر اسکا ماتھا چوم گئیں۔

''میرا پیارا بیٹا بہت مشکل میں پڑ گیا ہے، چچا جان نے بہت کڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''

''کوئی بات نہیں ہے مما، میں تو خود اسے بہت ہلکا لے رہا ہوں ورنہ عورت کو سیدھا کرنا مرد کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اٹھتا ہوا اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ پھنسا گیا۔

''علیشہ ملی تھی تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ بات کو دوسری طرف موڑ گئیں۔

''جی۔۔۔۔۔۔۔۔'' فقط یہی بولا تھا۔

''وہ یہاں آنا چاہ رہی ہے میرا بھی خیال ہے کہ کچھ دن آ کر رہے یہاں تاکہ کسی کو پتہ چلے کہ وہ جس جگہ کو ملکیت سمجھ کر بیٹھی ہے اسکی مالکن کوئی اور ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے انکی بات پر لب بھینچے تھے وہ اس حق میں نہیں تھا کہ علیشہ یہاں رہے کیونکہ آفندی ہاؤس ان سات دنوں میں پہلے ہی سرد جنگ کا شکار تھا اور علیشہ کے آنے کا مطلب تھا ہر روز کی ایک نئی جنگ وہ اس طرح کی بحث کو پسند نہیں کرتا تھا مگر اب اسے ہر روز سننا بھی پڑ رہا تھا اور برداشت بھی کرنا پڑ رہا تھا۔

''دیکھ لیں جو آپکو مناسب لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کہتا ہوا ان سے اجازت لیتا کمرے سے نکل گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

^^^

''تم نے آج کیا بکواس کی ہے سب سے؟ جانتی ہو اس بکواس کا مطلب؟ آج تم نے ثابت کیا ہے کہ تم کس عورت کی بیٹی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''تمیز سے نائل ابراہیم ورنہ۔۔۔۔۔۔۔''

''کیا ورنہ بتاؤ؟ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آخر تمہاری حد کیا ہے، تم اور کتنا گر سکتی ہو میری نظروں میں۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کا لہجہ بہت تلخ تھا

''اور جو تم لوگ گرے ہو میری نظروں میں؟ تم لوگوں کی وجہ سے ہی مجھے یوں زلیل ہونا پڑ رہا ہے، تمہارے ماں باپ کی وجہ سے مجھے اپنے باپ کے بغیر زندگی گزارنی پڑی کیسے بھول سکتی ہوں میں وہ سب اذیت؟ میں تو ابھی کچھ کر ہی نہیں رہی پھر تکلیف کس بات کی ہو رہی ہے تم سب کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بھی چیخ کر جواب دے گئی

''تم اصل حقیقت سے واقف ہی نہیں کہ قصوروار کون تھا آج سے پچیس سال پہلے، تم جس دن جان جاؤ گی نظریں ملانے کے قابل نہیں رہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''جانتی ہوں میں سب کچھ، تم بتاؤ تم کیا جانتے ہو۔۔۔۔۔۔۔؟

''ابھی بتانے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ویسے بھی اپنی عقل پر بندھی ہوئی اپنی ماں کی محبت کی پٹی اتار کر زرا حقائق جاننے کی کوشش کرو تاکہ تمہیں سچ جھوٹ کا پتہ لگے، دوسری بات آئندہ سے میری مما کے ساتھ کوئی ایسی بات مت کرنا جو انکو ناگوار گزرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کرونگی کیا کرلو گئے تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ کمر پر ہاتھ ٹکائے بے خوفی سے کہہ گئی نائل نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا تھا جو پنک سوٹ میں ملبوس تھی۔

''پھر جو کچھ تم نے سب کے سامنے بے شرمی سے کہا ہے نہ میں اس جھوٹ کو سچ ثابت کر دوں گا اور مجھے ایسا کرنے پر مجبور مت کرنا کیونکہ چاہے میں تم سے چھوٹا سہی پر ہوں ایک مرد اور کبھی کسی مرد وہ بھی شوہر ہو اسے ہلکا لینے کی غلطی نہ کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''اس کے لہجے میں کیا کچھ نہ تھا خود تو وہ واش روم میں چلا گیا مگر فازیہ کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا وہ پہلی دفعہ خوفزدہ ہوئی تھی۔

''ڈرو مت فازیہ، تمہیں ڈرانے کی ایک ناکام کوشش تھی اسکی۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ خود کو تھپکی دیتی جلدی سے بیڈ پر جا کر کمبل میں گھس گئی۔

نائل جب نائٹ ڈریس میں باہر آیا تو اسے سر سے پاؤں تلک کمبل میں لپٹے دیکھ کر مسکرایا تھا۔

''تمہیں لائن میں لانے کو بہت سارے طریقے ہیں میرے پاس، شکر کرو ایزی لے رہا ہوں ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل دل ہی دل میں بولتا ایک طرف جا کر لیٹ گیا تبھی اس کے موبائل پر علیشہ کالنگ کے الفاظ جگمگائے تھے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی کال ریسیو کر گیا۔

''میرے خیال میں رات کے اس پہر کال کرنے کی کوئی وجہ تو نہ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔''

''مجھے ابھی خالہ نے کال کی کہ صبح میں آفندی ہاؤس آجاؤں وہ بھی ایک ہفتے کے لیے اس لیے میں نے سوچا تمہیں بتا دوں تم بھی خوش ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ چہکی تھی مگر نائل نے تاسف سے سانس لیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اوکے پھر صبح ملتے ہیں،اب اجازت دو تاکہ میں سکون سے سو سکوں۔۔۔۔۔۔۔''

''کیا وہ لڑکی پاس ہے تمہارے۔۔۔۔۔۔۔''علیشہ کے سوال پر اس نے اپنے سے پانچ انچ کے فاصلے پر پڑے وجود کو دیکھا جو بلکل ساکت تھا۔

''صبح یونی سے تمہارا آف ہے بٹ میرا نہیں اس لیے کل رات کو آفندی ہاؤس میں ملاقات ہو گی، بائے۔۔۔۔۔۔۔''نائل بنا اسکی سنے کال بند کر گیا اور سونے کے لئے کروٹ بدل گیا۔

^^^

''ایک ویک کا پروگرام ہے اسکا، آپکو پتہ ہے کہ نائلہ آپا کی اکلوتی بیٹی ہے وہ انکو کہاں گوارا ہوتا اس کا یوں اتنے گھر سے دور رہنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''شادی کے بعد کیا کریں گی آپا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ تنزیلہ بیگم مسکرا کر بولیں۔

''میں بھی یہی کہتی ہوں، پھر کہتی ہیں نائل میرا بھانجا ہے مجھے پتہ ہے وہ ہر دوسرے دن اسے ملوانے لے آیا کرے گا، بس اللہ جلدی سے وہ دن لائے جب علیشہ میری بہو بن کر اس گھر میں آئے اور نائل کو سنبھال لے جو کسی کے قابو میں نہیں آتا ورنہ لوگ تو پتہ نہئں کس کس مقصد کے تحت اس کے آس پاس پھرنے کی بلاوجہ کوشش کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم نے ایک طرف صوفے پر بیٹھی فازیہ کو خاص طور پر سنایا تھا جو سن کر جلی تو تھی مگر ظاہر نہیں کیا تھا۔

''بھابھی یہ لیں چائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' حمرہ نے کپ فازیہ کے سامنے کیا تھا جس کا سپاٹ چہرہ دیکھ کر ثمرہ نے اشارہ کیا تھا کہ مت چھیڑو اسے مگر اگلے پل دونوں حیران ہوئیں تھیں کہ اس نے نہ صرف کپ پکڑا تھا بلکہ شکریہ بھی ادا کیا تھا۔

''موسٹ ویلکم بھابھی جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' حمرہ نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر فازیہ صرف ایک نظر اسے دیکھ کر رہ گئی جو اس کے زرا سے عمل پر خوش ہو گئی تھی۔

''علیشہ کے آنے سے خوب رونق ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔'' ثمرہ نے جیسے بات کر کے گفتگو کو آگے بڑھانا چاہتی تھی مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ فازیہ کو ناگوار گزر رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''رونق کہاں؟بس ہر ٹائم نائل کے آگے پیچھے گھومتی ملے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''ردابھا بھی نے فازیہ کو آگاہ کرنا چاہا تھا جو خاموشی سے چائے پینے لگی تھی جوان سات دنوں میں پہلی دفعہ یوں سب کے درمیان وہ بھی خاموشی سے بیٹھی شاید کچھ آبزرویشن کر رہی تھی۔

تبھی ہنستی مسکراتی علیشہ ہال میں داخل ہوتی سبکی توجہ اپنی طرف مبذول کرواگئی سب اسے دیکھ کر اٹھے تھے ما سوائے فازیہ کے جس نے خاموش مگر سرد نگاہوں سے اسکا سر سے لے کر پاؤں تک جائزہ لیا تھا جو اس وقت وائٹ شارٹ کیپری پر بیلو لونگ شرٹ پہنے اپنے شولڈر سے نیچے گرتے بالوں کو پیچھے کی طرف جھٹکتی ایک پرکشش لڑکی تھی فازیہ کو اسے دیکھ کر کچھ فیل نہیں ہوا تھا بس وہ ایک نظر ڈال کر اپنے چہرے کا رخ موڑ گئی تھی جو سب سے ملتی اسکے قریب آئی تھی۔

''ہیلو آئی ایم علیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''علیشہ نے اسے مخاطب کیا تھا کیوں کیا تھا یہ شاید کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔

''نن آف مائے بزنس، کیپ اوے فرام می۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ تڑخ کر بولتی ایک جھٹکے سے اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔

''تم نے بلایا ہی کیوں اسے، جانتی تو ہو اسے تمیز چھو کر بھی نہیں گزری۔۔۔۔۔۔۔۔''رخسار بیگم کو ناگوار گزرا جبکہ علیشہ مسکرائی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''خالہ جانی میں نے اپنی تربیت کے مطابق عمل کیا اس نے اپنی تربیت دکھادی،اس میں غصے والی بات ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''اس کے جملے فازیہ کو آگ لگا گئے تھے وہ غصے سے پلٹی تھی نگر آغا ہاشم کو ان کے کمرے سے نکلتے دیکھ کر ضبط کرتی اپنے کمرے میں گھس گئی۔

''علیشہ بیٹی آپکو اس طرح کی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئیے،امید ہے رخسار بیٹی اچھے سے سمجھادے گی آپکو۔۔۔۔۔۔۔''آغا ہاشم کے کانوں میں اس کے آخری جملے پڑ چکے تھے اس لئے خشک لہجے میں کہتے ثمرہ سے چائے کا کہتے اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ علیشہ اپنی توہین سے سرخ ہوئی تھی مگر جلد ہی خود پر قابو پاتی رخسار بیگم کے ساتھ باتوں میں لگ گئی جو خود بھی آغا ہاشم کے الفاظ کا اثر زائل کرنے کے لیے اسکی خاطر مدارت میں لگ گئیں تھیں۔

رات کو ڈنر پر بھی فازیہ کو علیشہ کے بناوٹی لہجے اور مغرور انداز دیکھنے کو ملے تھے ساتھ نائل کے پاس بیٹھتی وہ جس لگاؤ کا اظہار کر رہی تھی فازیہ کو سب برداشت کرنا مشکل رہا تھا کیونکہ وہ دیکھ رہی تھی کہ یہ سب صرف اسے جلانے اور دکھلانے کے لیے تھا مگر فازیہ کو اسکی کوئی پرواہ نہ تھی۔

''میں کونسا اس شخص کے ساتھ ساری عمر رہنے کے لیے آئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ خود کو باور کرواتی ایزی ہونے کی کوشش کرنے لگی مگر ہو نہ پا رہی تھی کیوں؟ یہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''منزہ نے کال کی تھی مجھے، کہہ رہی تھی کہ بھابھی نے منع کر دیا ہے دعوت کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم نے رخسار بیگم کی طرف سوالیہ دیکھا تھا۔

''جی، اور وجہ آپ جانتے ہیں یہ نکاح وقتی ہوا ہے تو کس خوشی میں ہم یہ دعوتیں اٹینڈ کرتے پھریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''مگر لوگوں کو یہ سب نہیں پتہ ہے اس لیے ہمیں خیال کرنا چاہئیے اس بات کا، منزہ کی دیورانی بار بار اس سے استفسار کر رہی ہے کہ تم نے ابھی تک نائل اور فازیہ کو دعوت پر کیوں نہیں بلایا، وہ کب سے ٹال رہی ہے بہانے بنا بنا کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''مگر میں اس حق میں نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کے دوٹوک انداز پر آغا ہاشم نے ابراہیم آفندی کی طرف دیکھا تھا جنہوں نے باپ کی آنکھوں کی زبان سمجھتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

''میرے خیال میں ان دونوں کو اسلام آباد بھیج دینا چاہئیے چلو دعوت کی دعوت اور گھوم پھر بھی لیں گئے۔۔۔۔۔۔۔'' ابراہیم آفندی نے ہلکے پھلکے انداز میں کہتے ہوئے رخسار بیگم کو مکمل نظر انداز کیا مگر اپنے چہرے پر پڑتی انکی نظروں کی تپش سے وہ بخوبی اندازہ لگا سکتے تھے کہ انکو یہ بات کس قدر ناگوار گزری تھی۔

''ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو، نائل تم کیا کہتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم نے خوشدلی سے نائل سے پوچھا جو سب سے انجان بنا کھانا کھا رہا تھا۔

''دو سے تین دن تو میں یونی سے آف نہیں لے سکتا کیونکہ پریزنٹیشن ویک چل رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اوکے پھر نیکسٹ ویک کی تیاری کر لینا، راحیلہ تم منزہ کو اطلاع دے دینا کہ نائل اور فازیہ ہفتے کی رات تمہارے پاس پہنچ جائیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم نے حتمی فیصلہ کرتے ہوئے راحیلہ بیگم سے کہا اور ایک نظر سپاٹ چہرہ لیے رخسار بیگم پر ڈال کر اٹھ گئے۔

''ہم آغا جان کے کمرے میں ہیں، ادھر ہی چائے بھجوا دیجیئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' سلیم آفندی بھی کہتے ہوئے اٹھ گئے جن کی تقلید ابراہیم آفندی نے بھی کی تھی۔

''مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ جب اس نکاح کی کوئی اہمیت ہی نہیں تو وہاں دعوت پر جانے کی کیا تک بنتی ہے؟ ایک تو منزہ بھی نہ، اس نے چار دن یہاں رہ کر دیکھ نہیں لیا کوئی دعوتوں کے قابل بھی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کے ماتھے پر سلوٹیں صاف دیکھی جا سکتی تھیں۔

''قابلیت کی بات تو آپ نہ ہی کریں کیونکہ میری قابلیت میری اس وقت کی حیثیت سے لگا لیں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ تڑاخ کر بولتی نائل ابراہیم پر ایک نگاہ ڈال گئی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

''وقتی حیثیت سے قابلیت کے اندازے نہیں لگائے جاتے، قابلیت جاننے کے لیے تمہاری زبان ہی کافی ہے اور اس لیے میں نہیں چاہتی کہ تم وہاں جاؤ، پہلے ہی کافی تماشہ لگا چکی ہو ہمارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''پر میں تو چاہتی ہوں جانا وہاں اور ہفتے کو ہی جائیں گئے، میرے خیال میں مجھے اب تیاری شروع کر دینی چاہیئے ہو سکتا ہے ہمارا سٹے دو دن کی بجائے پانچ دن کا ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ وہ جانتی تھی کہ رخسار بیگم کو ان کا اسلام آباد جانا ناگوار گزر رہا تھا اس لیے وہ جان بوجھ کر ان کو زچ کر رہی تھی حالانکہ آغا ہاشم کی بات پر وہ جواب دینا چاہتی تھی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مگر جب رخسار بیگم کا انکار سنا تو وہ ان کے حق میں فیصلہ کر کے انکو خوش نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے اب بھی ان پر ایک جتاتی نگاہ ڈال کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

''دیکھا سب نے، یہ لڑکی صرف میری ضد میں سب کر رہی ہے، اسکا اس گھر میں آنے کا مقصد ہی مجھے زلیل کروانا ہے ہر جگہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس کے جانے کے بعد رخسار بیگم بھڑک اٹھیں تھیں اور خاص نائل کو کہا تھا جس نے کھانے سے ہاتھ روک دیا۔

''مما اگر آپ نہیں چاہتی تو میں نہیں جاؤنگا، آپکو اسکی باتوں سے فرق نہیں پڑنا چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''جی چچی جان، آپ بلاوجہ خود کو پریشان نہ کریں۔۔۔۔۔۔۔۔'' حاشر نے بھی نائل کی بات کی تائید کی تھی۔

''لیکن بات پھر وہی آجائے گی حاشر، آغا جان کو برا لگے گا، اب تو ابراہیم بھی کہہ کر جا چکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' تنزیلہ بیگم نے انکی توجہ دوسری طرف دلائی تو کب سے خاموش علیشہ نے سب کے پر سوچ چہروں کی طرف دیکھا اور کہہ اٹھی۔

''اگر ہم بھی چلے جائیں ان کے ساتھ تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ اس نے اپنی خالہ رخسار کی طرف دیکھا جنہوں نے بات سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔

''مطلب۔۔۔۔۔۔۔۔'' سب کی آنکھوں میں الجھن تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''میں، عامر، ثمرہ اور حمرہ بھی ان کے ساتھ چلے جاتے ہیں، ایسے میں آپ لوگوں کو پریشانی ہی نہیں ہو گی کہ یہ وہاں جا کر کوئی تماشہ نہ کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' علیشہ نے اپنی طرف سے حل تلاش کیا مگر اس کے حل کے پیچھے جو بات تھی وہ نائل بھی سمجھ گیا تھا اور ردابھا بھی کیونکہ وہاں دونوں کا اکیلا جانا ہی برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔

''مجھے نہ تو تم لوگوں کو ساتھ لے کر جانے کا شوق ہے اور نہ خود جانے کا اس لیے بات ختم۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ دوٹوک کہتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ علیشہ نے رخسار بیگم کو دیکھا جنہوں نے نظروں ہی نظروں میں کچھ اشارہ کیا تھا جیسے یقین دہانی کروائی تھی کہ اگر وہ اسلام آباد جائے گا تو تم بھی ساتھ جاؤ گی ورنہ نہیں!

^^^

''تو کس کی رکھتے ہو؟ بیوی ہے تمہاری وہ، تمہارا حق بنتا کہ اسکی خبر رکھو کہ اس وقت کہاں ہے وہ؟ صبح سے گئی ہوئی ہے ابھی تک واپسی نہیں اسکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''اپنی عزیز ترین ماں کے پاس گئی ہو گی، آپ کیوں فکر مند ہو رہے ہیں؟ بچی تو نہیں وہ پچیس سال کی میچور لڑکی ہے ویسے بھی میری گاڑی پورچ میں نہیں ہے اسکا مطلب کہ آفندی ہاؤس سے بھاگ کر نہیں گئی واپس یہی آئے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اسکا لہجہ کچھ طنزیہ اور تمسخر اڑاتا تھا جس پر آغا ہاشم نے اسے زبردست گھوریوں سے نوازا۔

''لڑکے تم میری بات کو سیریس کیوں نہیں لے رہے ہو؟ وہ صبح سے گئی ہے بغیر کسی کو بتائے اور اب رات کے نو بج گئے ہیں، بات پریشانی والی ہے آخر کہاں ہے وہ اس وقت؟ اوپر سے موسم بھی خراب ہو چکا ہے بارش کا امکان ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' ان کے لہجے میں فکر تھی۔

''کیا پتہ اسکا اپنی مما کے پاس رہنے کا ارادہ ہو، میرے پاس کونسا اسکا موبائل نمبر ہے جو میں کال کر کے پوچھ لوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' اب کی بار وہ کچھ سنجیدہ ہوا۔

''تو نمبر رکھنا چاہیئے تھا، مجھے بھی اسکا نمبر لینا یاد نہیں رہا، کیا انکے وکیل کو کال کر کے اسکا نمبر لوں۔۔۔۔۔۔۔۔؟ آغا ہاشم کے دماغ میں خیال میں آیا جس پر انہوں نے فوری عمل کیا اور پھر تین منٹ بعد ہی انہوں نے فازیہ کے وکیل سے نمبر لے لیا تھا۔

''کال کرو۔۔۔۔۔۔۔'' انکے حکم پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے موبائل سے اسکا نمبر ڈائل کر کے آغا ہاشم کو موبائل پکڑا گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''ہیلو، فازیہ بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' دوسری طرف ہیلو بولنے پر آغا ہاشم بولے۔

''جی۔۔۔۔۔۔۔'' وہ انکو پہچان چکی تھی حالانکہ نمبر انجان تھا۔

''کہاں ہو تم؟ رات ہو گئی ہے، موسم خراب ہے، ہم پریشان ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔''

''میں شاپنگ کے بعد گھر آ گئی تھی اس وقت مما کے پاس ہوں، بس نکلنے لگی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ انکی پریشانی بھانپتے نرمی سے بتا گئی اور پاس بیٹھی حرا بیگم کڑھ کر رہ گئیں۔

''اوکے جلدی آ جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کہتے ہوئے کال بند کرتے نائل کو پکڑا گئے۔

''اب آپکی تسلی ہو گی ہے نہ؟ چلیں اپنے روم میں چلئے۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کے اٹھنے پر وہ بھی اٹھ گئے۔

نائل کو کمرے میں آئے گھنٹہ ہو چلا تھا مگر فازیہ ابھی تک گھر نہیں آئی تھی اور نائل کو جس چیز نے پریشان کیا تھا وہ تھا باہر زور سے برستی بارش!

''شاید ادھر ہی رک گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے کہتے ہوئے خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کی اور بیڈ پر لیٹ گیا موبائل پر بجتی ٹون پر وہ موبائل پکڑ کر نمبر دیکھنے لگا جہاں آغا جان لکھا تھا۔

''جی۔۔۔۔۔۔۔'' وہ جانتا تھا کہ وہ بھی پریشان ہونگے۔

''اسے کال کرو، گھنٹہ ہو گیا ہے، وہاں رکنے کا ارادہ ہے تو بتا دے ویسے بھی تیز بارش میں نہ ہی آئے تو بہتر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''جی میں کال کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے انکی کال بند کر کے اس نمبر پر کال کی جس پر آغا ہاشم تھوڑی دیر پہلے بات کر چکے تھے۔

''جی میں گھر کے راستے میں ہی ہوں مگر گاڑی چل نہیں رہی پتہ نہیں خراب ہو گئی ہے یا کچھ اور، بارش بھی تیز ہے اس لیے میں باہر نکلی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کے کچھ بولنے سے پہلے ہی فازیہ کی پریشان آواز کانوں میں پڑی تھی اسے یہ تھا دوسری طرف آغا ہاشم تھے۔

''مجھے لوکیشن بتاؤ میں آرہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔'' نائل اٹھتے ہوئے بولا جس پر دوسری طرف فازیہ ایک پل کو چپ ہوئی تھی مگر گرجتی برستی بارش کو دیکھ کر وہ اسے لوکیشن بتا گئی۔

نائل نے عامر سے اسکی گاڑی کی چابی لی اور مختصر آغا ہاشم کو سیچویشن بتا کر چلا گیا تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اس کے پاس پہنچا تھا جو گاڑی کو لاک کیے اس طوفانی رات میں یقیناً خیریت کی دعائیں مانگ رہی تھی نائل کو اسکا خوفزدہ چہرہ دیکھ کر ہنسی تو آئی مگر سیچویشن کا اندازہ کرتا وہ ڈورناک کرنے لگا۔

فازیہ نے اسے دیکھ کر بے اختیار سکون کا سانس لیا تھا وہ اس آدھے گھنٹے میں جتنی خوفزدہ تھی اسکا اندازہ بس وہی لگا سکتی تھی کیونکہ یہ راستہ رات کے اس پہر اور بارش کی وجہ سے کچھ سنسان تھا۔

''باہر آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا جس پر وہ اپنے شاپنگ بیگز سنبھالتی باہر نکلی تھی اور تیز بارش سے بچنے کے لیے بھاگتی ہوئی گاڑی کے پاس آئی تھی نائل نے شاپنگ بیگز اسکے ہاتھ سے پکڑ کر پچھلی سیٹ پر رکھے اور اس کے لیے فرنٹ ڈور اوپن کیا فازیہ کے بیٹھنے پر وہ اپنی گاڑی کی طرف آیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

فازیہ نے اپنے گیلے بالوں کو ہاتھ سے جھاڑا اور ڈوپٹے کو ٹھیک کرتی نائل کی طرف دیکھنے لگی جو سکائے پولو شرٹ اور بلیک ٹرازر میں گاڑی کے بونٹ پر جھکا ہوا تھا تیز بارش اسے بھگو چکی تھی مگر وہ بے نیاز گاڑی سے چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا فازیہ نے گہری نگاہوں سے اسے دیکھا جو اسے پہلے سے کافی الگ لگا تھا شاید دیکھنے کا انداز بدلا تھا کہ پہلے اس کو دیکھنا غصہ دلاتا تھا مگر اب اسے دیکھنا اچھا لگا تھا بلکہ نائل ابراہیم بارش میں بھیگتا ہوا اس کی آواز پر اسکے پاس پہنچنے والا فازیہ کو اچھا لگا تھا۔

اسکی نظروں کی تپش تھی کہ نائل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو مکمل اسکی طرف ہی متوجہ تھی نائل نے ابرو چکا کر جیسے وجہ جاننی چاہی تھی مگر وہ کمال بے نیازی سے تکتی رہی تھی نائل اسے اگنور کرتا گاڑی کو لاک لگا کر آ کر بیٹھ گیا۔

''گاڑی کا انجن کچھ مسلہ کر رہا ہے، اب گاڑی یہی چھوڑنی پڑے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اس سے بولتا موبائل سے ڈرائیور کو کال کرنے لگا اور بارش کے رکنے کے بعد اسے گاڑی واپس لے جانے کا کہہ کر کال بند کر گیا۔

''جب اس طرح کے خراب موسم میں گاڑی خراب ہو جائے تو کیا کرنا چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ فازیہ نے سوال کیا تھا

''کم از کم ایسے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے تو نہیں بیٹھنا چاہئیے، کسی کو کال کر لیتی، اپنے گھر یا ڈرائیور کو۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کے کہنے پر وہ چپ ہو گئی واقع اس نے کال کرنے کا سوچا ہی نہیں تھا وہ تو اچانک نائل نے کال کر دی تھی۔

''مجھے کسی کا احسان لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ تڑخ کو بولتی شاید یہ بھول چکی تھی کہ ابھی کچھ دیر پہلے اسے دیکھ کر ہی اس شکر ادا کیا تھا اور اسکا احسان لے کر ہی گاڑی میں بیٹھی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''بہت اچھی بات ہے، کسی کا احسان لینے سے بہتر ہے کہ رات کے اس پہر طوفانی بارش میں اکیلے گاڑی میں بیٹھ کر کسی چور ڈاکو کا انتظار کیا جائے تاکہ دونوں مل کر بارش کو انجوائے کر سکیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے بھرپور طنز کیا فازیہ نے بے ساختہ جھرجھری لی تھی۔

''ویسے ابھی بھی اتنی دیر نہیں ہوئی کہو تو چھوڑ آؤں واپس اسی گاڑی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ نائل نے ڈرائیونگ سے نظریں ہٹا کر اس پر مرکوز کیں۔

''یہ مت بھولو کہ یہاں تمہیں آغا جی نے بھیجا ہے اور یقیناً تم انکی ناراضگی والا کوئی کام نہیں کرو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کمزور لہجے میں بولتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی وہ اسے بتا نہ سکا کہ وہ آغا جان کے کہنے پر نہیں بلکہ اسکی پریشان آواز کو سنتے بے ساختہ اسکے پاس آنے کو اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

//////////////////

جب وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو انکے انتظار میں اکیلے آغا ہاشم نہیں بلکہ ابراہیم آفندی، رخسار بیگم اور علیشہ بھی موجود تھے اور فازیہ بنا دیکھے ہی اندازہ لگا سکتی تھی کہ علیشہ اور رخسار بیگم کے سپاٹ چہروں پر کیا درج تھا۔

''شکر ہے تم لوگ خیریت سے آ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم نے فازیہ کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

''بیٹا آپ ڈرائیور کو ساتھ لے کر جایا کریں باہر، اگر کبھی اکیلے جانے کا موڈ بھی ہو تو ہمارے ساتھ رابطے میں رہا کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ابراہیم آفندی کے نرم لہجے پر وہ سر ہلا گئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اب جاؤ کمرے میں، نائل کپڑے بدلو جلدی سے۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم کے کہنے پر وہ سر ہلاتا ہوا کمرے کی طرف چلا گیا جبکہ فازیہ بھی اپنے شاپنگ بیگز سنبھالتی وہ بھی اسکے پیچھے کمرے میں جانے لگی تھی کہ علیشہ کی آواز پر رکی تھی۔

''خالہ جانی آپکو نہیں لگتا کہ کوئی جان بوجھ کر نائل کو اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''کوئی جتنی بھی کوشش کر لے میرا بیٹا اس طرح کی چالوں کو کامیاب نہیں ہونے دے گا۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم نے بھی آگ اگلتی نگاہ سے دیکھا تھا۔

''فلحال تو ابھی میں نے ایسی کوشش ہی نہیں کی مگر پھر بھی ایک بات بتاتی چلوں کہ نائل ابراہیم کا نام میرے نام کے ساتھ جڑ چکا ہے جس سے میرا اس پر حق ہے کہ میں چاہوں تو ہزار کام چھوڑ کر بھی وہ میرے پیچھے آنے پر مجبور ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔'' فازیہ ان دونوں کو مسکراتی نگاہوں سے دیکھتی اپنے کمرے میں چلی آئی جبکہ وہ دونوں پیچ و تاب کھا کر رہ گئیں۔

فازیہ نے بیگز صوفے پر رکھے اور خود بھی صوفے پر لیٹنے والے انداز میں بیٹھ گئی آج کا دن اسکے لیے کافی تھکا دینے والا ثابت ہوا تھا بلکہ وہ ذہنی طور پر تھکی ہوئی تھی حرا بیگم سے ملاقات بھی کافی بری ثابت ہوئی تھی کیونکہ ان کے سامنے اس نے آغا ہاشم کی تعریف کر دی تھی جس پر انہوں نے کافی شور مچایا تھا بہت مشکل سے اس نے انکو پر سکون کیا تھا اور پھر اس کے بعد والی سیچویشن!

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کیا میں ان لوگوں کے ساتھ نرم رویعہ رکھے ہوئے ہوں؟ کیا سچ میں مما کے مطابق میں یہاں سکون کے ساتھ رہ رہی ہوں؟ کیا میں اپنے مقصد سے ہٹ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔؟ بہت سارے سوال اسے کے ذہن میں گردش کر رہے تھے وہ کھٹکے کی آواز پر سر جھٹک کر اسکی طرف دیکھنے لگی جو بلیک ٹرازر میں ہی واش روم سے باہر نکل آیا تھا فازیہ اس کے سینے پر نگاہ ڈالتی جلدی سے نگاہوں کا زاویعہ بدل گئی۔

''تُمیں اس طرح کمرے میں گھومنے کا حق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔'' اسے ڈریسنگ کے سامنے بال بناتا دیکھ کر وہ جل کر بولی۔

''یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ اپنے کمرے میں، میں اس طرح نہیں گھوم سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ شرٹ اٹھاتا پھر سے واپس رکھ گیا جیسے اسے چڑانے کا ارادہ ہو۔

''اب یہ کمرہ میرا بھی اتنا ہی ہے اس لیے میں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ واش روم میں جاتے ہوئے اسے جتانا نہیں بھولی تھی۔

''تمہاری اجازت مانگی کس نے ہے۔۔۔۔۔۔؟ وہ بھی جلانے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا فازیہ نے غصے سے دیکھا مگر اسے بنا شرٹ کے دیکھ کر نظریں جھکانے پر مجبور ہوتی واش روم میں گھس گئی جبکہ نائل نے مسکراتے لبوں کے ساتھ شرٹ پہن لی تھی۔

^^^

''نائل پلیز چلو نہ، بہت مزہ آئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ کمرے سے نکل کر کچن کی طرف جانے لگی کہ لاؤنج میں بیٹھے نائل اور علیشہ اسکی توجہ اپنی طرف مبذول کروا گئے علیشہ اس کے قریب بیٹھی پیار بھری منت کر رہی تھی اور رخسار بیگم دونوں کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

''تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے کبھی اسلام آباد نہیں دیکھا، ابھی لاسٹ ائیر گئی تھی تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے موبائل سے نظریں ہٹا کر کہا جس پر وہ ایک ادا سے مسکرائی اور اسکی یہ مسکراہٹ اور بات فازیہ کو جلا کر راکھ کر گئی۔

''مگر تمہارے ساتھ تو نہیں نہ گئی میں، کیا تم چاہتے ہو کہ شادی کے بعد جائیں ہم۔۔۔۔۔۔۔۔؟

''شادی کے بعد تو میں تم لوگوں کو پیرس یا سویزرلینڈ کے ٹکٹ گفٹ کرونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کے مسکراتے لہجے پر علیشہ خوشی سے چہکی تھی جبکہ نائل بات کو اگنور کیا تھا۔

''اس کے لیے تو شادی جلدی کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' علیشہ کی بات پر فازیہ انکی طرف چلی آئی تھی۔

''صدف، ایک کپ کافی ود آؤٹ شوگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نے رخسار بیگم کے آگے چائے رکھتی صدف سے کہا تھا جو سر ہلا گئی۔

''صدف پہلے میرے روم میں جاؤ، میرا ایک سوٹ پریس کر دو، مجھے آج نائل کے ساتھ لونگ ڈرائیو پر جانا ہے، اتنا حسین موسم ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' علیشہ نے کچن کی طرف جاتی صدف کو روکا تھا نائل نے نظریں اسکی طرف کیں جس کے حسب معمول ناک نتھنے پھول چکے تھے نائل نے گہری سانس لیتے خود کو ایزی کیا کیونکہ اب ایک معرکہ تو ہونے والا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''پہلے صدف میرا کام کرے گی، ویسے بھی مہمان کو گھر کی مالکن سے زیادہ عزت تو ملنے سے رہی۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ مسکائی۔

''وہ بھی اس گھر کی فرد ہے بلکہ ہونے والی بہو ہے۔۔۔۔۔۔۔''رخسار بیگم بھانجی کی انسلٹ برداشت نہ کر سکیں۔

''ہونے والی ہے نہ ہوئی تو نہیں اس لیے آپ پہلے اس بہو پر توجہ دیں جو اس گھر میں رہ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''

''وہ بہو جو تین ماہ کے کنٹراکٹ پر آئی ہے جس کے جانے میں دو ماہ اور کچھ دن بچے ہیں جو اس گھر میں بہو کے طور پر کسی کو بھی قبول نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''علیشہ نے گہرا وار کیا تھا اور فازیہ کو اتنی گہرائی سے ہی تڑپا گیا تھا۔

''تمہاری جلن کا احساس ہے مجھے مگر افسوس کہ اس بار تم اپنی خالہ کی طرح کامیاب نہیں ہو سکو گی اور نہ ہی مجھ سے میرا شوہر میرا مقام چھین سکتی ہو کیونکہ مجھے حرا سمجھنے کی غلطی مت کرنا کہ میں تم لوگوں کی باتوں میں آکر تم لوگوں کی چالاکیوں کو کامیاب ہونے دونگی، نائل ابراہیم کو شوہر مانا ہے تو جب تک چاہونگی وہ میرا شوہر رہے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''اس نے بھی آگے سے آگ لگانے میں کوئی کسر نہئں چھوڑی تھی اور حیرت کی بات تھی کہ نائل اس بات سے محفوظ ہوا تھا نہ جانے کیوں؟

''یہ تو مجھے پتہ ہے کہ تم اپنی ماں سے بھی دو نہیں چار ہاتھ آگے ہو، تمہاری ماں نے کسی کا شوہر چھیننے کی کوشش کی تھی اور تم نے ایسا کر بھی دیا ہے، نائل علیشہ کا تھا جو تم نے چھینا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''رخسار بیگم کا لہجہ بہت غصیلا اور تیز تھا راحیلہ بیگم نے انکو اشارے سے خاموش رہنے کا کہا تھا مگر وہ نظر انداز کر گئی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تکلیف ہو رہی ہے نہ؟ میں بھی یہی تکلیف آپکو دینا چاہتی ہوں آج سے پچیس سال پہلے آپ نے میری ماں کو بھی یہی تکلیف دی تھی آپ نے میری ماں کے ساتھ ناانصافی کی انکو زلیل کیا۔۔۔۔۔۔۔''

''اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے غصے سے بھڑکتی فازیہ کو روکنا چاہا تھا۔

''نہیں نائل آج اسے اپنی بھڑاس نکال لینے دو، آخر پتہ تو چلے کہ اسکی ڈائن ماں نے اس کے کان میں کونسے زہر بھر کر بھیجا ہے جس نے اپنی کمینگی چھپا کر اسے ہم سب کے خلاف کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''

''خبردار میری ماں کے خلاف ایک لفظ بھی بولا تو، اس نے اپنی نہیں مگر آپ کی کمینگی ضرور بتا کر بھیجا ہے کہ کیسے آپ نے میرے باپ کے ساتھ عشق لڑا کر میری ماں کو طلاق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل کا ہاتھ اٹھا تھا اور فازیہ کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا تھا جہاں باقی سب فازیہ کے الفاظ اور نائل کے رد عمل پر ساکت ہوئے تھے وہی فازیہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے تکتی رہ گئی۔۔۔

''میں نے پہلے ہی کہا تھا فازیہ ندیم کہ میری ماں کے خلاف اپنی زبان کو ایسے مت استعمال کرنا کہ مجھ سے برداشت کرنا مشکل ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل کا لہجہ اگر آگ برساتا تھا تو آنکھوں میں بھی غصے کی شدت صاف دیکھی جا سکتی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''نائل۔۔۔۔۔۔۔۔''ابراہیم آفندی جنہوں نے سب کاروائی دیکھی تھی نائل کو باز رہنے کو آواز لگا گئے جس نے مٹھیاں بھینچ کر جیسے خود کو کچھ غلط کہنے اور کرنے سے باز رکھا تھا فازیہ جھٹکے سے مڑی اور بھاگتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف گئی تھی۔

''بہت غلط کیا تم نے نائل۔۔۔۔۔۔۔۔''راحیلہ بیگم کو جہاں فازیہ کے الفاظ برے لگے تھے وہی نائل کا ہاتھ اٹھانا بھی برا لگا تھا مگر انکی نسبت رخسار بیگم اور علیشہ کے سینوں میں جیسے ٹھنڈی پھوار برسی تھی۔

''تم کب سے اتنے شدت پسند ہو گئے؟ عورت کے چند الفاظ برداشت نہ کر سکے۔۔۔۔۔۔۔''ابراہیم آفندی نے غصے سے لتاڑا جس پر وہ شرمندہ ہوتا نظریں چرا گیا۔

''آپ میرے بیٹے کے پیچھے پڑ گئے ہیں اس لڑکی کی بات کو نہیں سنا جس نے کس قدر گھٹیا الفاظ استعمال کیے میرے بارے۔۔۔۔۔۔۔۔''رخسار بیگم بولے بنا نہ رہ سکیں۔

''خاموش رہو رخسار، ہم سب یہ پہلے سے جانتے تھے کہ فازیہ اس گھر میں اگر آ رہی ہے تو ہمیں اس چیز کے لیے تیار رہنا چاہیئے کہ اسکی ماں اسے جو کچھ جیسے بھی بتائے گی وہ وہی ری ایکٹ کرے گی، اسے جو کچھ کہا گیا ہے اسے وہی سچ لگے گا نہ اور نائل کو آغا جان نے اسی مقصد کے لیے ہی چنا تھا کہ یہ فازیہ کو ساری سچائی سے آگاہ کرے اسے بتائے کہ جھوٹا کون ہے سچا کون ہے مگر افسوس۔۔۔۔۔۔۔۔!ابراہیم نے تاسف سے نائل کو دیکھا جس نے لب بھینچ کر قدم باہر کی طرف بڑھائے کہ راستے میں کھڑے آغا ہاشم کو دیکھ کر رکا تھا اور زندگی میں پہلی دفعہ وہ ان سے نظریں چرانے پر مجبور ہوا تھا جن کی نظروں میں شکوہ اسے صاف نظر آیا تھا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ان کے پاس سے گزر گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''آپ نے سارا قصور میرے بیٹے کے سر پر ہی ڈال دیا، وہ اپنی ماں کے بارے میں غلط الفاظ کیسے سن سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟ رخسار بیگم نے نائل کا دفاع کیا تھا جس پر ابراہیم آفندی نے ان پر ایک ناراض نظر ڈالی اور آغا ہاشم کی طرف بڑھ گئے۔

''نائل نے بہت اچھا کیا اسے اپنی اوقات دکھا دی، انکل کیوں نائل پر غصہ ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' علیشہ کے کہنے پر رخسار بیگم فقط سر ہلاتی کسی سوچ میں گم ہوئیں تھیں۔

^^^

''تم ڈنر پر بھی نہیں آئے، اپیا پریشان ہو رہی تھی کال بھی اٹینڈ نہیں کر رہے تھے ابھی بھی تمہاری بائیک کی آواز سن کر انہوں نے ہی مجھے بھیجا ہے، خود بھائی صاحب کی وجہ سے نہیں آئیں۔۔۔۔۔۔'' وہ کرسی پر ٹک گئیں جس پر نائل نے پانی پیتے ہوئے سپاٹ نظروں سے فقط دیکھا تھا۔

''کیا ناراض ہو۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ اسکی خاموشی پر الجھن زدہ ہوئیں۔

''میں نے کیوں ناراض ہونا ہے کسی سے، بس ویسے ہی آغا جان اور بابا جان کا فلحال سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا، مجھے پتہ ہے میں نے غلط کیا مگر اسکی بات مجھ سے برداشت نہیں ہوئی۔۔۔۔۔۔'' وہ بوتل فریج میں رکھتا ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔

''ہاں جانتی ہوں میں سب ہی سمجھتے ہیں کہ تم نے غصے میں آکر اس پر ہاتھ اٹھایا اور آغا جان بھی یہی کہہ رہے تھے کہ فازیہ نے غلط بات کی مگر عقلمندی تو نائل نے بھی نہیں کی اور میں بھی اس بات پر ہی متفق ہوں وہ زرا جذباتی ہے ویسے اچھی لڑکی ہے، وہ شاید سمجھ رہی ہے کہ ایک زبان کا استعمال کر کے میں ان لوگوں کو تکلیف پہنچا لونگی اور یہی بات اسکی معصومیت کو ظاہر کرتی ہے ورنہ اسکی ماں طرح شاطر ہوتی تو سب کو اپنی طرف مائل کر کے اندر اندر ہی سب کو کھائے جاتی۔۔۔۔۔۔۔'' راحیلہ بیگم کے تجزیے پر وہ اپنے سر پر ہاتھ پھیرتا جیسے اپنی شرمندگی کو ذائل کرنا چاہتا تھا وہ کبھی بھی ان آدمیوں کو پسند نہیں کرتا تھا جو عورتوں پر ہاتھ اٹھا کر اپنی مردانگی دکھاتے تھے مگر نہ جانے کیوں کیسے وہ آج برداشت نہ کر سکا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اس نے کھانا بھی نہیں کھایا، ردا اور ثمرہ دو دفعہ گئیں بلانے مگر اس نے دروازہ نہیں کھولا، آغا جان پریشان تھے مگر ابراہیم بھائی نے سمجھایا کہ جب اسکا غصہ اترے گا خود کھالے گی یا نائل کھلا دے گا، میں کھانا نکالتی ہوں دونوں کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کہتے ہوئے اٹھیں مگر نائل نے انکا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

''آپ جا کر آرام کریں آنی، میں خود ہی لے لونگا اگر ضرورت پڑی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''کیا مطلب ضرورت پڑی، کیا بھوکا سونے کا ارادہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ تعجب سے کہہ اٹھیں۔

''نہیں فلحال موڈ نہیں اور فازیہ تو سو گئی ہے اب اٹھانا مناسب نہیں سمجھ رہا میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کے جھوٹ پر یقین کرتیں وہ کچن سے نکل گئیں ان کے جانے کے بعد نائل نے کیز باکس سے اپنے روم کی چابی پکڑی اور اپنے روم کی طرف آیا دروازہ کھول کر اس نے آہستہ سے ہی بند کیا اور ایک نظر اپنے کمرے میں دوڑائی جہاں وہ بیڈ پر کمبل تانے سوئی ہوئی تھی نائل گہرا سانس بھرتا موبائل اور والٹ ٹیبل پر رکھتا واش روم میں گیا وہاں سے فریش ہوتا جب باہر آیا تو فازیہ کو اٹھتے پایا جو یقیناً کھٹکے سے اٹھی تھی۔

''تم میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو، نکلو باہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اسکی طرف کشن اچھالتی چیخی تھی نائل نے کشن کو تھام کر صوفے پر رکھا تھا اور نظریں اس پر جمائیں جسکی سرخ آنکھیں اس بات کی گواہ تھیں کہ رونے کا پروگرام کافی دیر تک چلتا رہا تھا۔

''تم مجھے میرے ہی روم سے نکالنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''ہاں کیونکہ اب یہ میرا روم ہے،اس لیے دفعہ ہو جاؤ یہاں سے،مجھے تمہارے اس خاندان سے تمہاری مکار ماں سے اور تم سے نفرت ہے تم سب کی شکلیں بھی میں دیکھنا نہیں چاہتی،آج سے پچیس سال پہلے یہی کچھ میری ماں کے ساتھ کیا گیا،ان عورتوں نے میری ماں پر بہتان لگا کر پاپا سے طلاق دلوائی وہ بھی زبردستی وہی اب کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ خاندان ہے ہی ایسا۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ اپنا سارا غبار نکال رہی تھی اس لیے نائل بس خاموشی سے سنتا رہا۔

''میں ہی غلط تھی مجھے مما نے روکا بھی تھا کہ ان لوگوں کے درمیان مت جاؤ یہ کسی کے سگے نہیں یہ ایسے ہی ڈستے ہیں مگر میں نے انکی بات نہیں مانی جسکی سزا اس صورت میں مجھے مل گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''اس نے اپنے دائیں گال پر بنے نشان کی طرف اشارہ کیا جس پر نائل نے لب بھینچ لیے۔

''کیا مجھے بولنے کا موقع دو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ اس کے قریب آیا تھا جو اٹھ کھڑی ہوئی۔

''مجھے تھپڑ مارنے سے پہلے بھی کیا ایسے اجازت لی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ طنز بولی

''تم نے بات غلط کی تھی،میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مما کے بارے میں کوئی غلط بات مت کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''تمہاری ماں میری ماں کے ساتھ غلط کر لے ٹھیک میرے ساتھ غلط کرے ٹھیک مگر میں ان کے بارے میں کچھ نہ کہوں؟میں نے کونسا کوئی جھوٹ بولا تھا تمہاری ماں کی اصلیت ہی۔۔۔۔۔۔۔۔''

''بس خاموش۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے اسکی بدتمیزی کو تحمل سے اپنے حلق سے اتارا تھا۔

''میری آواز کو روک کر کیا تم اپنی ماں کے کرتوت۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے آگے بڑھتے ہوئے سختی سے اس کے منہ پر ہاتھ جما کر اسے کچھ فضول گوئی سے روکنے کی کوشش کی تھی فازیہ نے اپنے منہ پر رکھے اس کے ہاتھ کو پیچھے کرنے کی تگ ودو کی مگر بے سود کیونکہ نائل اس کے دونوں ہاتھ اپنے قابو میں کر چکا تھا اس کشمکش میں دونوں ایک دوسرے کے انتہائی قریب آ چکے تھے۔

''تمہاری یہ زبان ہی اس طرح کا قدم اٹھانے پر مجبور کر دیتی ہے ورنہ مجھے وہ مرد زہر لگتے ہیں جو بیوی پر ہاتھ اٹھائیں مگر تم نے مجھے نہ صرف مجبور کیا بلکہ بابا، آغا جان اور آنی کی نظروں میں بھی شرمندہ کروایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل کے کہنے پر وہ تلملائی اور اسکا ہاتھ پیچھے کرنے کے لیے اسکی گرفت میں پھڑکنے لگی جو بلاشبہ اس سے زیادہ طاقتور تھا۔

''یقین کرو یوں خاموش بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے مسکراتے ہوئے اسکی بے بسی کو دیکھا جو اسکی گرفت میں مچھلی کی طرح مچل رہی تھی۔

''اچھا صوری، مجھے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیئے تھا، اب تم بھی صوری کرو کہ تمہیں مما کے بارے ایسے بولنا بھی نہیں چاہیئے تھا۔۔۔۔۔۔''نائل نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ اٹھا لیا مگر اس کے ہاتھ ابھی بھی آزاد نہیں کیے تھے۔

''صوری مانگتی ہے میری جوتی، میرے ہاتھ چھوڑو نائل ورنہ کاٹ لونگی تمہیں۔۔۔۔۔۔''وہ غصے سے چبا کر بولی نائل نے اپنا چہرہ اس کے قریب کیا تھا اگر وہ جلدی سے پیچھے نہ ہٹتی تو پکا اس کے چہرے کے ساتھ اپنا چہرہ ٹچ کروا لیتی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کاٹنے کی اجازت ہے مگر فضول بولنے کی نہیں،اس لیے پھر سے کہہ رہا ہوں جو مرضی کرو جیسے بھی لڑنا چاہو لڑو مگر میری مما کے بارے کوئی بیہودہ بات میں برداشت نہیں کرونگا۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ چھوڑ دیئے۔

''اور تمہاری ماں نے جو کیا وہ؟تم نے اگر آیندہ مجھ پر ہاتھ اٹھایا نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔''وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے لگی جس پر نائل کی انا جاگی تھی۔

''تو کیا کر لو گی؟کب سے پیار سے بات کر رہا ہوں اور تم۔۔۔۔۔۔۔۔''

''یہ پیار سے بات کر رہے تھے تم؟اسے پیار کہتے ہیں تمہیں کیا پتہ بیوی سے پیار کرنا کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔''وہ جو منہ میں آیا بول گئی نائل نے اپنی پر شوق نظریں اس پر جمائیں۔

''مجھے تو پتہ ہے بیوی سے پیار کیسے کیا جاتا ہے تم بتاؤ تمہیں شوہر کی عزت کیسے کی جاتی ہے پتہ ہے۔۔۔۔۔۔۔؟

''شوہر عزت کروانے کے قابل تو ہو۔۔۔۔۔۔۔۔''

''سیم بیوی بھی پیار کے قابل تو ہو۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے اسکی بات اسے ہی پلٹائی جس پر وہ اپنے چہرے کا رخ موڑ گئی۔

''کھانا کھانے کا موڈ ہو تو کچن میں چلے جانا،میں تو سونے لگا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل بولتا ہوا بیڈ پر لیٹ گیا فازیہ نے گھور کر دیکھا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''جنگلی بلی۔۔۔۔۔۔۔۔'' صبح جب وہ اٹھا تو فازیہ کو نیند میں اپنے قریب لیٹے دیکھ کر بولے بنا نہ رہ سکا کچھ پل اسے دیکھنے کے بعد وہ اٹھ کر فریش ہوا آج اسکی پریزنٹیشن تھی اس لیے یونی جانے کی جلدی میں وہ تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل پر آیا۔

''گڈ مارننگ آغا جان۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے خاص انکو مخاطب کیا جو سر ہلا گئے نائل نے انکی خاموشی پر ان کے قریب آکر انکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا جھکا۔

''بہت معذرت، آپکی پوتی سے بھی کر چکا ہوں، آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کی بات پر جہاں آغا ہاشم نے خوشدلی سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ابراہیم آفندی مسکرائے تھے وہی رخسار بیگم اور علیشہ جیسے جل کر رہ گئیں۔

''اس دو ٹکے کی لڑکی سے تم معافی مانگتے رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کا لہجہ گرم تھا۔

''رخسار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ابراہیم آفندی نے انکو باز رہنے کا اشارہ کیا۔

''مما میں نے جو کیا وہ غلط تھا اسکی صوری کرنا فرض تھا کیونکہ میری تربیت مجھے گوارا نہیں کرتی ایک عورت پر ہاتھ اٹھا کر مرد بنا گھومتا رہوں، جہاں تک آپ کے متعلق ہے وہ اس نے غلط کیا جس پر میں چاہتا ہوں کہ وہ آپ سے معذرت کرے۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کے بردباری سے کہنے پر آغا ہاشم نے فخر سے اپنے پوتے کی طرف دیکھا تھا اور رخسار بیگم کا پھولا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنے سپوت سے ناراض ہو چکی ہیں۔

''آؤ بیٹھو، فازیہ کو بھی لے آتے۔۔۔۔۔۔۔۔'' ردابھا بھی نے اس کے آگے لوازمات رکھنے شروع کیے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''وہ سوئی ہے،رات کی بھوک ہڑتال ہے اسکی،میں چلتا ہوں چلو عامر۔۔۔۔۔۔۔''وہ ردابھا بھی کو جواب دیتا عامر سے کہتا ہوا چلا گیا اس نے رخسار بیگم کو اگنور کیا تھا جس پر وہ طیش میں ناشتے کی ٹیبل سے اٹھ کر اس کے پیچھے پورچ میں آئی تھیں۔

''کیا اس کے لیے تم بھی بھوک ہڑتال کرنا شروع ہو گئے ہو،اتنی عزیز کب سے ہو گئی تمہاری بیوی۔۔۔۔۔۔''انہوں نے بیوی پر زور دیا نائل نے تاسف سے اپنی ماں کو دیکھا۔

''مجھے اس طرح کے گھریلو فساد شروع سے ہی زہر لگتے ہیں آپ کیا ساس بہو کے سیریل کی طرح ری ایکٹ کرنا سٹارٹ ہو گئی ہیں،میں نے رات کو فاسق کے ساتھ کافی ہیوی ڈنر کیا تھا جس وجہ سے ابھی فلحال کچھ بھی کھانے کا موڈ نہیں اور کافی مجھے اپنی یونی کے کیفے سے پینی ہے،جہاں تک اسکی بات ہے تو مما اسکے الفاظ غلط تھے میرا ہاتھ اس لیے ہی اٹھا مگر مجھے یوں ایک عورت پر ہاتھ اٹھانے کی تربیت آپ نے نہ دی ہے اور مجھے امید ہے کہ نہ آپ کبھی ایسا کرنے کی حمایت کریں گی،شام کو ملاقات ہو گی۔۔۔۔۔۔۔''وہ انکی پیشانی چومتا چلا گیا۔

''حمرہ فازیہ کا ناشتہ لے کر میرے ساتھ آؤ،وہ ناراض ہے اس لیے میں خود منانا چاہتا ہوں اسے۔۔۔۔۔۔۔''آغا ہاشم اٹھتے ہوئے حمرہ سے کہتے فازیہ کے کمرے کی طرف بڑھے جس پر رخسار بیگم نے ناگواری ہنکارہ بھرا تھا۔

''اسکو سر پر چڑھانے کی فل تیاری ہے آغا جان کی،نائل کو بھی آغا جان نے ہی معافی کا کہا ہو گا۔۔۔۔۔''علیشہ اپنی خالہ سے کہہ گئی جس پر انہوں نے فلحال کے لیے خاموشی اختیار کی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

فازیہ جو ابھی اٹھ کر واش روم گئی تھی دروازے پر نوک ہونے سے وہ منہ ہاتھ دھو کر باہر نکلی جہاں آغا ہاشم اور پیچھے ٹرے میں ناشتہ رکھے حمرہ کو دیکھ کر وہ لب بھینچ گئی۔

''ہم نے سوچا آج اپنی بیٹی کا ناشتہ خود لے کر جاتے ہیں، آجاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' انکے بلانے پر وہ صوفے پر آبیٹھی حمرہ ناشتہ ٹیبل پر رکھتی خود چلی گئی۔

''چلو شروع کرو۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم کے کہنے پر وہ انکار کرنا چاہتی تھی مگر کچھ سوچ کر ناشتہ شروع کر گئی۔

''رات کو تم کمرے سے باہر نہیں نکلی، کھانا بھی نہیں کھایا، مجھے اندازہ ہے تم بہت ناراض ہو گی وجہ بھی تو ناراضگی والی ہی تھی اس لیے میں نائل کی طرف سے معذرت کرتا ہوں، وہ نالائق بھی ہمیں بتا کر گیا ہے کہ اس نے تم سے معافی مانگی ہے۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم کی بات پر وہ چونکی رات کو وہ یہی سمجھی تھی کہ اس نے جیسے آغا ہاشم کے کہنے پر ہی فرض ادا کیا ہو گا مگر اب یہ بات کہ اس نے سب کے سامنے اس بات کا اعتراف کیا ہے یہ بات اسے اچھی لگی تھی خاص کر کے رخسار بیگم کے تاثرات کا اندازہ وہ بن دیکھے ہی لگا سکتی تھی۔

''تم ہم سب کو قصوروار سمجھتی ہو مگر حقیقت اس کے برعکس ہے، میں جانتا ہوں اس وقت میں جو کچھ بھی کہونگا تم سب جھوٹ تصور کرو گی اس لئے میں خاموش ہوں مگر ایک بات تمہارا باپ تم سے بہت پیار کرتا تھا ہادیہ اور سعد سے بھی زیادہ بہت تڑپا ہے میرا بچہ تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔۔''

''اس لیے انہوں نے ہر دفعہ مجھے ملنے کے بجائے صرف میرا خرچ بھیجا وکیل کے ہاتھ۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ کہے بنا نہ رہ سکی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''ایسا نہیں ہے، وہ ملنا چاہتا تھا مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''پلیز آغا جی، میں آپ سے بحث نہیں چاہتی ہوں، نہ جانے کیوں چاہنے کے باوجود بھی میں آپ سے بد تمیزی نہیں کر پاتی شاید آپ میرے باپ کے والد ہیں یا کچھ اور، اس لیے میں نہیں چاہتی کہ میرے منہ سے کچھ غلط نکلے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔''اس کے سپاٹ انداز پر آغا ہاشم نے گہرا سانس بھرا۔

''ٹھیک ہے جیسے تم خوش، پر ایک بات یاد رکھنا تم جو چاہو گی ملے گا، جیسا چاہو ویسا ہو سکتا ہے مگر اس گھر سے دور جانے سے پہلے ایک دفعہ حقیقت کو سمجھنے کی کوشش ضرور کرنا، ناشتہ کر کے باہر آ جانا چیس کی ایک بازی لگاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔''وہ کہتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر چلے گئے۔

''حقیقت کو جان کر ہی اس گھر میں آئی تھی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ خود سے بولی۔

پھر کچھ منٹ بعد وہ روم سے باہر نکلی اور صدف کو کمرے کی صفائی کا بول کر ہال میں آ کر بیٹھ گئی جہاں ہادیہ اور سعد بیٹھے تھے شاید آج انکا سکول سے آف تھا۔

''نکلو یہاں سے، تم دونوں زہر لگتے ہو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ نے شعلے برساتی نگاہوں سے دونوں کو دیکھا جس پر دونوں ہی اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگے اور راحیلہ بیگم سب دیکھتیں خاموشی سے پلٹ گئیں۔

''ابھی بھی تمہاری اکڑ ختم نہیں ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔''رخسار بیگم کچن سے نکلتیں کچھ جتا گئیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اکڑ تو آپ کی ختم کرنے آئی ہوں میں، زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں آپ نے سن تو لیا ہو گا کہ آپکا بیٹا کیسے معافیاں مانگتا رہا ہے رات بھر اور آپ کے سسر کیسے منتیں کر کے ناشتہ کروا کے آئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نے بھی جوابی وار کرنا مناسب سمجھا تھا رخسار بیگم کا سینہ جل کر راکھ ہوا تھا۔

''اگر وقتی اہمیت مل گئی ہے تو اس میں اترانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''

''یہ آنے والا وقت اچھے سے بتادے گا کہ یہ میری وقتی اہمیت ہے یا آپکی خام خیالی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ ایک ادا سے مسکرائی تھی

''تم تو مجھ سے نفرت کرتی ہو پھر نائل کو کس بنا پر اپنے قریب کرنے کی کوششیں کرتی پھر رہی ہو ۔۔۔۔۔۔؟ رخسار بیگم تپ کر پوچھنے لگیں جو کھل کر مسکرائی تھی جیسے لطف لے رہی ہو انکی بے بسی پر۔

''شوہر ہے وہ میرا، اسے قریب نہیں کرونگی تو کسے کرونگی، ویسے آپکی جیلسی تو بنتی ہے اور آگ تو رات کو لگے گی جب وہ مجھے ڈنر پر لے کر جائے گا اپنے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ انکو تنگ کرنے کے لیے اپنے پاس سے ہی بات کر گئی مگر انکا خون تو کھول چکا تھا۔ اس کے جانے کے بعد انہوں نے علیشہ کو نائل کو کال کرنے کا کہا تھا۔

''اسے بولو کہ تم اس کے ساتھ آج باہر جانا چاہتی ہو ویسے بھی وہ اتنے دن سے تمہیں ٹال رہا تھا کہ پریزنٹیشن سے فری ہو جائے، اب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کے کہنے پر علیشہ نے ویسے ہی نائل کو بولا تھا۔

''یار ابھی گھر تو آ لینے دو، کپڑے چینج کر کے ہی جاؤنگا میں۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اوکے جلدی سے آؤ میں تیار ہو رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''علیشہ نے تحکم بھرے لہجے میں کہا اور کال بند کر کے رخسار بیگم کو وکٹری کا نشان دکھایا جس پر وہ خوش ہوئیں۔۔

ززز

پھر وہی ہوا اس کے آتے ہی علیشہ نے جلدی جلدی کا شور یوں مچایا کہ نائل کو نہ چاہتے ہوئے بھی کمرے میں آ کر جلدی تیار ہونا پڑا۔

''کہاں جانے لگے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ جو تب سے اسے تیز تیز ہاتھ چلاتے دیکھ رہی تھی پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

''تمہیں بتانا ضروری تو نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے جیل لگا کر بالوں کو سیٹ کیا۔

''حالانکہ مجھے ہی بتانا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔''وہ اس کی مکمل تیاری کی طرف دیکھتے بولی جواب وائٹ شرٹ پر بلیک جیکٹ پہن رہا تھا۔

''ضروری تو اور بھی بہت کچھ ہے مگر تم سے کیا بحث کرنا اس وقت۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ واچ کو پہنتا اب موبائل پکڑ رہا تھا فازیہ نے کچھ سوچتے ہوئے باہر نکل کر دیکھا جہاں علیشہ نک سک سے تیار یقیناً نائل کا ہی انتظار کر رہی تھی فازیہ کو ایک منٹ لگا تھا ساری سیچویشن سمجھتے ہوئے وہ اندر کمرے میں آ کر دروازہ لاک کر گئی اور کل رات والی کیز پکڑ کر بیڈ پر چلی گئی۔

ان سب حرکتوں سے لاپرواہ نائل نے ایک نظر مرر میں خود کو دیکھا اور دروازے کی طرف بڑھا مگر یہ کیا دروازہ تو بند تھا۔اس نے لاک کی طرف دیکھا دوسری نظر فازیہ پر پڑی جو ایک پیر جھلاتی بیڈ پر براجمان تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اب یہ کیا حرکت ہے۔۔۔۔۔۔۔''وہ ناگواری سے بولا۔

''کونسا۔۔۔۔۔۔؟اس نے لاعلمی سے کندھے اچکائے

''اس ڈرامے کا مقصد جان سکتا ہوں اب۔۔۔۔۔۔؟وہ موبائل کی طرف دیکھتا بولا جہاں علیشہ کی کال آرہی تھی۔

''جو نیچے ڈرامہ ہو رہا ہے اسکا تم نے مجھے بتایا تھا جو میں بتاؤں۔۔۔۔۔۔۔''وہ لاپرواہی سے کہنے لگی۔

''مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ علیشہ سے تمہیں پرابلم کیا ہو رہی ہے، تم تو اس رشتے کو کچھ سمجھتی ہی نہیں، مجھے شوہر مانتی نہیں تو پھر مسلہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔''وہ سنجیدہ ہوا تھا جبکہ وہ لاجواب۔

''جب تک شوہر ہو تب تک میں نہیں چاہتی کہ کوئی خوش ہوتا پھرے۔۔۔۔۔۔''

''کسی کو نیچا دکھانے کے لیے یہ حرکت بہت نامناسب ہے، کیز دو مجھے جلدی۔۔۔۔۔۔''وہ اس کی طرف بڑھا

''میں کبھی نہیں دونگی۔۔۔۔۔۔''وہ بھی دوٹوک بولتی اسے غصہ دلا گئی نائل بے جارحانہ تیور لیے اسکی طرف قدم بڑھائے تھے جو جلدی سے بیڈ پر چڑھتی پیچھے کو کھسکی نائل نے جھکتے ہوئے اس کے ہاتھ کو پکڑنے کی کوشش کی جو ہاتھ اوپر کو اٹھا گئی جسے پکڑنے کے لیے نائل اس کے انتہائی قریب آیا تھا۔

''میں کہہ رہا ہوں مجھے کیز دو۔۔۔۔۔۔''آخری دفعہ وارن کیا گیا تھا مگر اس کے سر نفی میں ہلانے پر نائل نے اسکی کمر سے پکڑ کر اسے قابو کیا تھا اور ایک ہاتھ سے اسکا ہاتھ تھام لیا تھا نائل کی گرفت میں وہ بڑی طرح مچلی تھی نائل نے کیز اسکے ہاتھ سے لیتے ہوئے فاتحانہ نظروں سے دیکھا جو کہ گھور رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''مجھ سے مقابلہ کرنے کا سوچا بھی نہ کرو۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے کہتے ہوئے اسے گہری نگاہوں سے دیکھا جو کہ اپنا آپ چھڑوانے کے چکر میں اس کے اتنے نزدیک آگئی جہاں سے نائل کو واپسی مشکل لگی تھی اسکی نظروں سے ایک عجیب سے روشنی پھوٹی تھی جسے دیکھتی فازیہ نظریں جھکا گئی اور یہی شاید اس سے غلطی ہوئی تھی کیونکہ نائل جسکی نظریں پہلے ہی بہک رہی تھیں وہ خود بھی بہکتا اس کے چہرے پر جھک گیا تھا۔

فازیہ تو اس کے لمس پر کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کی طرح ساکت ہوئی تھی جو پوری شدت کے ساتھ اس جھکاوہ چرا رہا تھا جس پر اسکا ہی حق تھا فازیہ بجائے روکنے کے دم سادھے اسکی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑ گئی۔

''نائل۔۔۔۔۔۔۔'' ان کے کانوں میں علیشہ کی پکار پڑی جو ان کے روم کے دروازے کو ناک کرتی یقیناً نائل کا انتظار کرتی اب غصے میں آکھڑی ہوئی تھی۔

نائل نے بہت نرمی سے اسے چھوڑا جیسے چھوڑنے کی اجازت تو نہ لمحات دے رہے تھے نہ جذبات مگر نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اس سے الگ ہونا پڑا۔ نائل نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے فازیہ کو دیکھا جو اپنی آنکھوں پر بازو رکھ چکی تھی۔

''نائل۔۔۔۔۔۔۔'' علیشہ کی تیز پکار پر نائل نے قدم اس کی طرف موڑے حالانکہ دل و دماغ ابھی تک اس لمحے کی گرفت میں اٹکے ہوئے تھے۔

''چلیں۔۔۔۔۔'' نائل نے روم سے نکلتے دروازہ بند کر دیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کب سے آواز دے رہی تھی میں، کہاں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ سراپا سوال بنی۔

''آگیا ہوں نہ اب، چلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کہتا ہوا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔

دوسری طرف فازیہ نے گہری سانس لیتے ہوئے خود کو اس فسوں سے نکالا اور اٹھ بیٹھی۔ اس کا چہرہ اس وقت سرخ تھا کچھ تو تھوڑی دیر پہلے نائل کے عمل کی وجہ سے دوسری وجہ نائل کا یوں جانا اسے ناگوار گزرا مگر وہ تین باتوں میں الجھ کر رہ گئی کہ اسے نائل کا اسے اس طرح چھونا برا لگا؟ یا اس سے یوں الگ ہونا؟ یا پھر علیشہ کے ساتھ جانا مگر حقیقت جو بھی تھی ایک بات تو سچ تھی کہ فازیہ ندیم نائل ابراہیم کا ہاتھ جھٹک نہ سکی تھی اور کیوں؟ اسکی وجہ وہ جان کر بھی انجان بن رہی تھی۔

نائل اسے لے کر قریبی ریسٹورینٹ میں آیا جہاں آکر علیشہ تو کافی پر جوش تھی مگر نائل کچھ چپ تھا۔

''کیا بات ہے نائل، کیا آنا اچھا نہیں لگا میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' علیشہ نے اسے باتوں کے جواب میں بس ہوں ہاں کرتے دیکھ کر پوچھا جس پر وہ جو گلاس کو ٹیبل پر رکھ گھما رہا تھا اسکی طرف دیکھنے لگا۔

''جس بندے کو اتنا موقع بھی نہیں دو گی کہ وہ گھر آکر کچھ دیر کے لیے آرام کر سکے اس سے پھر کیا چاہتی ہو کہ وہ تمہیں فریش موڈ کے ساتھ ملے، میری اچھی سی نیند لینے کی خواہش پر پانی پھیر کر اب گھورو مت۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا جس پر وہ مسکرائی۔

''میرا موڈ ہو رہا تھا ابھی آنے کا، ویسے تمہاری بیوی نے تمہیں روکا تو ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ علیشہ کے سوال پر وہ جو پہلے ہی عجیب سی بے چینی محسوس کر رہا تھا فازیہ کے ذکر پر جیسے اپنی بے چینی کو نام دے گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اس نے کیوں روکنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ فازیہ کا خیال جھٹک کر کہنے لگا۔

''اچھا خالہ جانی کو بڑے غرور کے ساتھ کہہ کر گئی تھی کہ آج رات میں اور نائل باہر ڈنر کرنے جا رہے ہیں، بے چاری۔۔۔۔۔۔۔۔'' جہاں علیشہ طنزیہ مسکرائی وہی نائل چونکا۔

''اس نے ایسا کہا۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بے یقین تھا شاید۔

''ہاں خالہ جانی کو اور ہمیں پتہ تھا نائل ایسا کبھی نہیں کرے گا۔۔۔۔۔۔۔۔''

''ہمم۔۔۔۔۔۔۔'' نائل جیسے ساری بات سمجھ گیا تھا وہ یہاں آنے کی وجوہات بھی جان گیا تھا اس لیے ایک اضطراب کی کیفیت اس کے پورے وجود میں پھیل گئی۔ صرف چند لقمے لینے پر ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''اٹھ جاؤ اب، مجھے گھر جا کر آرام کرنا ہے، بہت تھک گیا ہوں میں، جلدی آؤ میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔'' اس کی بنا کچھ سنے وہ اپنی سنا کر یہ جا وہ جا۔ علیشہ تو حق دق رہ گئی مگر جلدی سے اٹھ بھی گئی کیونکہ اتنا تو وہ نائل کو جانتی تھی کہ اگر اس نے ایک دفعہ جانے کا کہہ دیا تو پھر روکنا ناممکن ہے۔

گھر آتے ہی وہ سیدھا روم میں آیا تھا اور پہلی نظر ہی اس پر ڈالی جسے سارے راستے وہ سوچتا آیا تھا۔

فازیہ جو صوفے پر بیٹھی موبائل کے ساتھ لگی تھی اسے اتنی جلدی واپس دیکھ کر یقیناً حیران ہوئی تھی مگر اگلے ہی پل نائل کی کچھ دیر پہلے کی گئی جسارت کو یاد کر کے رخ موڑ گئی۔ نائل اس کے قریب صوفے پر بیٹھتا جوتا اتارنے لگا فازیہ اس کے یوں بیٹھنے پر سمٹ گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''میں نے سنا ہے تم میرے ساتھ ڈنر پر جانا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے اسکی طرف نظر کی جس کے چہرے کی لالی ابھی بھی تازہ تھی۔

''مجھے ایسا کوئی شوق نہیں، جن کو شوق ہے وہ جا رہے ہیں نہ تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ تڑخ کر بولتی اٹھ کر جانے لگی تھی مگر رکنا پڑا اور رکنے کی وجہ اسکا ہاتھ تھا جو کہ اس وقت نائل اپنی گرفت میں لے چکا تھا فازیہ اس کے ہاتھ کے پر تپش لمس پر دم سادھ گئی مگر پھر جلدی سے ہوش میں آتی ہاتھ چھڑوا گئی۔

''خبردار اگر آئندہ مجھے ہاتھ لگایا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ وارن کرنے لگی جس پر زرا بھی اثر نہ ہوا۔

''منہ لگا سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' اگر الفاظ زو معنی تھے تو لہجہ بھی پر تپش تھا فازیہ سٹپٹا کر رہ گئی جبکہ نائل نے پر شوق نگاہوں سے اسکے رخساروں پر پھیلتے رنگوں کو دیکھا۔

''تم، دفعہ ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ شرم اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں کہتی کمرے سے ہی باہر نکل گئی جبکہ پیچھے نائل دلکشی سے مسکرا دیا۔

ےےے

فازیہ نے قدسیہ بانو کا راجہ گدھ اٹھالیا تبھی کتاب کے نیچے پڑے کاغذات نیچے گرے فازیہ نے پکڑ کر دیکھا جو کہ کوئی عدالتی نوٹس تھے اور چیز اسے چونکانے کی باعث بنی تھی وہ تھے ان نوٹس پر لکھا اس کے باپ ندیم آفندی کا نام! فازیہ نے وہی ایک طرف بنی چیئر پر بیٹھ کر پڑھنا شروع کیا تو اسے یہ پڑھ کر جھٹکا لگا کہ یہ سارے خلع کے نوٹس اسکے باپ کو اسکی ماں نے بھیجے ہوئے تھے۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بے یقینی سے بڑبڑائی کیونکہ تقریباً دس سالوں سے وہ سن رہی تھی کہ ندیم آفندی نے حرا بیگم کو طلاق دی تھی مگر یہ عدالتی نوٹس تو کوئی اور ہی کہانی سنا رہے تھے اس سے واضح ہوا تھا کہ حرا بیگم نے تین نوٹس بھیج کر ہی طلاق دینے پر مجبور کیا تھا۔

''کیا یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ نوٹس کی تاریخ دیکھنے لگی جو آج سے پچیس سال پہلے کے ہی تھے فازیہ نے نوٹس پکڑے اور اپنے کمرے میں چلی آئی یہاں آکر اس نے پہلا کام حرا بیگم کو کال کا کیا تھا۔

''ہاں فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' دوسری طرف سے حرا بیگم نے کال پک کی۔

''مما کیا بابا سے آپ نے خلع لی تھی یا انہوں نے آپکو طلاق دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس کے سوال پر دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

''پڑھا دی نہ پٹی ان لوگوں نے تمہیں؟ آگئی تم انکی باتوں میں؟ یہی تو ڈر تھا مجھے کہ وہ تمہیں میرے خلاف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''مما پلیز انہوں نے مجھے کچھ نہیں کہا، میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کہ بابا نے آپکو طلاق دی تھی یا آپ نے عدالت کے تھرو خلع لی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔''انکے واویلے پر فازیہ نے سپاٹ انداز میں سوال دوہرایا۔

''تمہارے باپ نے ہی طلاق دی تھی مجھے وہ بھی اس مکار اور کمینی عورت رخسار کے کہنے پر، تمہارے باپ کے ساتھ اسکا چکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''مما مجھے یہ سب باتیں پہلے سے ہی پتہ ہیں مگر ایک بات اب پتہ چلی ہے اور وہ یہ کہ بابا نے طلاق آپ کے عدالتی نوٹس وصول کرنے کے بعد دی تھی اور مجھے اس سچ کو جان کر دکھ ہوا ہے کہ آپکو اپنی بیٹی سے یہ غلط بیانی کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ کی بات سے وہ چونکیں۔

''کیا مطلب؟ کہنا کیا چاہتی ہو تم؟ میں بھلا تم سے کیوں جھوٹ بولونگی؟؟ یہ سب ان لوگوں کا۔۔۔۔۔۔۔''انکا لہجہ گڑبڑاتا تھا

''پلیز مما، اس بات پر ان لوگوں کو بلیم مت کریں کیونکہ یہ بات تو میں نے ابھی کسی سے ڈسکس کی نہیں جو میں کہہ سکوں کہ کسی نے جان بوجھ کر کیا ہو، یہ عدالتی نوٹس آج سے پچیس سال پہلے کے ہیں مما، اس لیے آپ مجھے کوئی معقول وجہ بتادیں کہ آپ نے مجھ سے یہ جھوٹ کیوں بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

''میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا، تمہارا باپ مجھے گھر سے نکالنے کے بعد عیاشیاں کرتا پھر رہا تھا میں اسے یوں آزاد اور خوش نہیں دیکھ سکتی تھی کیونکہ وہ مجھے اپنے نام کے ساتھ قید کر کے سزا دینا چاہتا تھا اس لیے میں نے عدالت سے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

رجوع کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کچھ سچ میں جھوٹ کی ملاوٹ کرتیں پھر سے فازیہ کا برین واش کرنے لگیں مگر اس بار اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"یہ بات تھی تو پہلے بتادیتیں آپ، اگر یہ میں کسی اور سے سنتی تو کبھی یقین نہ کرتی، کیا اس کے علاوہ بھی کوئی اور سچ ہے مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ کے شک بھرے سوال پر وہ ہونٹوں پر زبان پھیر کر بولیں۔

"کیا اب تمہیں اپنی مما پر شک ہونے لگا ہے، ابھی تو دیکھنا وہ مکار لوگ تمہیں میرے خلاف کرنے کے لیے نئے نئے حربے آزمائے گئے اس لیے میری جان تم واپس آجاؤ، مجھے تم سے زیادہ اور کچھ نہیں چاہیئے۔۔۔۔۔۔"وہ اپنی بھیگی آواز میں بولتیں فازیہ کو سچ میں رام کر گئیں۔

"بلکل نہیں مما، مجھے آپ پر شک نہیں ہے، آپ کے علاوہ میرا بھی کوئی نہیں ہے اس لیے بہت جلد میں آپ کے پاس آجاؤنگی بس ایک ماہ تک، ابھی مجھے اس عورت اور اسکی بہن سے کچھ حساب لینے ہیں۔۔۔۔۔۔"فازیہ کے یقین پر دوسری طرف حرا بیگم طنزیہ مسکرائیں اور پھر کال بند کر کے قہقہ لگا گئیں۔

"بیوقوف باپ کی بیوقوف بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

^^^

''اللہ نہ کرے، حاشر کیوں دوسری شادی کرنے لگے ان کے پاس آل ریڈی خوبصورت سی وائف اور دو پیارے پیارے بچے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ردابھا بھی نے مسکراتے ہوئے خود کی طرف اور دوسری طرف کھیلتے اپنے دونوں بچے عنایہ اور ایان کی طرف اشارہ کیا جس پر سب مسکرا دیئے۔

''دوسری شادی کرنے کی تو تمہیں ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔'' تنزیلہ بیگم کے کہنے پر رخسار بیگم نے مسکرا کر علیشہ کی طرف دیکھا جو خود بھی مسکرا رہی تھی۔

''ویسے خوبصورت سی بیوی تو آل ریڈی تمہارے پاس ہے بس دو بچوں کی کمی ہے۔۔۔۔۔۔۔'' ردابھا بھی کی بات جہاں نائل کو مسکرانے پر مجبور کر گئی وہی علیشہ کا منہ تن گیا۔

''خوبصورتی کا اچار ڈالنا ہے اگر تمیز اور شرم و حیا چھو کر نہ گزری ہو۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کو بھی ردا کا فازیہ کو خوبصورت کہنا ایک آنکھ نہ بھایا۔

''اب کہاں ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' تنزیلہ بیگم نے ادھر ادھر دیکھا۔

''کمرے میں اور کہاں، ابھی تھوڑی دیر پہلے چچا جان کے کمرے میں گئی تھی کوئی بک لے کر پھر اپنے کمرے میں بند ، مجھے تو لگتا ہے وہ یہاں آئی بس اس کمرے کے لیے ہے، اتنی بے شرم لڑکی توبہ، پتہ نہیں دس سال لندن میں کیا کچھ کر کے آئی ہے جیسی ماں ویسی بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کے حقارت بھرے انداز پر نائل نے گہرا سانس بھرتے ہوئے خود کو صوفے پر ڈھیلا کر کے آنکھیں موند لیں۔ اسے یہ کبھی بھی پسند نہیں رہا تھا کہ اسکی ماں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکی بیوی کے بارے میں اس طرح کے الفاظ استعمال کرے یا اسکی بیوی اسکی ماں کے بارے مگر اب یہ دونوں کام ہو رہے تھے اور وہ چپ تھا۔

''نائل تھک گئے ہو؟ کچھ کھاؤ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم اب بیٹے کی طرف متوجہ ہوئیں۔

''نہیں مما، تھوڑی دیر ہی رہ گئی ڈنر میں، اب بس کافی پلا دیں اور پلیز علیشہ کے ہاتھ کی نہیں مجھے اچھی سی کافی پینی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل بولتا ہوا ماں کو ٹوک گیا جو پھر سے علیشہ کو کہنے والی تھیں جب سے علیشہ آئی تھی رخسار بیگم کی کوشش تھی کہ نائل کے کمرے کے اندر والے تو نہیں پر کم از کم کمرے کے باہر والے کام تو ضرور کرے۔

''توبہ اب اتنی بری بھی نہیں بناتی میں، کل عامر اور ثمرہ لوگ اتنی تعریف کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔''

''برا نہ مانو، مذاق کر رہا ہے، میں ثمرہ کو کہہ کر آتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' راحیلہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا اور ثمرہ جو کہ کچن میں کوئی خاص ڈِش تیار کر رہی تھی اس کی طرف چل دیں۔

''پھر دے آؤں میں اسے یہ سامان۔۔۔۔۔۔۔۔'' ردا بھابھی کے سوال پر نائل کے کان کھڑے ہوئے۔

''ہاں اب آغا جان نے دعوت کا کہہ دیا ہے کہ یہ لوگ کل اسلام آباد جا رہے ہیں تو اس لحاظ سے کپڑے اور جیولری تو ہماری خاندانی شان کے مطابق زیب تن کر کے جائے یہ نہ ہو نکاح کے روز کی طرح سب کے سامنے ناک کٹوا دیں۔۔۔۔۔۔'' تنزیلہ بیگم نے کہتے ہوئے اپنی بہو کو اشارہ کیا تو وہ جیولری اور کچھ کپڑے بیگ میں رکھنے لگی۔

''واؤ خالہ جانی، یہ کتنا پیارا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' ایک مہرون کلر کا ڈیزائنر ڈریس پر علیشہ کی نظریں جمی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''پسند ہے تم لے لو، ویسے بھی یہ سب نائل کی بیوی کا ہے مطلب کہ میری علیشہ کا، میں نے اپنے خاندانی زیورات بھی تمہارے لیے رکھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم پیار سے بولیں جس پر وہ خوش ہوتی مہروں ڈریس پکڑ گئی ردابھا بھی نے کچھ ناگوار نظروں سے دیکھا یہی ڈریس وہ فازیہ کو خاص طور پر پہننے کا کہنا چاہتی تھیں۔

''یہ اتنی اوور لڑکی تمہاری بیوی بننے کے بلکل قابل نہیں ہے نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ردابھا بھی نے سب کو باتوں میں مصروف دیکھ کر نائل سے سرگوشی کی جس پر وہ دل کھول کر مسکرایا۔

''جو بیوی بنی اندر بیٹھی ہے قابل تو وہ بھی نہیں تھی بقول آپ کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے کسی پچھلی بات کا حوالہ دیا جس پر وہ بغیر شرمندہ ہوئے بولیں۔

''ہاں تب مجھے اسکی اکڑ اور زبان اچھی نہیں لگی تھی مگر خوبصورتی کی تب بھی میں قائل تھی پر اب مجھے اس کا چلنا پھرنا حتی کہ غصے سے بولنا بھی اچھا لگتا ہے خاص طور پر تمہارے ساتھ بہت جچتی ہے لگتا ہی نہیں کہ تم سے عمر میں دو سال بڑی ہے مگر علیشہ، اسکی عادات تو مجھے پہلے دن سے نہیں پسند مگر چچی جان کی چہیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ صاف گوئی سے بولیں

''مجھے لگتا ہے مجھے ان دنوں بہو اور سسر نے انکی چہیتیوں کی تربیت کرنے کے لیے ہی رکھا ہے، آغا جان کہتے ہیں انکی لاڈلی پوتی کو میں پیار سے سدھار لونگا اور مما جان کہتی ہیں کہ انکی لاڈلی بھانجی کو میں اپنی من پسند عادتوں میں بدل لونگا پتہ نہیں اب ہونا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ گہری سانس بھر کر رہ گیا

''فازیہ کو پیار سے سدھارا جا سکتا ہے جبکہ علیشہ کے نخرے اور اکڑ ختم کرنا مشکل ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اب تک سدھری تو نہیں آپکی دیورانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ جل کر بولا جس پر وہ معنی خیزی سے مسکرائیں۔

''اب تک تم نے اس لیول کا پیار بھی تو نہیں کیا ہو گا نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ردابھا بھی کی بات کا مطلب اور ان کے چہرے پر چمکتی زو معنی ہنسی اسے بات کا مطلب سمجھا گئی جسے اگنور کرتا وہ ثمرہ کی طرف متوجہ ہوا جو کافی اسے پکڑا رہی تھی۔

''نائل، مجھے تھوڑی سی شاپنگ کرنی ہے کل جانے کے لیے، چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔'' تبھی علیشہ اس کے پاس آئی جو کب سے ردابھا بھی اور نائل کی کھسر پھسر نوٹ کر رہی تھی اسے یہ تو پتہ تھا کہ آفندی ہاؤس میں آغا ہاشم کے بعد ردابھا بھی تھی جو اسے نہ پسند کرتی تھیں۔

''ابھی تو کافی پی کر مجھے دو گھنٹے کی نیند لینی ہے اس کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کے دو ٹوک انداز پر وہ پہلو بدل کر رہ گئی۔

نائل کمرے میں آیا تو اسے کسی گہری سوچ میں مبتلا پایا جو اس کے آنے پر کچھ چونک کر اٹھ بیٹھی۔

''کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ نائل کو اسکا انداز کچھ عجیب لگا۔

''کچھ بھی نہیں مجھے کیا ہونا ہے اور تمہیں کیا مجھے جو بھی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ چیخ کر بولتی اسے گھورنے لگی جس نے سر نفی میں ہلایا تھا جیسے کہہ رہا ہو اسکا کچھ نہیں ہو سکتا!

''کیا تم تھوڑی دیر کے لیے کمرے سے باہر جا سکتی ہو مجھے لائٹ آف کر کے کچھ دیر آرام کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''بلکل نہیں، کیونکہ مجھے بھی آرام کرنا ہے وہ بھی لائٹ آن کر کے۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ بھلا اسکی ریکویسٹ مان سکتی تھی؟

''ایزیوِش۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے کندھے اچکائے جیسے کوئی فرق نہ پڑتا ہو۔

''تو تم آسانی سے نہیں ماننے والی۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے خود کو جوتوں سے آزاد کرواتے ہوئے اسکی طرف قدم بڑھائے۔

''اب تم مجھ سے شکایت مت کرنا،اس دن تو رک گیا تھا آج رکنا مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل معنی خیز لہجے میں بولتا اسکے اوپر جھکا جو اسکی بات کا مطلب سمجھتی جیسے ہوش میں آئی تھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر بھاگی نائل نے بمشکل اپنے قہقے کو روکا اور لائٹ آف کرتا بیڈ پر جا کر کمبل میں گھس گیا اسے پتہ تھا اب شام سے پہلے وہ کمرے میں آنے والی نہ تھی اور یہی وہ چاہتا تھا۔

^^^

''فازیہ یہ تمہارے لیے کچھ ڈریسز ہیں جو اچھے لگے وہ پیکنگ میں شامل کر لینا اور یہ جیولری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ردا بھابھی نے بیگز اسکی طرف بڑھائے جن کو ناگواری سے اس نے تھام لیا۔ کل آغا ہاشم نے اسے شاپنگ کرنے کے لیے چیک دیا تھا جو اس نے بنا دیکھے ہی واپس کر دیا کہ اس کے پاس سب کچھ ہے مگر اب یہ سامان؟ یقیناً آغا ہاشم کے کہنے پر ہی آیا ہو گا۔

''کل شام کے ٹائم تم سب نے نکلنا ہے اسلام آباد کے لیے، اس لیے تیاری کر لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''کون سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نے نہ سمجھی سے دیکھا

''علیشہ اور عامر بھی تم دونوں کے ساتھ جا رہے ہیں اسلام آباد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ردا بھابھی کے بتانے پر وہ چونکی کیونکہ وہ لاعلم تھی اس پلان کے بارے جو رخسار بیگم اور علیشہ نے بنایا تھا۔

''وہ لوگ کس خوشی میں جا رہے ہیں ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ کو یہ بات ہر گز اچھی نہ لگی تھی اور ردا بھابھی کا اسے بتانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہ ہر گز نہیں چاہتی تھیں کہ علیشہ ان کے ساتھ جائے۔

''نہ صرف جا رہے ہیں بلکہ وہاں نائل کے ساتھ گھومنے کے پلان بھی بن چکے ہیں، مجھے تو بلکل اچھا نہیں لگ رہا ہے علیشہ کا یوں تم لوگوں کے ساتھ جانا، عامر بھی زبردستی ہی جا رہا علیشہ کے کہنے پر، ابھی اتنا پیارا ڈریس تمہارے لیے پسند کیا میں نے مہرون کلر کا کیونکہ نائل کو بلیک اور مہرون کلر پسند ہے مگر وہ بھی اس نے پسند کر لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ردا بھابھی یہ موقع گنوانا نہیں چاہتی تھیں ان کی خواہش تھی کہ فازیہ اپنا بیوی ہونے کا حق جتائے اور علیشہ کو نائل سے دور رکھنے کی ہر کوشش کرے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اس لڑکی کو میں مزہ چکھاتی ہوں کہ کیسے اپنی خالہ کے نقش قدم پر چلنے کا انجام ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نفرت سے کہتی واپس کمرے میں چلی آئی جہاں نائل لائٹ آف کیے یقیناً سو رہا تھا فازیہ نے سارے بیگز صوفے پر رکھے اور غصے سے اس کے قریب جا کر کمبل کھینچ گئی جو ابھی سوئی جاگی کیفیت میں تھا یکدم اٹھا مگر اسے اپنی طرف خونخوار نظروں سے دیکھتا پا کر سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

''زندگی تو خراب اس دن ہی ہو گئی تھی جس دن تم سے نکاح کیا تھا مگر سکون بھی برباد کر دو گی یہ اب یقین ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ خشمگیں نگاہوں سے دیکھنے لگا جو خود بھی اس وقت جلی ہوئی تھی۔

''اور جو میرا سکون تمہاری ماں نے برباد کیا ہوا ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔''

''تمیز سے بولا کرو کیا جاہل عورتوں کی طرح بات کرتی ہو، کون کہتا ہے تم لندن سے پڑھ کر آئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اب سونے کا ارادہ ترک کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

''میں تو جاہل ہی سہی مگر تمہاری وہ تعلیم یافتہ ہونے والی بیوی کے کرتوت کس کھاتے میں ڈالو گئے جو کل تمہیں صرف میری ضد میں لے کر گئی اور آج کہہ رہی کہ وہ بھی اسلام آباد جائے گی تو ایک کام کیوں نہیں کرتے تم اس کے ساتھ ہی چلے جاؤ شادی کی دعوت شادی سے پہلے کھا کر آ جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ جلی بھنی جو بول رہی تھی نائل جو تھوڑی دیر پہلے بیزاری سے سب سن رہا تھا اب کی بار دلچسپی سے دیکھنے لگا۔

''اچھا آئیڈیا ہے، عمل کرونگا۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اسکی جیلسی سے محفوظ ہوا مگر اس کے تو سر پر لگی اور پیروں پر جا کر بجھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''نکلو اس کمرے سے، اب جا کر اس کے پاس ہی رہو میری بلا سے، مجھے نہ تم سے مطلب ہے اور نہ تمہارے ساتھ کہیں بھی جانے سے، اپنے آغا جان سے بھی کہہ دینا کہ مجھے کہیں نہیں جانا اور نہ مجھے آ کر کوئی کہے ورنہ سب کی اوقات ایک منٹ میں واضع کر دونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ غصے سے پھنکارتی ڈریسنگ روم میں جا کر دروازہ زور سے بند کر گئی نائل نے بے ساختہ گہرا سانس بھرا اور اس سیچویشن پر غور فکر کرنے لگا کیونکہ آغا ہاشم کے مطابق کل انکو ہر حال میں جانا تھا۔

''تم دونوں کی تیاری ہو گئی؟ شام کی فلائٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' صبح ناشتے کی ٹیبل پر آغا ہاشم نے ناشتہ کرتے نائل اور فازیہ کی طرف دیکھا جس پر نائل نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے فازیہ کی طرف نگاہ کی جیسے اس کے انکار کا منتظر ہو مگر اسکی خاموشی پر وہ حیران ہوا۔

''مگر ہم نے تو بائے روڈ جانے کا پروگرام بنایا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' علیشہ نے جیسے آگاہ کیا تھا۔

''تم لوگ شوق سے بائے روڈ چلے جانا بعد میں مگر فلحال تو یہ دونوں میاں بیوی اپنے نکاح کی دعوت کھانے جا رہے ہیں اور میرے خیال میں تم لوگوں کا ساتھ جانا کچھ بہتر نہیں لگے گا، بعد کا پروگرام رکھ لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم کے دوٹوک انداز پر جہاں رخسار بیگم اور علیشہ کے سینوں پر چھریاں چلیں تھیں وہاں ردابھا بھی اور فازیہ کے دلوں میں ٹھنڈ پڑ گئی۔۔

''مگر چچا جان علیشہ نے تیاری کی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کو کہاں گوارا تھا انکا یوں جانا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کوئی بات نہیں ان کے آنے کے بعد عامر کے ساتھ علیشہ، ثمرہ اور باقی بچے بھی چلے جائیں گئے، سعد اور ہادیہ کے پیپر ہو جائیں گئے تب تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم نے جیسے بات ہی ختم کر دی فازیہ نے فاتحانہ نگاہوں سے رخسار بیگم اور علیشہ کے غصے اور جلن کی ملی جلی کیفیت کو ملاحظہ کیا۔

''میں بھی چلتی ہوں، ابھی مجھے پیکنگ بھی کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ تمسخر اڑاتی نظروں سے علیشہ کو دیکھتی جتا کر بولی جیسے اس کی حالت کا مزہ لے رہی ہو دوسری طرف نائل نے کچھ جانچتی نگاہ اس پر مرکوز کی جو رات کے برعکس اب ریلکیس تھی حالانکہ نائل کو یہی تھا کہ وہ انکار کر دے گی جانے سے مگر؟

''کہیں آغا جان کے فیصلے کے اندر کسی اور کی مرضی یا شرط؟ اوہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کے ذہن میں جیسے خیال لپکا اور پھر وہ کچھ سمجھتا مسکراتا ہوا پانی کا گلاس منہ کو لگا گیا اس نے صبح فازیہ کو آغا ہاشم کے ساتھ لان میں چہل قدمی کرتا دیکھا تھا اور اب آغا ہاشم نے جس طرح علیشہ کا جانا کینسل کیا تھا اس سے یہ بات واضح تھی کہ فازیہ نے وہاں جانے کی شرط یہی رکھی ہو گی۔

''تمہیں اتنا اترانے کی ضرورت نہیں ہے لڑکی، دو دن کے لیے جا رہی ہو میرے بیٹے کے ساتھ ساری عمر کے لیے نہیں، میں چاہوں تو نائل ایک قدم بھی تمہارے ساتھ نہ چلے مگر مجھے چچا جان کے فیصلوں پر اعتراض کرنا مناسب نہیں لگ رہا کیونکہ ہم خاندانی لوگ ہیں بڑوں کی عزت کرنے والے تمہاری ماں کی طرح نہیں جو تمہیں اتنا نہیں سکھا سکی کہ بڑوں سے بات کس طرح کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ شام کو تیار ہو کر جب باہر نکلی تو رخسار بیگم کہے بنا رہ نہ سکیں انکو رہ رہ کر آغا ہاشم پر غصہ آ رہا تھا مگر ابراہیم آفندی کی وجہ سے چپ رہ گئیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''میرا آپ کے ساتھ اس وقت بحث کا موڈ نہئں وہ کیا ہے نہ میں جلے کو اور جلانے کے حق میں نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نے طنز علیشہ کی طرف دیکھا جو نائل کے ساتھ کسی لمبی بحث میں مصروف تھی۔

''تمہیں لگام کس طرح ڈالنی ہے پتہ ہے مجھے، بہت جلد اس گھر سے جانے والی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''یہ بھی وقت پر چھوڑ دیتے ہیں میرے خیال میں اب آپکو اپنی بھانجی کے آنسو صاف کرنے کی ضرورت ہے کافی دلبراشتہ سی میرے شوہر سے تسلیاں حاصل کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نے ایک کاٹ دار نگاہ ان پر ڈالی اور آغا ہاشم کی طرف بڑھ گئی۔

عامر انکو ائیر پورٹ چھوڑنے آیا تھا سارا راستہ جس طرح خاموشی سے کٹا تھا اسی طرح دونوں کا پہلا ہوائی سفر بھی خاموشی کی نظر ہوا تھا وہ دونوں جب ائیر پورٹ سے باہر نکلے تو موسی ان کو لینے کے لیے آگے بڑھا۔

''کیسی ہیں آپ بھابھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' موسی نے نائل سے ملنے کے بعد فازیہ سے دریافت کیا جس نے فقط سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

''اور گھر میں سب کیسے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ان دونوں کے گاڑی میں بیٹھنے پر وہ گاڑی ریورس کر کے مین روڈ پر لاتا پوچھنے لگا۔

''سیدھی طرح پوچھو کہ ثمرہ کیسی ہے؟ گھر والوں کا ایسے پوچھ رہے ہو جیسے کبھی بات نہیں ہوئی، عامر سے پل پل کی خبر لینے والا مجھ سے پوچھ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کی اتنی صاف گوئی پر وہ فازیہ کے سامنے جیسے شرمندہ سا ہو کر نائل کو گھورنے لگا جس پر زرا بھی اثر نہیں ہوا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''بھابھی آپ نے اتنا بے لگام کیوں کیا ہوا ہے اسے، یہ پہلے سے زیادہ بدتمیز ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' موسی نے پیچھے بیٹھی فازیہ کو گفتگو میں شامل کیا جس کی نظریں اگرچہ موبائل پر تھیں پر دھیان سارا ادھر ہی تھا۔

''تمہیں لگتا ہے کہ میں اپنی لگامیں کسی کے ہاتھ میں دے سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ نائل نے فازیہ کے بولنے سے پہلے بول کر جیسے کچھ جتایا۔

''خیر اب یہ بھی نہ کہو، میں نے جب آنے کا بولا تھا تو تم نے یہی کہا تھا اگر تمہاری بھابھی رضامند ہوئی تو آجائیں گئے ورنہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' موسی نے اسے کچھ دن پہلے کی بات یاد کروائی جس پر نائل فازیہ کے سامنے کچھ جذبذ ہوا جبکہ فازیہ نے اپنی مسکراہٹ روکنے کو چہرہ موڑ لیا تھا مگر نائل نے بیک مرر سے اسکی مسکراہٹ کی جھلک دیکھی اور موسی کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا جو فقط کندھے اچکا کر رہ گیا۔

//////////////////////////////

فازیہ اور نائل کا استقبال بہت اچھے طریقے سے کیا گیا اور جس طرح سب نے ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا فازیہ تو حیران رہ گئی بلکہ حیران تو منزہ بیگم بھی رہ گئی تھی فازیہ کے اچھے اخلاق پر جو اتنا زیادہ بول تو نہیں رہی تھی مگر سب سے اچھے طریقے سے پیش آنا ہی انکو چونکانے کا باعث بنا تھا ورنہ رخسار بیگم کی کال کے بعد وہ پریشان تھیں کہ فازیہ یہاں صرف کسی تماشے کے لیے ہی آرہی ہے مگر فازیہ کا یوں دھیمے سے سب کو مسکرا کر جواب دینا انکو اچھا لگا تھا۔

''جاؤ مشی بیٹا، بھابھی کو انکا کمرہ دکھا کر آؤ تاکہ فریش ہو کر یہ ڈنر کر لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' منزہ بیگم نے اپنی اکلوتی بیٹی مشال سے کہا جو سر ہلاتی ہوئی اٹھ گئی فازیہ بھی اسکی راہنمائی میں کمرے میں چلی آئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''آپ فریش ہو جائیں، ڈنر پر ملتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' مشال نے کہتے ہوئے چلی گئی۔ فازیہ نے پستہ کلر کا ایک اچھا سا ڈیزائنر سوٹ نکالا اور واشروم میں گھس گئی جب وہ دس منٹ بعد نکلی تو نائل کو بیڈ پر لیٹے پایا جو موبائل کے ساتھ لگا ہوا تھا فازیہ دیکھ رہی تھی کہ جب سے وہ اسلام آباد آئے ہیں نائل موبائل کے ساتھ ہی گم تھا اور یہ بات اسے پوچھنے کی ضرورت نہیں کہ دوسری طرف ہے کون؟

''اوکے یار میں زرا فریش ہونے لگا ہوں پھر بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے کہتے ہوئے کال بند کی اور اسکی جانب دیکھا جو گیلے بالوں کو سلجھاتی اسکی نظروں کو اپنے وجود میں الجھا گئی۔ فازیہ جو اسے فون میں مصروف دیکھ کر ایزی ہو کر اپنے کام میں مصروف تھی مگر اسکی نظروں کی تپش کو محسوس کرتی جھجک سی گئی پاس کرسی پر پڑا ڈوپٹہ اٹھا کر ایک طرف کندھے پر رکھا۔

''کیا مسلہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' آخر جھنجھلائی وہ کہہ اٹھی۔

''مجھے تو تم سے بہت سارے مسلے ہیں ایک ایک کر کے بھی بتاؤں تو صدیاں لگیں مگر فلحال یہ بتاؤ کہ تمہیں علیشہ سے کیا مسلہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل اٹھ کھڑا ہوا۔

''مجھے اس سے کیا مسلہ ہونے لگا، ہاں اسے جو مسلہ یا تکلیف ہو رہی ہو گی اسکا پتہ لگ رہا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔''

''اسے جو بھی تکلیف ہو رہی ہے اس کا حق ہے کیونکہ وہ میری مما کی ہونے والی بہو ہے مگر تم مجھے لے کر کیوں انکو غلط باتیں کر کے تکلیف دے رہی ہو؟ تمہاری کیا غرض ہے اس سب سے۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اس کے قریب آتا سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگا جس نے نظریں چرائیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''میں نے کونسی غلط بات کر دی اب تمہاری ماما کی ہونے والی بہو کو جو تین گھنٹوں سے تم سے اپنی تکلیف پر پھا ہے رکھوا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بھی جواباً چبا چبا کر بولی۔

''یہی کہہ کر آئی ہو نہ کہ ہم دعوت پر نہیں ہنی مون پر جا رہے ہیں اور ایک ویک کا سٹے ہمارا مری اور ناردن ایریاز کا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کے کہنے پر وہ دوپل کو چپ ہوئی کیونکہ یہ سچ تھا کہ آتے ہوئے علیشہ کو جلانے کے لیے وہ اسکے کان میں یہی سرگوشی کر کے آئی تھی۔

''ہاں تو پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بجائے مکرنے کے ڈھٹائی سے بولی نائل نے کافی گہری نگاہ مرکوز کی۔

''پھر یہ کہ ہنی مون منانے کا اگر اتنا ہی شوق تھا تو مجھے کہتی تاکہ میں تمہیں اصل ہنی مون کیا ہوتا ہے وہ بتا دیتا۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل طنز بولا۔

''مجھے ایسا کچھ بھی جاننے کا شوق نہیں۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کہتی ہوئی اس کے آگے سے ہٹ گئی۔

''واہ ہنی مون پر جانے کا شوق ہے مگر اسے منانے کا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔''

''تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ غصے سے پلٹی مگر نائل اسکی بات کاٹ گیا۔

''مگر فکر نہ کرو میں تمہارا یہ ہنی مون کا شوق نہ صرف پورا کرونگا بلکہ تمہیں اس کا سہی مطلب بھی سکھاؤنگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس کا لہجہ زو معنی تھا فازیہ گڑبڑاتی ہوئی کمرے سے ہی باہر نکل گئی نائل بھی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے لپکا۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''پہلی ملاقات میں فازیہ مجھے مغرور سی لگی تھی مگر اب تو بہت اپنی اور پیاری لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' منزہ بیگم کی دیورانی کوثر نے ڈنر کی ٹیبل پر فازیہ کی تعریف کی جس پر منزہ بیگم خوشدلی سے بولیں۔

''اصل میں نکاح والے دن فازیہ پہلی دفعہ سب سے ملی تھی اس لیے سب کو اس کا انداز ایسا لگا، مگر اب تو ہم سب آغا جان کے فیصلے پر شکر کرتے ہیں کہ نائل کو اس کے قابل ہی بیوی ملی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' منزہ بیگم کے کہنے پر نائل نے فازیہ کی طرف دیکھا جو مدھم مسکراہٹ لیے اپنی تعریف سن رہی تھی۔

''زبان چاہے لمبی بھی ہے مگر قابل تو ہے نائل ابراہیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل بڑبڑا کر رہ گیا

''اور لو نہ بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ کو کھانے سے ہاتھ روکتے دیکھ کر کوثر بیگم نے اس کے آگے سالن کا ڈونگہ رکھا۔

''نہیں آنٹی مجھے بس اتنی ہی طلب تھی، ابھی تھوڑی دیر پہلے تو پانی کے نام پر اتنا کچھ کھایا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ نرمی سے کہہ گئی۔

''تکلف نہ کرو فازیہ، مشال اور کوثر نے خاص تمہارے لیے سب بنایا ہے، پتہ تو نہیں تھا کہ تمہیں کیا پسند ہے اس لیے بس جو خاص لگا بنا لیا، اصل دعوت تو تم لوگوں کی کل ہے پی سی میں، وہاں تمہاری پسند کو ہی خاص اہمیت دیں گئے۔۔۔۔۔۔۔'' منزہ بیگم اسے پیار سے دیکھتی بولیں۔

''یہ کیا دعوت کے اہتمام سے کم تھا۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے بھرے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''برخوداریہ تو بھتیجے کی آنے کی خوشی میں تھا، بھتیجے کی بیوی کے آنے کی خوشی میں کل کی دعوت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''منزہ بیگم کے شوہر فیاض علی کے کہنے پر وہ مسکراتا سر ہلا گیا۔

پھر ڈنر کے بعد ہال میں ہی چائے کا دور چلا اور سب گپ شپ کرنے لگے فازیہ بھی مشی اور اسکی کزنوں کے ساتھ ہلکی پھلکی بات کرتی رہی پھر منزہ بیگم کے کہنے پر سب نے محفل برخاست کی نائل تو عیسی اور موسی کے ساتھ لان کی طرف نکل گیا جبکہ فازیہ آرام کے خیال سے کمرے میں آگئی۔

''میرا موبائل کہاں گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ اپنے موبائل کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھنے لگی مگر اسے نہ ملا تبھی نائل کمرے میں داخل ہوا۔

''میرا موبائل نہیں مل رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف دیکھتی اس سے بولی۔

''یہاں ہی ہوگا، تمہارا موبائل لے کر کسی نے اپنی شامت بلوانی ہے کیا۔۔۔۔۔۔''وہ مذاق کرتا ہوا واشروم کی طرف بڑھا۔

''فضول بولنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔''وہ تپتی نگاہ ڈالتی بولی نائل نے اپنا موبائل نکالتے ہوئے اسکی طرف بڑھایا جیسے کہہ رہا ہو کہ کال کر کے دیکھ لو۔فازیہ نے اس سے موبائل لیا اور اس کے پاس کوڈ بتانے پر اپنا نمبر ملانے لگی مگر وہ بھونچکی رہ گئی کہ اسکا نمبر ''جنگلی بلی'' کے نام سے سیو تھا۔

''یہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''موبائل نائل کے سامنے کرتے وہ تڑخ کر پوچھنے لگی جو مسکرایا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کچھ غلط تو نہیں لکھا، جو ہو وہی تو ہے۔۔۔۔۔۔'' نائل نے کہتے ہوئے موبائل اسکے ہاتھ سے لیا تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔

''بھابھی یہ آپکا موبائل، نیچے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' مشی کے موبائل دینے پر وہ اپنی عقل کو کوس کر رہ گئی۔

''میرے خیال میں اب سو جانا چاہیئے، باقی بحث صبح۔۔۔۔۔۔۔'' مشال کے جانے کے بعد وہ پھر نائل کی طرف متوجہ ہوتی ابھی کچھ کہنے لگی تھی کہ نائل دوٹوک بولتا بیڈ پر لیٹ گیا کیونکہ وہ سفر کی وجہ سے کافی تھک چکا تھا۔

فازیہ نے تیکھی نظروں سے اسکی پشت کو دیکھا اور موبائل لیے صوفے پر بیٹھ گئی کوئی دس منٹ حرا بیگم سے چیٹ کرنے کے بعد اس نے کچھ دیر سوشل میڈیا یوز کیا پھر بھی نیند نہ آئی تو اٹھ کر بیڈ کی طرف آئی جہاں نائل لمبی تان کر سو رہا تھا۔

''کیسے سو رہا ہے یہ۔۔۔۔۔۔'' فازیہ اسکی نیند سے جیلس ہوتی بیڈ پر ٹک گئی مگر نیند تھی کہ کوسوں دور! آخر کار جھنجھلا کر اس نے نائل کا کندھا ہلا دیا۔

''تم کیوں سو رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔''؟

''تم پاگل ہو؟ کیا بے تکا سوال پوچھ رہی ہو، دوسرا مجھے جگایا کیوں۔۔۔۔۔۔؟ نائل نے خشمگیں نگاہوں سے دیکھا۔

''مجھے نیند نہیں آ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بے بسی سے بولی۔

''تو مجھے کیوں بتا رہی ہو؟ میں کیا کروں۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ بے زاری سے کہنے لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تم کچھ کرو نہ پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''پہلے اس ''کچھ'' کی وضاحت کرو پھر کرتا ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے شرارتی لہجے میں اسکی طرف دیکھا جو کہ اب گھور رہی تھی۔

''نئی جگہ مجھے نیند نہیں آتی ہے، ہمارے کمرے میں اتنی مشکل سے سونے کی عادت ڈالی تھی اب یہاں ۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ بنا سوچے ہی ہمارا کمرہ کہہ گئی نائل نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا جو کہ بیڈ سے نیچے لاؤں لٹکائے بیٹھی تھی۔

''تو میں کیا لوری دے کر سلاؤنگا تمہیں؟ نہیں نیند آرہی تو اپنی مما کو کال کرو جہاں وہ تمہیں اتنے نایاب مشورے دیتی ہیں وہاں نیند آنے کا بھی کوئی ٹوٹکہ بتادیں گی۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ گہرا طنز کرتا کمبل سر تک لیتا لیٹ گیا فازیہ نے غصے سے پاس پڑا تکیہ اسے دے مارا جس پر نائل نے اسکی کلائی پکڑتے ہوئے اسے اپنے اوپر گرایا تھا۔

''ایسی بدتمیزی کی سزا جانتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا وہ جو اس افتاد پہلے ہی حق دق تھی اب ہوش میں آتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جسکی گرفت مضبوط تھی۔

''چھوڑو مجھے ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''ورنہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے اسکی آنکھوں میں جھانکا جو نہایت قریب تھی۔

''چھوڑو مجھے، ورنہ میں شور مچادونگی اور تم یقیناً یہ نہیں چاہتے کہ میں یہاں کوئی تماشہ کروں۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''نہیں مجھے دیکھنا ہے کہ میرے حصار میں بند ہو کر تم کیا تماشہ کرتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل بے خوفی سے کہتا اسے چیلنج کر گیا مگر وہ جس حالت میں تھی اس حالت میں خود بھی کسی کو کمرے میں آنے کی دعوت نہیں دے سکتی تھی اور یہ شاید نائل بھی جانتا تھا اس لیے تو پر سکون تھا۔

''چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اپنا پورا زور لگانے لگی مگر نائل نے اسے پاس لٹا کر کروٹ کے بل اسکو اپنے حصار میں لیا اب سیچویشن یہ تھی کہ وہ بیڈ پر تھی اور نائل اس پر جھکا ہوا۔

''میں تمہیں کمپنی ہی دے رہا ہوں جس کے لیے تم نے مجھے جگاتے ہوئے اٹھایا۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ دلکشی سے مسکراتا اسکی بے بس حالت سے جیسے مزہ اٹھا رہا ہو فازیہ نے اس کے سینے پر دونوں ہاتھ جما کر اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی جس پر نائل نے اس پر ترس کھاتے ہوئے پیچھے ہٹ کر لیٹ گیا مگر اس کے ہاتھ آزاد نہیں کیے تھے۔

''سونے کی کوشش کرو گی تو نیند بھی آجائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے نرمی سے کہتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کیں تھیں فازیہ جو اسی پوزیشن میں لیٹی تھی نہ تو اٹھنے کی کوشش کی تھی اور نہ ہی اپنا ہاتھ چھڑوانے کی بلکہ پر سکون ہوتی وہ دس منٹ میں واقع سو گئی نائل نے مسکراتے ہوئے اس کے خوابیدہ چہرے کو دیکھا اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے سینے سے لگاتا خود بھی سونے کی کوشش کرنے لگا۔

''فازیہ نائل، تم مجھے اپنی ہر بدتمیزی کے ساتھ قبول ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

****

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو خود کو نائل کے حصار میں پا کر دم بخود رہ گئی کل کی تھکن کی وجہ سے اسے رات بہت گہری نیند آئی تھی جس سے اسے زرا بھی احساس نہ ہو سکا کہ وہ نائل کی گرفت میں ہے۔

''میں کیا خود اس کے قریب آئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔؟ فازیہ سوچتی ہوئی اس کے خوبرو چہرے کو دیکھنے لگی جو اس کے دو انچ کے فاصلے پر تھا وہ مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا اگر بندہ یہ کہے کہ خوبصورت اور حسین مرد کیسے ہوتے ہیں تو نائل ابراہیم اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت تھا وہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ ایک بھرپور مرد تھا جو اپنی عمر کے حساب سے بھی زیادہ سمارٹ اور ایکٹو تھا۔

''خوبصورتی کا اچار ڈالنا ہے اگر بندے کی زبان میں ہی مٹھاس نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ بڑبڑائی اور آہستہ سے اس سے الگ ہوتی اٹھ بیٹھی جو اس کے اٹھنے پر خود بھی آنکھ کھول کر دیکھنے لگا۔

''سو جاؤ ابھی تو آٹھ بجے ہیں، یہ لوگ اتوار کو گیارہ سے پہلے کمروں سے بھی باہر نہیں نکلتے سوائے پھوپھو کے۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کہتا ہوا کشن منہ پر رکھتا پھر سے آنکھیں بند کر گیا مگر فازیہ کو اب نیند کہاں آسکتی تھی اس لیے اٹھ کر فریش ہوتی باہر نکلی جہاں ہال میں اسے کوثر بیگم بیٹھیں ملیں۔

''ارے تم اتنی جلدی اٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔'' کوثر بیگم اسے دیکھ کر مسکرائیں۔

''جی بس آنکھ کھل گئی۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ ان کے پاس صوفے پر ہی ٹک گئی۔

''نئی جگہ ہے نہ اس لیے، اچھا یہ بتاؤ چائے پیو گی یا کافی۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

''فلحال کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''منزہ بھابھی چائے بنانے گئی ہیں،اب تم بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جانا،ناشتہ تو گیارہ بجے ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔''ان کے کہنے پر وہ فقط سر ہلا گئی۔

''تمہاری مما کے کتنے بچے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔''کوثر بیگم کے سوال پر فازیہ نے نہ سمجھی سے دیکھا۔

''مطلب کہ دوسری شادی سے ان کے کتنے بچے ہیں۔۔۔۔۔۔۔''کوثر بیگم کی وضاحت پر فازیہ نے جلدی سے سر نفی میں ہلایا۔

''میری مما نے دوسری شادی کی ہی نہیں اس لیے میرے سوا انکا کوئی بچہ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''یہ کیا بات ہوئی بھلا؟تمہاری مما نے آصف غوری سے دوسری شادی کی تھی جو ندیم بھائی کے دوست کا بھائی تھا،پھر وہ لوگ لندن شفٹ ہو گئے تھے اس لیے پھر رابطہ ہی نہیں رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔''کوثر بیگم کے انکشاف پر وہ ٹھٹھکی تو تھی مگر منزہ بیگم کے آنے پر چپ ہی رہ گئی مگر انکی یہ بات اس کے دل ودماغ میں جیسے جم کر رہ گئی۔

''مما نے ٹھیک کہا تھا فازیہ،یہ لوگ مما پر الزام ہی لگائیں گئے اور جھوٹے بہتان۔۔۔۔۔۔''وہ خود سے بولتی جیسے کسی بوجھ سے آزاد ہوئی۔

رات کو وہ سب ڈنر پر جانے کے لیے ریڈی ہونے لگے تو مشال جو فازیہ کو ہلکا پھلکا میک اپ کرنے آئی تھی اب ٹی پنک کلر کے ڈریس کو پکڑ کر بیٹھ گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''بھابھی پلیز آپ یہ ڈریس پہنے، پتہ تو چلے کہ آپکی شادی کی دعوت ہے، یہ ڈل سا کلر نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اس کے نکالے ہلکے پھلکے آف وائٹ ڈریس کو دیکھ کر منہ بنانے لگی فازیہ نے مسکراتے ہوئے ٹی پنک کلر کی ہیوی فراک کی طرف دیکھا۔

''یہ زیادہ اوور ہو جائے گا، یہ تو میں نے بنا دیکھے ہی رکھ لیا تھا ردابھابھی کے کہنے پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''تو بس اب آپ یہی پہن لیں، نائل بھائی پلیز آپ ہی بھابھی کو کہیں کہ یہ ڈریس پہنے۔۔۔۔۔۔۔۔'' مشال نے کمرے میں آتے نائل کی توجہ اس طرف دلائی جو ایک نظر ڈریس کو دیکھ کر فازیہ کو دیکھنے لگا جس کی خود بھی کان شاید منتظر تھے۔

''اگر چاہتی ہو کہ ہم ڈنر پر سکون ماحول میں کریں تو اپنی بھابھی کو اپنی مرضی کرنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کی بات پر جہاں مشال منہ لٹکا گئی وہی فازیہ بھی جل کر خاک ہوئی۔

''بھائی پلیز مذاق نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''اوکے مشی میں یہی پہن لیتی ہوں، مجھے کسی کی سفارش کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔'' فازیہ بھی اسے سنانے کو بولی جو مسکراتا ہوا سر ہلا گیا جیسے اسکی بات سے سو فیصد ایگری ہو۔

جب پندرہ منٹ بعد فازیہ پنک فراک میں ڈریسنگ روم سے باہر نکلی تو نائل ابراہیم اسے دیکھتا ہی رہ گیا جو ہلکے پھلکے میک اپ میں اور جیولری میں قیامت ڈھا رہی تھی شادی سے لے کر اب تک نائل پہلی بار اسے یوں ہیوی ڈریس اور گولڈ کی جیولری میں تیار شیار دیکھ رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تھوڑی سی اپنی زبان ہلا کر دکھاؤ تاکہ پتہ لگے تم ہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کی آنکھوں میں تو اپنے لیے ستائش وہ صاف دیکھ سکتی تھی مگر اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ اسے طیش دلا گئے وہ غصے سے اس کے آگے سے گزر کر جانے لگی مگر برا ہو اس ہیل کا جو اسکی فراک کے ساتھ ہی الجھتی اسے ڈگمگانے پر مجبور کر گئی اس سے پہلے کہ وہ گرتی نائل نے نرمی سے اسے سنبھال لیا۔

''نظر لگ گئی نہ میری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے پیار سے اسکے کان میں سرگوشی کی فازیہ اپنی اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتی اپنے پاؤں پر کھڑی ہوئی۔

''دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نے اسکا دھیان ہٹانا چاہا جو نرمی سے اسے اپنے احصار سے آزاد کرتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا شاید اپنی سانسوں کو بحال کر رہا تھا ورنہ اسکا قرب اسے کچھ اور ہی کرنے پر اکسا رہا تھا۔

''چلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے اسے چلنے کا کہا اور قدم آگے بڑھا دیئے فازیہ بھی اس کے تعاقب میں نکل پڑی۔

اگلے دن سب کا ارادہ مری جانے کا بن گیا فازیہ بھی خوش ہوئی کیونکہ وہ یہی چاہتی تھی کہ یہ لوگ کچھ دن بعد گھر واپس جائیں تاکہ رخسار بیگم اور علیشہ اور تڑپ سکیں مگر اس کے پلان پر پانی تب پھرا جب نائل ابراہیم کو رخسار بیگم کی کال آئی جو واشروم میں سلپ ہو گئیں تھیں۔

''ڈرامہ، ایک چھوٹی سی پھسلن کو اتنا لمبا چوڑا بیان کر کے بتانے کا مطلب صاف سمجھ رہی ہوں میں، صرف واپس بلانے کا بہانہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ خود سے کہتی نائل کو انکار کرنے کا سوچ کر بیٹھی تھی مگر جب وہ ٹکٹس

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کرواکر کمرے میں آیا تو اس کے چہرے پر اتنی سنجیدگی تھی کہ وہ چاہ کر بھی کچھ نہ کہہ سکی اور اس کے ساتھ لاہور واپس چلی آئی۔

''ڈاکٹر کیا کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' ماں سے ملتا وہ ان کے پاس ہی ٹک گیا جو بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھیں اور ان کے پاؤں پر پٹی بندھی ہوئی تھی فازیہ تو بس ایک جھلک دیکھ کر ہی اوپر کمرے میں چلی گئی۔

''دیکھا تم نے نائل اسے؟ کتنی پتھر دل اور بے شرم لڑکی ہے، اتنا نہیں ہوا کہ حال ہے پوچھ لیتی۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کو جیسے موقع مل گیا۔

''مما آپ اسے چھوڑیں، یہ بتایئے کہ تکلیف ہے تو میں احسن کو یہی بلالوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے اپنے دوست کا حوالہ دیا۔

''نہیں ڈاکٹر دیکھ کر گیا ہے بس پاؤں مڑنے کی وجہ سے ہڈی فریکچر ہو گئی ہے، کچھ دن کے ریسٹ سے سہی ہو جائے گی، میں نے تو کہا تھا کہ اتنی بڑی بات نہیں مت پریشان کرو بچو کو مگر یہ بھی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم رخسار بیگم کے اس واویلے پر زرا خوش نہ تھے وہ چاہتے تھے کہ نائل اور فازیہ ایک ساتھ کچھ دن اور بتائیں مگر؟

''تو کیا کرتی میں چچا جان، میرا اکلوتا بیٹا ہے یہ، اسے نہ بلاتی تو کیا کرتی۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کا منہ بن گیا نائل نے اشارے سے آغا ہاشم کو چپ رہنے کا اشارہ کیا جو کندھے اچکا کر باہر نکل گئے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''میں نے بھی کہا تھا مگر خالہ جانی کا دل اداس ہو گیا تھا تم سے، بس نائل کو بلاؤ یہی رٹ لگا کر بیٹھی تھیں۔۔۔۔۔۔'' علیشہ جس نے ہی رخسار بیگم کو نائل کو واپس بلانے پر زور دیا تھا اب یوں بولتی رخسار بیگم کو بھی پسند نہ آئی۔

''اب آ گیا ہوں نہ؟ اب بس ٹھیک ہو جائیں مجھے زرا بھی اچھا فیل نہیں ہو رہا آپ کو یوں لیٹے دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ سچ میں بہت پریشان ہو چلا تھا رخسار بیگم بے اختیار اٹھ کر اسکا ماتھا چوم گئیں۔

''میری جان میں ٹھیک ہوں تمہارے سامنے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ بس کچھ دنوں کی بات ہے، مالش کرنے سے ہی ٹھیک ہو جائے گا، اب تم تھکے آئے ہو سفر سے، جاؤ کمرے میں فریش ہو کر ریسٹ کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''جی مما، تم مما کے پاس ہی رہنا میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ علیشہ سے کہتا ہوا چلا گیا۔

''میں نے تمہارے کہنے پر اپنے بچے کو پریشان کر دیا، ہلکی سی چوٹ تھی تم نے اس لڑکی کو سزا دینے کے بجائے میرے بیٹے کے لیے پریشانی بنا دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اس پر بگڑیں

''ارے خالہ جانی آپ بھی نہ، کبھی ڈرامے دیکھے ہوں تو آپ کو پتہ لگے کہ بیٹوں کو قابو کرنے کے لیے ماں کو کیا کیا نہیں کرنا پڑتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کسی سازشی کردار کی طرح سب بتانے لگیں جنہوں نے رتی بھر دلچسپی نہ لی۔

''میرا بیٹا پہلے ہی میرا ہے، مجھے اسے قابو میں لے کر آنے کے لیے ڈراموں کی ضرورت نہیں ہے علیشہ؛ وہ صرف چچا جان کے کہنے پر اس لڑکی کو ساتھ لئے پھر رہا ہے ورنہ وہ اسے دیکھنا بھی گوارا نہ کرے، اس دن کا تھپڑ یاد ہے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہ؟میرے خلاف بولنے پر وہ ایسا ری ایکٹ کرتا ہے جب کوئی اسے میرے خلاف کرے گا تو پھر کیا کرے گا وہ اس کے ساتھ یہ پتہ نہیں تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جی وہ تو مجھے بھی معلوم ہے کہ نائل کو آپ سے بڑھ کر کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"علیشہ نے بھی انکی بات کی جیسے تائید کی۔

دوسری طرف وہ کمرے میں آیا تو پہلی نگاہ اس وجود پر مرکوز کی جس کی تھوڑی دیر پہلے کی لاتعلقی اس کا خون جلا گئی تھی۔

"تم سے اتنا نہیں ہو سکا کہ تم مما کا حال ہی پوچھ لیتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ شکوہ کیے بنا نہ رہ سکا جس نے موبائل سے نظریں ہٹا کر بڑے غور سے دیکھا جو بہت سنجیدہ تاثرات لیے ہی متوجہ تھا۔

"کیوں؟میری کیا لگتی ہیں وہ؟ان کی ہونے والی بہو ان کے سرہانے بیٹھی تھی نہ؟یہی کافی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تم مجھے اتنی بری کبھی نہیں لگی جتنی اس وقت لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ گھور رہا تھا

"پہلے کونسا کبھی اچھی لگتی تھی،میں بری ہی بھلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کندھے اچکاتی نائل کو زہر لگی وہ وارڈرب سے کپڑے نکالتا واشروم میں گھس گیا۔

"ہونہہ،چالاک ماں کی چالاکیوں کو آج تک سمجھ نہیں پایا اور آیا بڑا مجھ پر حکم چلانے والا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ غصے سے بڑبڑا کر رہ گئی اسے رہ رہ کر رخسار بیگم پر غصہ آرہا تھا جن کو یہ جلانا چاہتی تھی الٹا وہ اس کو بے آرام کر گئیں۔۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

****

وہ کافی لے کر کچن سے نکل رہی تھی جب اس کے کانوں میں علیشہ کی آواز پڑی تھی۔

''اوکے میری جان مجھے یاد ہے تمہاری برتھ ڈے ہے پرسوں،اس لیے بی فکر رہو میں نائل کے ساتھ آجاؤنگی،آج تو وہ مجھے اسلام آباد ساتھ نہ لے کر جانے کی سزا کے طور پر شاپنگ پر لے کر جارہا ہے ساتھ ڈنر بھی،اس لیے آج ہی تمہارا گفٹ بھی اسی کے پیسوں سے لے لیتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ شاید اپنی کسی دوست کے ساتھ لگی تھی اور فازیہ کو اس کے انداز سے لگا شاید وہ خاص طور پر اسے سنانے کو ہی یوں بول رہی تھی کیونکہ اس نے فازیہ کو کچن میں جاتے دیکھ لیا تھا۔

''ہاں تو شرم کس بات کی؟ نائل آج بھی میرا ہے کل بھی میرا ہی رہے گا،اوکے بائے پھر،ابھی مجھے تیار بھی ہونا ہے۔۔۔۔۔۔۔'' علیشہ کہتی ہوئی فازیہ پر ایک جتاتی ہوئی نگاہ ڈالتی اپنے کمرے کی جانب چل دی فازیہ نے تیز نظروں سے اسکی پشت کو گھورا۔

''میں یہاں کیوں رکی ہوں؟ کیا مجھے فرق پڑتا ہے بلکل نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ خود سے مخاطب ہوئی اور جیسے اس خیال کو جھٹک کر کمرے میں آئی جہاں نائل بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس خود پر خوشبوئیں بکھیرتا نک سک سے تیار ملا۔

''کہیں جانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ صوفے پر بیٹھتی نظریں اس پر ٹکا گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اب تمہارے ساتھ اس کمرے میں کتنی دیر رہوں؟ آخر کو میری برداشت کی بھی ایک حد ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اسے باتوں سے اکسانے کی کوشش کرنے لگا اور خود اس کے تھوڑے ہی فاصلے پر ٹک کر شوز پہننے لگا۔

''جتنا میں تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو برداشت کر رہی ہوں نہ اتنا کسی کے بس کی بات نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ چیخ کر بولی۔

''اس لیے تو جا رہا ہوں کہ تمہیں کم از کم مجھے تو زیادہ دیر اس کمرے میں برداشت کرنا نہ پڑے، بلکہ پلان بنا رہا ہوں علیشہ کے ساتھ کچھ دنوں کے لیے ناردن ایریاز کی طرف نکل جاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اسے تپانے اور جلانے کا شاید مکمل انتظام کر کے بیٹھا تھا فازیہ کے تو دل میں جیسے بھانبھر جلنے لگے۔

''تو جاؤ یہاں روک کون رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔'' وہ نخوت سے کہتی چہرے کا رخ موڑ گئی نائل نے ایک جانچتی نگاہ اس پر ڈالی۔

''اچھی بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اپنا والٹ اور موبائل پکڑتا کمرے سے نکل گیا۔

''سنو، رکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ابھی وہ لاؤنج میں ہی پہنچا تھا کہ فازیہ کو بنا جوتے اپنے پیچھے آتے دیکھ کر حیران ہو گیا۔

''اپنا والٹ دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اپنا ہاتھ آگے کیے وہ پورے حق سے بولی نائل نے سوالیہ مگر دلچسپی سے بھرپور نگاہ کی۔

''کیا پیسے چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ اپنے کمرے سے نکلتی علیشہ کو ایک نظر دیکھتا اس سے پوچھنے لگا جو علیشہ کو پاس آتا دیکھ کر خود ہی اسکی پاکٹ سے اسکا والٹ نکال گئی حیرانگی کی بات یہ تھی کہ نائل بس دیکھتا رہا تھا روکنے کی کوشش

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بھی نہیں کی تھی جواب اس کے ہاتھ سے بائیک کی کیز بھی پکڑ چکی تھی نائل کے چہرے کے تاثرات تو اس کی اس کاروائی پر سنجیدہ تھے مگر آنکھوں میں ایک شوق کا جیسے جہاں آباد تھا فازیہ واپسی کو قدم موڑ گئی۔

''نائل چلو۔۔۔۔۔۔۔۔''علیشہ قریب آگئی اس نے بھی فازیہ کی حرکت کو بہت مشکل سے برداشت کیا تھا اور نائل کے ری ایکشن کی منتظر تھی جو یقیناً خطرناک ہونا تھا علیشہ کے خیال میں!

''کیسے چلوں لڑکی؟ تم دیکھ تو چکی ہو کہ سب کچھ تو وہ اپنے قبضے میں کر چکی ہے نہ والٹ ہے میرے پاس نہ اے ٹی ایم اور نہ ہی بائیک کی کیز، اس لیے اب مجھے عامر کو کال کرنی پڑے گی کہ وہ مجھے لے جائے، بہت خاص دوست سے ملنے کا پروگرام ہے، بائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ علیشہ سے جلدی جلدی کہتا اس کے کسی بھی سوال اور اصرار سے بچتا وہاں سے نکل گیا علیشہ نے غصے سے پلٹ کر کھا جانے والی نظروں سے فازیہ کو دیکھا جو فاتحانہ چال چلتی اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی علیشہ یہ دیکھنے سے قاصر تھی کہ باہر نکلتے نائل کے چہرے پر بھی محفوظ کن مسکراہٹ تھی تو فازیہ کے لبوں پر بھی مسکان تھی۔

''اس نے کچھ کہا کیوں نہیں؟ کیا اسکا ارادہ بھی علیشہ کے ساتھ جانے کا نہیں تھا۔۔۔۔۔''فازیہ خود سے ہی اندازہ لگاتی کھل کر مسکرائی اس نے والٹ کھولا جہاں کچھ کارڈز اور کرنسی تھی۔

''بیچاری خالہ کی بھانجی۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ زیر لب بولتی کھلکھلا کر ہنس دی اسے اچھا لگا تھا شاید زیادہ ہی اچھا لگا تھا۔

****

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اوہ ہو، مما کیا ہو گیا ہے؟ مجھے اور عامر کو ایک دوست سے ملنے جانا تھا وہ آؤٹ آف کنٹری جا رہا تھا اس لیے وہاں پہنچنے کی جلدی تھی سو میں بنا بحث کیے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ جب سے گھر آیا تھا رخسار بیگم کے کمرے میں بیٹھا وہی کچھ سن رہا تھا جو علیشہ کے میسیجز اور کالز پر وہ سن چکا تھا۔

''اس لڑکی کی ہمت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے نائل، آج اسکی اتنی ہمت کہ تم سے والٹ لے گئی کل کو سیدھا گریبان پر ہاتھ ڈالے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کو رہ رہ کر اس پر غصہ آ رہا تھا اور دل کر رہا تھا کہ وہ بنا اپنے پاؤں کی پرواہ کیے اسے دو چار لگا آئیں۔

''اب آپ اتنا بھی کمزور نہ سمجھے اپنے بیٹے کو، میرا اس وقت بحث کا موڈ نہیں تھا دوسرا آغا جان بھی کمرے میں تھے سو میں چلا گیا، علیشہ کو بولیں ناراض نہ ہو کل اسکی دوست کی برتھ ڈے پارٹی میں لے چلونگا اسے، راستے میں شاپنگ بھی کروا دونگا، ابھی ٹائم بہت ہو گیا اب مجھے آرام کرنا ہے، شب بخیر مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ انکی پیشانی چومتا ہوا اٹھ گیا رخسار بیگم کچھ کہتیں کہ ابراہیم آفندی کو کمرے میں آتا دیکھ کر خاموش ہو گئیں۔

نائل رخسار بیگم کے حکم پر علیشہ کے کمرے کی طرف چلا آیا تاکہ اسے کل ساتھ جانے کا کہہ کر منا سکے جو بقول رخسار بیگم کے بہت سخت ناراض ہو چکی تھی۔

''کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔۔۔'' فازیہ کی آواز پر وہ بے ساختہ پلٹا جو سینے پر بازو باندھے اسے دیکھ رہی تھی۔

''اب یہ بھی تمہیں بتانا پڑے گا، نظریں ہیں نہ دیکھ لو کہ کہاں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔'' وہ سپاٹ لہجے میں کہتا علیشہ کے دروازے پر نوک کر گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اوہ تو اپنی ہونے والی بیوی کو منانے کے لیے آئے ہو۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اندازہ لگا چکی تھی

''ظاہر ہے اب شادی جس سے ہونی ہے اسے راضی رکھنا بھی تو ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔''

''پہلے مجھے تو راضی کر لو، پھر اس ہونے والی کے پاس بھی آ جانا۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نے دوبارہ دستک دینے سے روکنے کے لیے جلدی سے دروازے اور اس کے درمیان آ کھڑی ہوئی۔

''یہ کس طرح کی حرکتیں شروع کر دیں تم نے؟۔۔۔۔۔۔۔۔؟ نائل صبح کی طرح اب بھی حیران ہوا۔

''جب شوہر کنٹرول سے باہر ہو جائیں تو پھر یہی حرکتیں کی جاتی ہیں، چلو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نے کہتے ہوئے اسکا بازو پکڑ کر کھینچا

''شوہر مان تو لو پہلے، پھر بیویوں والے رعب بھی جما لینا، اب جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے اپنا بازو اسکی گرفت سے کھینچتے ہوئے اسے جانے کا اشارہ کیا اور دروازے کو پھر دستک دینے کے لیے ہاتھ بڑھانے لگا مگر فازیہ نے وہ ہاتھ ہی پکڑ لیا۔

''اگر تم ایک منٹ کے اندر واپس نہ آئے تو پھر اسی کے کمرے میں رہنا رات بھر، میں اپنے کمرے کا دروازہ نہیں کھولونگی، اور یاد رہے کہ اب ساری کیز ہمارے کمرے میں ہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ وارننگ دیتی یہ جا وہ جا، نائل ہکا بکا اس کا ایٹی ٹیوڈ دیکھتا رہ گیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ شاید نہیں یقیناً محفوظ ہوا۔ پھر ایک نظر اس کے بند دروازے کو دیکھا جو شاید کہیں واشروم میں تھی جو ایک دستک پر باہر نہیں نکلی۔ نائل نے گہرا سانس بھرتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اپنے کمرے میں چلا آیا جو کمرے کے دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی۔

''کیا چاہتی ہو؟ اس سب کا مقصد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

''یہی کہ تم کل اس کے ساتھ کہیں نہیں جاؤ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ دوٹوک بولتی اسے حیرت میں مبتلا کر گئی۔

''یہ ضد ہے یا جیلسی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے گہری نگاہ مرکوز کی جو کچھ خجل سی ہو گئی۔

''جیلسی کیوں ہو گی بھلا؟ بس وہ سب کچھ مجھے جلانے کو کر۔۔۔۔۔۔۔۔''

''اور تم جل رہی ہو؟ ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل کے سوال پر وہ اس کے پاس سے ہٹ کر آگے بڑھنے لگی میں نائل نے اسکا راستہ روکا۔

''بتاؤ نہ؟ تم اسے میرے آس پاس گوارا نہیں کر رہی یا اسکی خوشی ہضم نہیں ہو رہی اور تیسری بات میری مما کر تکلیف پہنچانے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل بھی اس کے انداز نہ صرف نوٹ کر رہا تھا بلکہ سب سمجھ بھی رہا تھا اس لیے مدعے پر آتا صاف صاف پوچھنے لگا۔ فازیہ نے خشک لبوں پر زبان پھیری جیسے سچ بیان کرنا کچھ مشکل ہو رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تمہیں جو بھی لگے بس میں نے کہہ دیا کہ تم نہیں جاؤ گئے تو نہیں جاؤ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اپنے ڈھیٹ پن سے بولتی اسے طیش دلا گئی نائل نے ایک جھٹکے سے کلائی پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا وہ سیدھی آکر اس کے سینے سے ٹکرا گئی۔

''میرے پہ اس طرح کا روب کبھی میرے ماں باپ نے بھی نہیں چلایا اور تم اتنی آسانی سے سب کہہ رہی ہو، بیوی ہو میری ماں بننے کی کوشش مت کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''مجھے شوق بھی نہیں ہے، چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اسکی گرفت میں مچلی نائل نے گرفت ڈھیلی کی جس سے وہ جلدی سے پیچھے ہٹی۔

''میں سچ میں وارن کر رہی ہوں اگر تم گئے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''تو؟ کیا کر لو گی تم؟ اب تو میں جاؤنگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بھی جیسے ضد کرنے لگا فازیہ نے گھور کو دیکھا جو کندھے اچکاتے ہوئے وارڈرب سے کپڑے نکالنے لگا۔

''میں جب کہہ رہی ہوں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''کس حیثیت سے کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ دوبدو بولا

''بیوی ہوں تمہاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''پہلے ثابت کرو کہ میری بیوی ہو، کچھ ایسا حق دو کہ مجھے پتہ ہو کہ تم میری بیوی ہو اور مجھے تمہاری بات ماننی ہے ورنہ اب ایک رات کے بجائے دو دن کے لیے جاؤنگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل بھی جیسے اس موقعے سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا کہ وہ مانے کہ یہ اسکی جیلسی تھی علیشہ سے نہ کہ کچھ اور!

''کیا مطلب ہے تمہاری بات کا۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ بات سمجھ کر بھی نہ سمجھی کا تاثر دینے لگی نائل دلکشی سے مسکرایا اس کے پاس آکر اسکا چہرہ نرمی سے اوپر کیا۔

''اگر روکنا چاہتی ہو تو پھر ایسے روکو کہ میرے قدم اس طرف جا نہ سکیں، بیوی ہو تو بیوی بن کر شوہر کو روک لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ زو معنی انداز میں کہتا اسے چیلنج دیتا واشروم میں گھس گیا فازیہ اسکی بات کا مطلب سمجھتی جیسے سرخ پڑی اور گہرا سانس لیتی خود کو پرسکون کرنے لگی۔

''میری بلا سے جائے مجھے کیا ضرورت اسے روکنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ جتنی آسانی سے یہ بات کر گئی تھی اب اتنی آسانی سے اسے جاتا دیکھ نہیں سکتی تھی۔

^^^

''مما میں آپکو بعد میں کال کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نے عدم دلچسپی سے کہا اور انکی کچھ سنے بنا کال بند کر گئی۔

''طلاق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' یہ لفظ اسے بہت گراں گزرا تھا وہ سر تھامے وہی کچھ دیر بیٹھی رہی پھر گہرا سانس بھرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

''کچھ تو فیصلہ لینا پڑے گا فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اپنے دل میں چھائے سکوت سے گھبرا کر بولی اور باہر ہال میں آئی جہاں سب براجمان تھے آج اتوار ہونے کی ناطے سب گھر پر ہی تھے۔

''آجاؤ فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم نے اسے اپنی طرف بلایا وہ ایک نظر لاتعلق سے بیٹھے نائل پر ڈالتی آغا ہاشم کی طرف چل دی وہ علیشہ کے پاس سے گزر کر آگے بڑھنے والی تھی کہ علیشہ نے شرارت سے اپنی ٹانگ آگے کی فازیہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور گلاس کے ٹیبل کے ساتھ جا ٹکرائی۔

''فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' سب ہی اٹھے تھے مگر نائل بھاگتا ہوا اس کے قریب آتا اسے تھام گیا جسکا سر ٹیبل کے کونے سے لگنے پر خون کا پھوارا بہنا شروع ہو گیا۔

''اوہ نو اسکا تو خون نکل رہا ہے، عامر گاڑی نکالو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ابراہیم آفندی نے عامر کو پورچ کی جانب بھگایا نائل نے لب بھینچتے ہوئے ایک نظر فازیہ پر ڈالی جو آنکھوں میں آنسو لیے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی اگلے ہی پل وہ ہوش و حواس کھوتی ایک طرف ڈھلک گئی نائل نے اسے اپنے مظبوط بازوؤں میں اٹھایا اور باہر نکل گیا اس

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کے پیچھے ابراہیم آفندی اور ردابھا بھی لپکے تھے۔رخسار بیگم جن کی آنکھوں سے علیشہ کی یہ حرکت مخفی نہ رہی تھی تشویش کے عالم میں فازیہ کو دیکھتی وہ اب علیشہ کو گھورنے لگیں جو خود بھی اس سیچویشن پر کچھ پریشان ہوئی تھی۔

فازیہ کو کافی گہرا کٹ لگا تھا اس لیے ڈاکٹر نے سٹیچیز کر کے اور کچھ میڈیسن دے کر اسے گھر بھیج دیا وہ سر پر پٹی باندھے جب نائل کا ہاتھ تھامے گھر میں داخل ہوئی تو جلن کی آگ علیشہ کا تن من جلا گئی وہ جو کچھ دیر پہلے گلٹی فیل کر رہی تھی اب خود کو حق پر سمجھنے لگی۔

''دیکھا کیسے موقعے کا فائدہ اٹھا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟وہ رخسار بیگم سے بولی۔

''اور اسے یہ موقع فراہم کرنے والی تم ہو، یہ بھی یاد رکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ اس پر برہم ہوئیں جو آگے سے ممنا کر رہ گئی۔

''نائل کو دیکھیں کیسے اٹھا کر لے گیا اور اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔''اسے رہ رہ کر نائل پر غصہ آ رہا تھا جو کچھ بدلا بدلہ سا لگ رہا تھا۔

''نائل اس معاملے میں بہت نرمی دکھا رہا ہے، پتہ نہیں یہ جائے گی کب اس گھر سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ بھی جیسے اس سب سے تھک چکی تھیں۔

نائل نے فازیہ کو بیڈ پر بٹھا کر اسکی میڈیسن سائیڈ ٹیبل پر رکھیں اور خود تھوڑے فاصلے پر ٹک گیا نظریں اس کے چہرے پر ٹکائیں جسکا چہرہ زردی مائل تھا صرف کچھ پلوں میں ہی اسکا چہرہ کملایا گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''رونے کی کوئی وجہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے اسکی آنکھوں سے جاری برسات کی طرف دیکھ کر پوچھا وہ دیکھ رہا تھا کہ فازیہ وقفے وقفے سے آنسو بہا رہی تھی پہلے تو یہی لگا کہ اسے درد ہو رہا ہے مگر اب؟

''میرا دل کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''بھرے بھرے لہجے میں کہتی نائل کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

''تمہارا دل بھی تمہاری طرح پاگل ہے، رونے پر کس کا دل کرتا ہے، اچھا بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟

''کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ آنسو صاف کرنے لگی اب وہ کیا بتاتی کہ جب سے اس نے حرا بیگم کی کال سنی تھی اسکا دل ہی بھاری سا تھا۔

''میں علیشہ کے ساتھ نہ چلا جاؤں اس لیے رو رہی ہو،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟نائل نے جھک کر اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

''میں بھلا کیوں رونے لگی اس بات پر، تم جانا چاہتے ہو تو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ چہرے کا رخ موڑ گئی۔

''تمہیں پتہ ہے کہ ایک دشمن کے لیے سب سے تسکین زدہ پل کونسے ہوتے ہیں؟جب وہ اپنے دشمن کو اپنے سامنے آنسو بہاتا دیکھتا ہے اسکی کمزوری اسے پر سکون کرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل کی بات پر فازیہ نے نہ سمجھی سے دیکھا۔

''مگر تمہیں یوں دیکھنا کچھ اچھا نہیں لگ رہا اس لیے رونا بند کرو ورنہ پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

''کیا۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ نے سوالیہ نگاہ کی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''پھر یہ کہ میں اپنے طریقے سے چپ کروادونگا، سمجھ تو رہی ہو گی تم ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ شرارتی ہوا جس پر فازیہ نے فقط گھورا۔

''ویسے میں نے کہا تھا کہ مجھے روک لو مگر ایسے روکنے کا نہیں کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ ہارے ہوئے لہجے میں کہتا فازیہ کو خوش کر گیا اس کے پورے وجود میں ایک پر سکون لہر پھیل گئی تبھی دروازے پر دستک ہوئی نائل اٹھ کر کھڑا ہوا اور کمرے میں آتی ثمرہ اور راحیلہ بیگم کو دیکھا ثمرہ کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھا جو اس نے فازیہ کے آگے بیڈ پر رکھا۔

''یہ تمہارے لیے یخنی اور گرم دودھ ہے، سوپ پی کر دودھ کے ساتھ میڈیسن استعمال کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' راحیلہ بیگم نے اسے یخنی کا باؤل پکڑانے کے لیے ہاتھ آگے کیا جسے ایک نظر دیکھ کر وہ نائل کی طرف دیکھنے لگی جو پوری طرح اس طرف متوجہ تھا مگر چہرہ بے تاثر تھا فازیہ نے باؤل پکڑ لیا۔

''سوپ پی کر میڈیسن کھا لینا اور ریسٹ کرو، دیکھو تو چہرہ کیسے زرد ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' راحیلہ بیگم کے نرمی سے کہنے پر وہ فقط انکو دیکھ کر رہ گئی چاہ کر بھی کوئی ناگواری نہ برت سکی۔

''نائل اسکا دھیان رکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کہتے ہوئے چلی گئیں نائل نے خوشگوار حیرت سے اسکا رویہ راحیلہ بیگم کے ساتھ دیکھا وہ زیر لب مسکرا دیا۔

''اب لگا ہے مجھے کہ چوٹ واقع تمہارے سر میں لگی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کہتا ہوا بیڈ کے دوسری طرف بیٹھ گیا فازیہ نے بات سن کر اور سمجھ کر بھی اگنور کر دیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

**********^

علیشہ تیار ہو کر نائل کے کمرے میں آئی دروازہ ناک کیے بناوہ اندر داخل ہوئی جہاں دونوں بیڈ پر ٹیک لگائے بیٹھے کسی بات پر مسکرا رہے تھے جہاں علیشہ انکو یوں بیٹھے دیکھ کر جل کر خاک ہوئی تھی وہی نائل کے چہرے پر ناگواری صاف دیکھی جاسکتی تھی۔

''علیشہ تمہیں مینرز کب سے بھول گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

''جب سے تمہیں میں بھولنے لگی ہوں؟ ویسے بھی یہ میرا ہی کمرہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بولتی ہوئی اندر آئی اور ایک زہر بھری نگاہ فازیہ پر ڈالی جو کہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

''کوئی فضول بات نہیں، تم چلو میں آرہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے اٹھتے ہوئے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا۔

''تم تو ابھی تیار بھی نہیں ہوئے؟ جلدی کرو، ساتھ دو ڈریس بھی رکھ لینا دو دن فارم ہاؤس پر رکنا ہے ہمیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' خاص سنایا گیا فازیہ نے جلتی نگاہ سے علیشہ کے مسکراتے چہرے کی طرف دیکھا جیسے اسے سالم ہی نگل جانے کا دل چاہ رہا ہو۔

''تم جاؤ میں آرہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔'' نائل بس اسے یہاں سے بھیجنا چاہ رہا تھا وہ چلی گئی تو نائل نے فازیہ کی طرف نگاہ کی جو بیڈ پر لیٹ کر بازو آنکھوں پر رکھ چکی تھی جیسے ناراضگی کا اشارہ دے گئی ہو نائل زیر لب مسکرایا ان کا رشتہ خوبصورتی سے آگے بڑھ رہا تھا اس موڑ پر آگیا تھا جہاں روٹھنے منانے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

''کیا نیند آرہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے استفسار کیا مگر دوسری طرف سے گہری خاموشی ملی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نائل کپڑے نکال کر واشروم میں چلا گیا جب دس منٹ بعد تیار ہو کر آیا تب بھی اسے اسی حالت میں لیٹے پایا نائل کے سینے میں جیسے کوئی بوجھ سا بڑھ گیا وہ علیشہ کے ساتھ نہ جا کر اپنی مما کو مزید ناراض کرنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا اور اس کے ساتھ جانے کا بھی دل نہیں تھا شاید فازیہ کے خیال سے؟

''تمہاری میڈیسن یہ پڑی ہیں انکو یاد سے کھا لینا، آنی اور ثمرہ تمہارا خیال رکھیں گئیں، کل رات تک ملاقات ہوتی ہے بائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل اس کے قریب آتا بولنے لگا مگر وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی مگر نائل جانتا تھا کہ وہ جاگ رہی ہے اور اسکی بات نہ صرف سن چکی تھی بلکہ اندر ہی اندر بل کھا کر بھی رہ گئی۔

نائل اس کے کسی بھی رسپونس کو نہ پا کر گہرا سانس بھرتا موبائل اور والٹ پکڑتا کمرے سے باہر نکل گیا فازیہ کمرے کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔

''بھاڑ میں جائے میری طرف سے، مجھے کیا پرواہ؟ میں کونسا یہاں رہنے آئی ہوں بس بہت ہو گیا مجھے نہیں رہنا یہاں، میں چلی جاؤنگی کل ہی۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ خود کو جیسے باور کروانے لگی مگر تکلیف اتنی ہوئی کہ آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے جن کو بے دردی سے صاف کیا۔

''یہ خاندان ہے ہی ایسا، میری ماں کو بھی یہاں اذیت دی گئی اور مجھے بھی دی جا رہی ہے، مجھے کیوں پرواہ ہو رہی ہے کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ طیش میں آ کر سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مارتی ساری دوائیاں نیچے گرا گئی کشن اور تکیے پکڑ کر نیچے پھینک دیئے مگر دکھ اور غصہ ایک ساتھ حملہ آور ہوئے تھے کیسے اتنی جلدی سکون آ جاتا!؟

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

''رات ہونے والی ہے اس لیے آرام سے جانا، جلدی پہنچنے کے لیے تیز گاڑی مت چلانا نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کی نصیحتوں پر وہ فقط سر ہلا گیا ورنہ اسکا سارا دھیان اپنے کمرے میں بیٹھی ہستی کی طرف تھا۔

''چلیں۔۔۔۔۔۔۔'' علیشہ کے کہنے پر وہ رخسار بیگم کو خدا حافظ کہتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا علیشہ کے بیٹھنے پر اس نے گاڑی پورچ سے ریورس کر کے نکالی اور پھر گاڑی لمبی تارکول پر فراٹے بھرتی چلنے لگی۔

''خالہ جانی نے کہا تھا گاڑی تیز مت چلانا اور تم۔۔۔۔۔۔۔'' علیشہ اتنی سپیڈ میں گاڑی چلاتے دیکھ کر بولے بنا نہ رہ سکی۔

''پہلے کونسا تمہاری خالہ جانی کی ہر بات پر تم نے عمل کرنے کا کہا ہے، ڈر لگ رہا ہے تو بتاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے بنا دیکھے کہا جس پر وہ فوراً سر نفی میں ہلا گئی حالانکہ وہ ہر طرف رات کی تاریکی پھیلی دیکھ کر فل سپیڈ سے گھبرا گئی تھی۔

ڈھائی گھنٹے کا سفر نائل نے پونے دو گھنٹے میں طے کر لیا تھا علیشہ جو سارا راستہ اسکا سپاٹ چہرہ جانچتی نظروں سے دیکھتی آئی تھی اسے گاڑی فارم ہاوس کے باہر ہی روکے دیکھ کر بولے بنا نہ رہ سکی۔

''گاڑی یہاں کیوں روک دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''تم جاؤ تمہاری منزل آ گئی ہے، مجھے کہیں اور جانا ہے، کل رات کو عامر تمہیں پک کر لے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''کیا؟ تم میرے ساتھ اندر نہیں جاؤ گئے؟ کیا اس دو ٹکے کی لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''شٹ اپ علیشہ، جو کہا ہے وہ کرو، اترو نیچے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے غصے سے اسے گھورا وہ اس کے تیوروں سے خائف ہوتی گاڑی سے اتر گئی کیونکہ آگے سے اسکی دوست اس کے قریب آچکی تھی اور وہ کوئی تماشہ نہیں بنانا چاہتی تھی۔

نائل نے گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے گاڑی کو سٹارٹ کیا اور زن سے اس کے پاس سے بھگاتا لے گیا جواب رخسار بیگم کا نمبر ملانے لگ پڑی تھی۔

^^^

''اٹھ جاؤ لڑکی، مجھے اتنا بے چین کر کے خود آرام سے سو رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے جھک کر اس کے کان میں سر گوشی کی پھر اسکا ناک دبایا جس پر وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور نائل کو روبرو دیکھ کر چونکی جو مسکرا رہا تھا۔

''تم۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ حیران ہوتی ٹائم دیکھنے لگی جو چار سے پانچ گھنٹوں کے بعد اس کے پاس تھا۔

''مجھے تو لگا کہ مجھے جاتا دیکھ کر تم غصے سے کمرے میں چکر کاٹ رہی ہو گی مگر تم تو بڑے پر سکون انداز میں سوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے اس پر چوٹ کی جواب اٹھنے لگی تھی مگر نائل نے اس کے دونوں طرف ہاتھ جما کر اسے اٹھنے سے روکا۔

''میں کیوں غصے ہونے لگی بھلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اسے دیکھ کر خوش ہوئی تھی مگر خوشی ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

''اوہ تو کیا میں فضول میں اتنا سفر کر کے آیا ہوں، الٹا علیشہ کو بھی ناراض کیا اور مما بھی شاید ہی بات کریں اب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ مصنوعی غصے سے دیکھنے لگا جو مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

''اوکے ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا، میں ابھی چلا جاتا ہوں، علیشہ تو مجھے دیکھ کر خوش ہو گی۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے کہتے ہوئے اس کے ارد گرد سے بازو ہٹائے اور پیچھے ہونے لگا کہ فازیہ بے اختیار اس کی شرٹ پکڑتی اسے اپنی طرف کھینچ گئی جو اس کے انتہائی قریب آ گیا تھا نائل نے اسکی حرکت سے محفوظ ہوتے ہوئے مسکراتی نظروں سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جو پلکوں کی چلمن گراتی اسکی ساری توجہ حاصل کر گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تم پر فرض ہے اب شکریہ ادا کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے دھیمے لہجے میں بولتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

''کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس کے رخسار تپ رہے تھے نائل نے نرمی سے اس کے ماتھے پر لب رکھے اس پر کیف لمس سے دونوں کے اندر جیسے کوئی برقی سی پھیل گئی۔

''کچھ ایسا جو مجھے خوش کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل اب اس کی آنکھوں پر آیا۔

''نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس نے اس کے سینے پر ہاتھ جما کر اسے جیسے باز رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اسے ڈر تھا کہ وہ کہیں ان لمحوں کی گرفت میں آ کر کمزور نہ پڑ جائے مگر نائل اس کے لبوں سے اپنا نام سن کر جیسے نثار ہوتا اس کے لبوں کو چھو گیا فازیہ کے پورے وجود میں کرنٹ دوڑ گیا وہ اس جان لیوا قرب پر مچل کر رہ گئی۔ وہ دونوں ہی جذبات میں بہنے لگے ایک دوسرے میں پوری طرح گم ہوتے وہ ہر بات ہر چیز کو سائیڈ پر رکھ گئے فازیہ اس کی پیار بھری شرارتوں اور حرکتوں پر خود میں سمٹی جا رہی تھی جب وہ اس کے انتہائی قریب آتا اسکی راہ فرار کے سارے راستے بند کر گیا فازیہ بھی خود سپردگی کے عالم میں اس کے بنا شرٹ کے سینے پر ہاتھ رکھ گئی جو اپنی پوری شدتیں لٹاتا اسے خود سے لگا گیا۔

^^^

صبح جب نائل کی آنکھ کھلی تو صبح کے نو بج رہے تھے اس نے اپنے قریب سوئی فازیہ پر پیار بھری نظر ڈالی جو اسکی شرٹ میں ملبوس گہری نیند میں تھی نائل نے جھک کر اسکا ماتھا چوما اور آہستہ سے اٹھ گیا جب دس منٹ بعد وہ فریش ہو کر ٹراوزر شرٹ میں باہر آیا تب بھی وہ ویسی ہی سوئی پڑی تھی۔

نائل بھوک کے خیال سے کمرے سے باہر نکلا اس نے رات کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا اس لیے کافی کی طلب اسے کچن میں لے آئی جہاں رخسار بیگم اور راحیلہ ناشتہ بنانے میں مصروف نظر آئیں۔

''گڈ مارننگ مما اینڈ آنی۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بلند آواز میں کہتا ہوا فریج کے پاس آیا وہ ترچھی نظروں سے دیکھ چکا تھا کہ آنی نے خوشدلی سے جواب دیا تھا جبکہ رخسار بیگم خاموش اپنے کام کی توجہ رہی تھیں وہ انکا ناراض چہرہ دیکھ چکا تھا۔

''تم تو علیشہ کے ساتھ گئے تھے نائل؟ کیا واپس آ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ راحیلہ بیگم نے پوچھا۔

''جی آنی، وہ کچھ کام تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ رخسار بیگم کو دیکھتا مدھم لہجے میں بتانے لگا۔

''اس سے پوچھو کہ کونسا ایسا ضروری کام تھا اسکا؟ جو علیشہ کو بیچ سڑک پر اتار کر آ گیا، آخر یہ چاہتا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم غصے سے پلٹ کر بولیں۔

''مما پلیز، ایسے بات مت کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''تو کیسے بات کروں یہ ہی بتا دو، یا بات ہی نہ کروں؟ تمہاری بیوی تو یہی چاہتی ہے کہ نہ تم مجھ سے بات کرو اور نہ میرا کہنا مانو، وہ پہلے دن سے ہی تمہیں حاصل کرنے کے لیے اس گھر میں آئی تھی اسکا مقصد صرف ابراہیم آفندی کے بیٹے کو اپنے قابو میں کر کے اس گھر سے لے کر جانے کا تھا اور اس مقصد میں وہ بہت اچھے سے کامیاب بھی ہو رہی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہے،ارے ایک چھوٹی سی چوٹ کیا لگ گئی میرا بیٹا تو دیوانہ ہی ہو چلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم شاید رات کی بہت بھری بیٹھی تھیں جو کچھ علیشہ نے بتایا یا پڑھایا تھا سب کچھ باہر آ رہا تھا راحیلہ بیگم نے پریشانی سے نائل کو دیکھا جو لب بھینچے ہوئے تھا۔

"آپا کیا ہو گیا ہے؟ نائل کو اس طرح پریشان مت کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اور جو اس نے مجھے پریشان کیا ہوا ہے وہ؟ اتنے دنوں سے یہ علیشہ کی ہر بات پر انکار کر رہا تھا کل اس کے ساتھ گیا بھی تو چھوڑ کر آ گیا اسے،اب وہ ناراض ہو کر واپس گھر چلی گئی ہے اور یہی کہا ہے کہ تب ہی بات کرے گی جب یہ اس ناگن کو طلاق دے گا جو ہم سب کی خوشیاں ڈسنے آ گئی ہے،کاش کل کی چوٹ سے کچھ ماہ کومے میں ہی چلی جاتی کچھ تو سکون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"آئم صوری مما،میں آپکی بات کاٹ رہا ہوں مگر آپ زیادہ بول رہی ہیں بس کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ بس یہی تک ہی برداشت کر سکتا تھا۔

"تو کیا غلط کہہ رہی ہوں میں؟ تم اس بے غیرت لڑکی کے لیے ہی آئے ہو نہ واپس۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ راحیلہ بیگم کے اشارے پر بھی باز نہ آ رہی تھیں۔

"جی میں اسی لڑکی کے لیے ہی واپس آیا ہوں اس لیے کہہ رہا ہوں آپ سے کہ بس کریں،میں اگر اسکی زبان سے آپ کے خلاف کچھ نہیں سن سکتا تو میں آپکو بھی اجازت نہیں دونگا کہ آپ اس کے بارے اتنے گھٹیا الفاظ استعمال کریں،آپ میری مما ہیں آپکا ہر حکم سر آنکھوں پر،مگر پلیز ایسی باتیں مت کیجئے کہ مجھے آپکی بات کاٹنی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ دھیمے مگر مظبوط لہجے میں کہتا کچن سے نکلتا چلا گیا رخسار بیگم نائل کے انداز دیکھ کر حیران ہی رہ گئیں۔

"تم نے دیکھا؟اس کے انداز دیکھو کہہ رہا ہے کہ میں اس کے خلاف کچھ سن نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔"

"آپا پلیز آپ برداشت سے کام لیں،آپ نائل کو بولنے پر مجبور کر رہی ہیں، کبھی اسکی بھی سن لیا کریں،ہو سکتا ہے اسکا دل نہ ہو وہاں رکنے کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"سن لی میں نے اسکی،بس اب بہت ہو گیا اب کچھ دنوں تک طلاق ہو گی یا میں اس گھر میں، بہت ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ جیسے کسی نتیجے پر پہنچ کر حتمی فیصلہ کر گئی۔

☆☆☆

''رات کو جب میں نے تمہیں واپس آتے دیکھا تھا تب ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ صبح رخسار کا کافی واویلا سننے کو ملے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''میں مما کو کبھی ناراض نہیں کر سکتا آغا جان، مگر اب لگتا ہے کہ جیسے مما ہر روز کسی نہ کسی بات پر ایسے ہی ناراض ہو کر ری ایکٹ کیا کریں گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''تو تم فازیہ کو نہیں چھوڑ و گئے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم اسکی بات سے اندازہ لگاتے پوچھ بیٹھے جس پر نائل نے اپنے لب بھینچ لیے۔

''میں نے آج سے ایک ماہ پہلے آپکے اسی سوال کا یہی جواب دیا تھا کہ میں آپکی پوتی کو نہیں چھوڑ ونگا، اگر چھوڑنے کا آپشن آیا بھی تو آپکی پوتی کی طرف سے ہی آئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''اور اب؟ میں اب کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ جانچتی نظروں سے اپنے پوتے کی طرف دیکھنے لگے جس کے بال بے ترتیب سے اسکی روشن پیشانی پر پڑے تھے۔

''اب تو چھوڑنے والا آپشن آپکی پوتی کو بھی نہیں دونگا میں، یہ میری زندگی ہے جس کے ساتھ ایک دفعہ تو آپ دادا پوتی کھیل گئے اب کی بار میں اسکی اجازت اپنی سگی ماں کو بھی نہیں دونگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اٹل انداز میں بولتا انکو خوشگوار حیرت میں ڈال گیا انہوں نے پیار سے اس کے شانے پر تھپکی دی۔

''میرا شیر پتر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم یقیناً بہت خوش ہوئے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اتنا زیادہ خوش نہ ہوں جس بیٹی کے آپ آغا جان سے چچا جان بن گئے ہیں وہ آپکو سسر بنانے میں ایک منٹ نہیں لگائیں گی۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کچن سے نکلتیں رخسار بیگم کی طرف اشارہ کر کے بولا جس پر آغا ہاشم جلدی سے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے نائل قہقہ لگاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا اسکا موڈ اچھا ہو گیا تھا۔

وہ کمرے میں آیا جہاں واشروم میں پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی جسکا مطلب تھا کہ فازیہ شاور لے رہی ہے۔ نائل اپنا موبائل پکڑ کر چیک کرنے لگ پڑا جہاں علیشہ کے لاتعداد میسیجز تھے اور نائل بن پڑھے ہی جانتا تھا کہ ان میں کیا فرمائش تھی وہ سب ڈیل کرنے لگا تبھی واشروم کا دروازہ کھلا اور فازیہ بالوں کو ٹاول میں لپیٹے باہر آئی۔

فازیہ نائل کو یوں روبرو پا کر نروس سی ہو گئی جو کہ نہایت دلچسپی اور پر شوق نگاہیں اس پر ٹکائے ہوئے تھا فازیہ کے گالوں پر ہلکا گلابی پن صاف دیکھا جا سکتا تھا جو نائل کی نظروں کی تپش کی وجہ سے گالوں کو دہکا رہا تھا۔

نائل موبائل بیڈ پر رکھتا اس کے قریب آیا جو کچھ سمٹ سی گئی نائل نے اس کے بالوں کو ٹاول سے آزاد کر دیا جن کی بھینی بھینی خوشبو نائل کو مدہوش کرنے لگی وہ اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپاتا پیچھے سے اسے اپنی گرفت میں لے گیا۔

''ابھی رات کی مدہوشی سے میں نکلا نہیں تھا کہ تم پھر سے مدہوش کرنے لگی ہو، تمہاری قربت مجھے پاگل کر دے گی فازیہ نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ پہلی دفعہ اتنے پیار سے اپنے لبوں سے اسکا نام لیتا اسکا چہرہ اپنی طرف گھما گیا جس کی دھڑکنوں میں ایک شور سا مچ گیا۔

''شرم کرو۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس کی بڑھتی جسارتوں پر وہ گھبرا اٹھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تمہارے سامنے شرم کرنے کا کوئی فائدہ؟الٹا نقصان ہی ہو گا لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ اسکی گردن پر ہونٹ رکھ گیا فازیہ کی تو جان ہی جیسے وہاں آ رکی تھی۔

''نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ اسے باز رکھنے کو اپنا آپ چھڑوانے لگی جس کے ہاتھ بھی مسلسل حرکت کر رہے تھے

۔

''تمہیں کس نے کہا تھا یوں بھیگا بدن لے کر میرے پاس آؤ، قتل کا انتظام بھی کرتی ہو اور کہتی ہو کہ اگلا اب مرے بھی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ اپنا احصار مضبوط کر گیا فازیہ گہرا سانس لیتی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں جو کچھ رقم تھا وہ اس سے نگاہ چرا گئی۔

''مجھے بہت بھوک لگی ہے پلیز مجھے تیار ہونے دو،رات کو بھی میں نے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ اسکی گرفت میں کسمکساتے ہوئے اب کی بار منت بھرے لہجے میں بولی جس سے نائل اس کے چہرے پر جھکتا ایک بھرپور شرارت کرتا پیچھے ہٹ گیا جو شرم سے سرخ ہوتی اسے گھور بھی نہ سکی۔

☆☆☆

ہو نگی جو ہر روز اسے طلاق کے لیے اکسا رہی تھیں اور اس نئے رشتے کے لیے راضی کرنے میں لگیں ہوئیں تھیں جو ان کے خیال میں اپنی ساری دولت فازیہ پر قربان کرنے پر تیار تھا۔

''مجھے مما سے اس بارے بات کرنی چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ اب ان کے روبرو بات کرنے کا سوچنے لگی تبھی ردا بھابھی اس کے پاس آکر بیٹھ گئیں۔

''کل میرے بھائی کی ڈیٹ فکس ہو رہی ہے سب جا رہے ہیں کیا تم بھی چلو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ردا بھابھی کے پوچھنے پر وہ سوچ میں پڑ گئی کہ ہاں کرے یا نہ، اب کچھ دنوں سے وہ فازیہ جو ہر بات کا تڑخ کر جواب دیتی تھی اب سوچ کر بولنے لگی تھی ہاں رخسار بیگم اور راحیلہ بیگم سے تو ابھی بھی وہ سیدھے منہ بات نہئں کر سکی تھی اور فازیہ کے لیے خوشی کی بات یہ تھی کہ اب تک نائل نے اسے اپنی مما کے ساتھ یا راحیلہ بیگم کے ساتھ بات کرنے یا ان سے نہ لڑنے کا نہیں بولا تھا بلکہ وہ اسکو مکمل پہلے کی طرح ہی آزاد رکھے ہوئے تھا جس سے چاہے بات کرے جیسے چاہے کرے!

''میں شاید نہ جا پاؤں، مجھے کل مما کے پاس جانا ہے، بہت دن ہو گئے ہیں ان سے ملے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ نرمی سے بولی جس پر ردا بھابھی سر ہلا گئیں۔

''کوئی بات نہیں پر شادی میں تم لازمی جاؤ گی وہ بھی تین دن کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اسکا اچھا موڈ دیکھ کر وعدہ لینے لگیں جس وہ مسکرا کر سر ہلا گئی تبھی نائل اور عامر ہال میں داخل ہوئے جو ابھی یونی سے لوٹے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''ثمرہ، میری پیاری بہنا ایک سٹرونگ سے کافی۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل صوفے پر بیٹھتا ثمرہ سے بولا جو سر ہلا کر اٹھ گئی۔

''میرے لیے چائے۔۔۔۔۔۔۔۔''عامر کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

''ویسے نائل اب تمہیں اپنے کاموں کے لیے فازیہ کو آواز دینی چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''ردابھا بھی کے کہنے پر نائل نے فازیہ کی طرف دیکھا جو اسکی طرف ہی متوجہ تھی نائل مسکرا دیا۔

''کیوں آپکو اپنی دیورانی یوں فارغ بیٹھی اچھی نہیں لگتی۔۔۔۔۔۔؟وہ شرارت سے بولا جس پر ردابھا بھی نے اسے گھورا۔

''بات کو گھماؤ مت، بیوی ہے تو شوہر کا ہر کام کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''فلحال یہ میرے ایک دو کہنے مان لیا کرے تو بڑی بات ہے کاموں کے لیے عمر پڑی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ فازیہ کو خاص نگاہوں سے دیکھتا گویا ہوا۔

''کونسے دو کہنے۔۔۔۔۔۔۔؟ردابھا بھی نے سوالیہ نگاہ سے فازیہ کو دیکھا جس نے کندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا۔

''وہ آپکی دیورانی کو پتہ ہیں، یہ وہی کر دیا کریں تو میرے پہ انکا احسان ہے اگرچہ محترمہ کو نیند پیاری نہ ہو تو۔۔۔۔۔۔۔۔''آخری الفاظ وہ منہ میں ہی بولا فازیہ اسکی بات کا مطلب سمجھتی خفیف سی ہو کر گھورنے لگی جو چپکے سے آنکھ مار گیا فازیہ سٹپٹا کر چہرہ موڑ گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''مما لوگ کدھر ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' عامر نے ردابھا بھی سے سوال کیا۔

''وہ اور رخسار آنٹی گروسری کے لیے مارکیٹ گئی ہیں، اور راحیلہ چچی اپنے کمرے میں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ان کے تفصیلی جواب پر وہ سر ہلا گیا۔

''ثمرہ سے کافی لے کر کمرے میں دے جانا، میں فریش ہونے جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل فازیہ سے کہتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ ردابھا بھی نے کچھ معنی خیز نظروں سے فازیہ کو دیکھا جو نروس ہوتی سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

''لگتا ہے نائل کا جادو چل گیا ہے میری دیورانی پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ آنکھیں گھماتیں معنی خیز لہجے میں بولیں جس پر فازیہ عامر کی موجودگی میں کچھ جھینپ سے گئی اور پھر ثمرہ سے کافی لے کر وہ جب کمرے میں آئی تو نائل پر بگڑنے لگی۔

''تم کسی کے سامنے تو لحاظ کر لیا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل اس کے آنکھیں دکھانے پر مسکرایا اور کافی اس کے ہاتھ سے پکڑ کر ٹیبل پر رکھی اور اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔

''لحاظ کیا تھا تو ایسے بولا نہ ورنہ تو میں تمہیں یہی کہنے والا تھا فازیہ کمرے میں آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''ہاں ضرور کہنا ایسے پھر اپنی مما سے ساری رات بیٹھ کہ درس لینا۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ طنز کہتی اس کے بازو اپنی کمر سے ہٹا گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے معاملے میں مجھے مما سے ڈرنے کی ضرورت ہے؟ بیوی ہو اور پورے دل سے جب بیوی مان لیا ہے تو گھر والوں سے چھپانے کا کونسا تک بنتا ہے، اور تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں بس کمرے کی حد تک ہی تم سے رشتہ بنا کر رکھونگا۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ سنجیدہ ہوا تھا فازیہ سر نفی میں ہلاتی اس کے قریب آئی اصل بات تھی کہ وہ خود ابھی نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو پتہ لگے شاید رخسار بیگم سے دشمنی کی وجہ سے یا اپنی مما کے ناراض ہونے کے ڈر سے!

''مجھے ابھی وقت چاہیئے، تمہاری مما کو معاف کرنے کے لیے اور اپنی مما کو راضی کرنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اسکی بات نائل نے گہرا سانس لیا۔

''میری مما کو معاف چاہے ساری عمر نہ کرو، مگر پلیز ایک دفعہ آغا جان سے ساری سچائی سن لو، ہر بات سچ نہ سہی مگر سارا جھوٹ بھی نہیں ہوگا، کچھ تو قصور تمہاری مما کا بھی رہا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ نرمی سے کہنے لگا مگر فازیہ کے چہرے پر ناگوار تاثرات دیکھ کر لب بھینچ گیا وہ نائل کے ساتھ پر آمادہ ہوئی تھی مگر ابھی بھی وہ وہی فازیہ تھی۔

''ویل چھوڑو ان باتوں کو، جو تمہیں بہتر لگے، چلو تیار ہو جاؤ آج تمہیں کہیں لے کر چلتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اسکا موڈ فریش کرنے کے خیال سے کہنے لگا۔

''مگر تمہاری مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اسکی سوئی شاید ابھی بھی وہاں ہی اٹکی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اف لڑکی، یہ تم میری مما سے ڈرنا کب سے شروع ہو گئی؟ تم وہی ہو نہ جس نے سب کے سامنے کہا تھا کہ میری نیند کیسے پوری ہو آپکا بیٹا تو ساری رات سونے نہیں دیتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے پچھلی بات کا حوالہ دیا جس پر وہ خجل سی ہوتی مسکرا دی۔

''اور اب جب میدان میں اترنے کا ٹائم آیا ہے تو تم ایسے بھاگ رہی ہو، اوپر سے رات کو جلدی سونا شروع کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''کب جلدی سوئی میں؟ تم سونے دیتے ہو جلدی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ تیز بولتی نائل کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

''میں چاہتا ہوں کہ تم ساری رات نہ سویا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل ایک جذب کے عالم میں کہتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا جو شرماتی ہوئی سر نفی میں ہلا گئی۔

''تم بہت خراب ہو نائل ابراہیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس کے سینے پر سر ٹکاتی مدھم آواز میں کہہ اٹھی۔

''مجھے خراب کرنے والی تم ہو فازیہ نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اسکی پیشانی چومتا اپنی گرفت مضبوط کر گیا۔

صبح سب بڑے ردا کے گھر جانے کے لیے نکل پڑے تو عامر، ثمرہ اور حمرہ نے باہر لنچ کرنے کا پروگرام بنا لیا ساتھ ہادیہ اور سعد کو بھی تیار کر لیا نائل یونی سے آف لے کر آیا تو انکا پروگرام سن کر کچھ کہے بنا فازیہ کی تلاش میں اپنے کمرے میں آیا جہاں وہ نک سک سے تیار شاید ثمرہ کے ساتھ جانے پر ریڈی تھی۔

''کیا تم بھی ان کے ساتھ لنچ پر جا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے سوال کیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''نہیں، مجھے مما کے پاس جانا ہے، تم راستے میں مجھے وہاں چھوڑ دینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ اپنا بیگ سمبھالتی اس کے قریب آئی جسکی آنکھوں کی چمک بجھ گئی۔

''آج جانا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ؟ بجھے بجھے لہجے میں پوچھا اسکا دل آج فازیہ کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے کا تھا۔

''ہاں میں انکو کال کر چکی ہوں، وہ انتظار کر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ مسکراتی ہوئی کہتی نائل کو جلا گئی وہ فریش ہونے کے خیال سے واشروم چلا گیا جب دس منٹ بعد باہر آیا تو اسے اپنے انتظار میں ہی پایا۔

''چلو۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ نہ چاہتے ہوئے بھی کہہ گیا مگر جب فازیہ کمرے سے پاؤں باہر نکالنے لگی کہ نائل اسے کلائی سے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا گیا۔

''مت جاؤ، آج تمہارے ساتھ دن گزارنے کے لیے یونی سے آف لے کر آیا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ پیار سے رک جانے کی درخواست کرنے لگا جو مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگی جس کی آنکھوں میں بھی پیار بھری التجا نظر آئی۔

''مگر نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''اب مان بھی جاؤ، کیا بچے کی جان لو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اسے کشمکش میں مبتلا دیکھ کر شوخی سے کہتا اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

''چوبیس سال کا بچہ پہلی بار دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اب جب تک میرا بچہ دنیا میں نہیں آتا تب تک میں ہی بچے کا رول پلے کرونگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اسکا مسکراتا لہجہ فازیہ کے چہرے پر قوس وقزاح کے رنگ بکھیر گیا وہ پزل ہوتی اس سے دور ہوئی۔

''اب تو میں بلکل نہیں رکنے والی اگر تم ایسی باتیں کروگئے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''تم باتوں کی بات کر رہی ہو میں تو ان باتوں پر عمل کرنے کا سوچ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کہتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا اسکی چٹکی چڑھا گیا۔

''نائل تم۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ اسکی بولتی آنکھوں کی زبان سمجھتی شرم سے سرخ ہوتی اسے گھور کر رہ گئی جو لبوں پر ایک معنی خیز مسکراہٹ لیے اسکی طرف بڑھا۔

''صرف کچھ گھنٹے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل اسکے پاس آتا اسکا ہاتھ پکڑ گیا۔

''بلکل نہیں، چلو مما کی طرف نہ سہی مگر ہم ثمرہ لوگوں کے ساتھ لنچ پر تو جا سکتے ہیں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اسکی پر حدت گرفت سے بوکھلاتی راہ فرار کے طریقے ڈھونڈنے لگی جسکو سمجھتا وہ دلکشی سے مسکرا دیا۔

''میں عامر کو میسج کر دیتا ہوں کہ ہمیں کہیں اور جانا ہے اس لیے کچھ دیر کے بعد آپکو جوائن کریں گئے، اوکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کہتا ہوا موبائل نکال کر عامر کو ٹیکسٹ کیا اور موبائل ٹیبل پر رکھتا اسکی طرف دیکھنے لگا جیسے پوچھ رہا ہو کچھ اور؟

''وہ مجھے ثمرہ سے ایک کام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''بس اب چپ۔۔۔

''اب اس میں میرا کیا قصور۔۔۔۔۔۔۔۔۔''؟ وہ کندھے اچکا کر بولا حالانکہ لبوں پر شرارتی مسکان مسلسل تھرک رہی تھی۔

''باز آجاؤ نائل ابراہیم، اتنی پیاری بیوی مفت میں اگر مل گئی ہے تو قدر کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''مفت میں کہاں ملی ہو؟ بہت سارے محاذوں پر لڑ کر پایا ہے اور ابھی بہت سارے کٹھن مراحل عبور کرنے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ سنجیدہ ہوا۔

''بس میری مما کا مسلہ ہے، وہ بھی حل ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ جتنی بے فکری سے کہہ گئی اتنا ہی فکر مند بھی تھی۔

ویٹر کے کھانا لگانے کے بعد وہ ہلکی پھلکی باتوں کے ساتھ ڈنر کرنے لگے تبھی ہال میں داخل ہوتی حرا بیگم کی نظریں فازیہ پر پڑیں جو کسی خوبصورت لڑکے کے ساتھ کسی بات پر مسکرا رہی تھی اور اس لڑکے کے چہرے پر بھی چمکتی مسکراہٹ تھی۔

''تو یہ تھی تمہاری مصروفیات؟ جسکی وجہ سے تم نے مجھے نہ آنے کا میسج کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' حرا بیگم کی سپاٹ آواز پر فازیہ گڑبڑا کر اٹھی مگر نائل کی نشست میں زرا برابر فرق نہ پڑا۔

''وہ مما، مجھے کچھ شاپنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''بس بہت ہو گیا فازیہ، میں دیکھ رہی ہوں پچھلے کچھ دنوں سے تم کیسے میری بات کی نفی کر رہی ہو، اتنے پیارے کب سے یہ لگنے لگے تمہیں کہ تم ان کے ساتھ ڈنر کرنے لگی؟ ہے کون یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اب کی بار انکی نظریں نائل ابراہیم پر ٹکیں جس میں انکو کسی اور چہرے کی جھلک نظر آئی۔

''یہ نائل ہے، نائل ابراہیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نے یوں تعارف کروایا جیسے کوئی چور اپنی چوری پکڑ جانے پر شرمندہ ہو کر تعارف کرواتا ہے نائل گہرا سانس بھرتا اپنی نگاہیں دوسری طرف مرکوز کر گیا ویسے بھی اسے حرا بیگم پہلی نظر میں ہی اچھی نہیں لگی تھیں۔

''یہ ہے نائل ابراہیم؟ تم نے تو کہا تھا کہ وہ تم سے چھوٹا ہے؟ تم نے اس کے ساتھ شادی کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ غیر یقینی کی کیفیت میں مبتلا نائل کو دیکھتی حقیقتاً حیران ہوئیں تھیں جو کہیں سے بھی اسے فازیہ سے کم عمر نہ لگا تھا بلکہ اپنی گریسسو پرسنالٹی کے ساتھ پورے ماحول پر چھایا ہوا تھا انکو اب سمجھ آئی تھی کہ انہوں نے اس کے اندر ابراہیم آفندی کی جھلک دیکھی تھی جو کہ انکی محبت تھا جنکی وجہ سے وہ آج تک انتقام کے بھانبھر میں جلتی آ رہی تھیں۔

''مما آپ بیٹھیں میں آپ کو سب بتاتی ہوں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نے انکی آنکھوں سے آگ نکلتی دیکھی تو جلدی سے انکا ہاتھ پکڑ گئی جن کو انہوں نے ایک جھٹکے سے پیچھے کیا۔

''کیا رہ گیا ہے بتانے کو؟ یہی کہ تم اپنے دشمنوں کو معاف کر چکی ہو؟ ان کے ساتھ گھوم رہی ہو جنہوں نے تمہاری ماں کو ذلیل کیا جنکی وجہ سے ساری عمر تم باپ کے ہوتے ہوئے بھی یتیمی بھری زندگی گزارنے پر مجبور ہوئی اور آج

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تم انکو یوں عزت سے پاس بٹھائے اپنی ماں کو دھوکہ دے رہی ہو، یہ لوگ اس قابل ہیں کہ انکو دیکھا بھی جائے اور تم یہاں گپیں لڑا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بھڑک کر بولتیں کھا جانے والی نظروں سے نائل کو دیکھنے لگیں جس نے سختی سے لب ایک دوسرے میں پیوست کیے جیسے مشکل سے برداشت کر رہا ہو اور فازیہ اسکے ہاتھوں کی سختی سے اندازہ لگا سکتی تھی کہ اسے کس قدر ناگوار گزر رہا تھا سب۔

"فازیہ، میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں، جلدی آ جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل ابراہیم سپاٹ انداز میں فازیہ سے کہتا بل ٹیبل پر رکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ حرا بیگم نے شعلہ بار نگاہوں سے اسکی پشت کو دیکھا جو مضبوط قدم اٹھاتا باہر کی جانب جا رہا تھا۔

"دیکھا تم نے؟ یہ کس طرح روب جھاڑ رہا ہے تم پر، کیا تم اسے اپنا شوہر تسلیم کر چکی ہو؟ بتاؤ مجھے فازیہ، اس لڑکے کی اکڑ یونہی بے وجہ تو نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔" انہوں نے شکی نگاہ اس پر مرکوز کی جو اس وقت شاید بولنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔

"آپ کو میں گھر آ کر سب بتا دونگی، ابھی مجھے جانا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ کوئی فیصلہ کرتی ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتی اس طرف ہی بھاگی جہاں تھوڑی دیر پہلے نائل ابراہیم گیا تھا جبکہ حرا بیگم تو پیچ و تاب کھا کر رہ گئیں ان کو کوئی خطرے کی گھنٹی سنائی سے گئی تھی۔

READERS CHOICE

~~~
~~~

''تمہیں اپنی مما سے کھل کر بات کر لینی چاہیئے فازیہ، میرے خیال میں اب بہت ساری باتیں کلئیر ہو جانی چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' راستے میں نائل نے اسے کہا تھا جس پر فقط وہ خاموش رہتی کسی گہری سوچ میں ڈوبی تھی اور جب وہ دونوں ایک ساتھ ہال میں داخل ہوئے تو اپنے کمرے سے نکلتیں رخسار بیگم کو یہ منظر یہ ساتھ ایک آنکھ نہ بھایا۔

''اوہ تو میرے بیٹے کو اس رشتے میں اتنا لگاؤ ہو گیا ہے کہ اب ڈنر پر بھی جانا شروع کر دیا ہے، اتنی گنجائش کیسے نکل آئی نائل۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ سراپا سوال بنی سامنے تھیں نائل بے اختیار گہرا سانس بھر گیا ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک پیشی وہ بھگت کے آئے تھے ان دوسری!

''جب سے ایک دوسرے کو میاں بیوی کے طور پر قبول کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' جواب فازیہ کی طرف سے آیا تھا جو ہمیشہ کی طرح انکو جلا کا خاکستر کر گیا۔

''کیوں؟ کیوں شوہر قبول کیا ہے تم نے میرے بیٹے کو؟ یہ بھی اسی گھر کا بیٹا ہے جس گھر سے تم دونوں ماں بیٹی نفرت کرتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''صرف آپکو یہ تکلیف دینے کے لیے، میں آپکو اسی درد سے ہمکنار کروانا چاہتی ہوں جو اتنے سالوں سے ہم ماں بیٹی کے دل میں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بھی جواباً تلخ ہوئی

''تمہاری ماں تو میرے شوہر کی محبت میں مبتلا تھی تم میرے بیٹے کی محبت میں مبتلا ہو گئی ہو کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تم چلو کمرے میں، مما مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل انکی لڑائی کو طویل میں جاتا دیکھ کر فازیہ سے کہتا ماں کی طرف آیا۔

''نہیں نائل، مجھے آج اس لڑکی کو اسکی اوقات یاد دلانی ہے جو کب سے ہمارے سروں پر ناچ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' انکا لہجہ بھی زہر خند تھا نائل بالوں میں ہاتھ پھیرتا خود کو ریلکیس کرنے لگا پھر فازیہ کو بازو سے پکڑتا وہاں سے اپنے ساتھ لیے کمرے میں آگیا جبکہ رخسار بیگم نائل کی اس حرکت پر غصے سے بل کھا کر رہ گئیں۔

''پلیز فازیہ، مجھے مما سے بات کر لینے دو، اس کے بعد جو دل آئے کرنا وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''کیا بات کرو گئے اب ان سے؟ یہی کہ فازیہ کو معاف کر دیں؟ مجھے تمہاری مما کی معافی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ چیخ کر بولی۔

''مجھے آپ دونوں عورتوں کی صلح سے غرض نہیں ہے، میری طرف سے ساری عمر ایسے لڑتے رہیں مگر مجھے معاف رکھیں اس لڑائی سے، مما سے بھی مجھے یہی بات کرنی ہے کہ مجھے فازیہ کو چھوڑنے کا کبھی مت کہیے گا اور تم سے بھی درخواست کرونگا کہ تم مما سے بے شک لڑو مگر ایک حد تک، اپنے منہ سے جتنی چاہے گولہ باری کرو مگر عزت کے جامعے میں رہ کر کیونکہ آپ دونوں عورتوں کو نہ تو میں سمجھا سکتا ہوں نہ چھوڑ سکتا ہوں اور نہ ہی خود کو اس سب سے پرے رکھ سکتا ہوں اس لیے میرے اعصاب سے اتنا مت کھیلیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل اکتائے ہوئے لہجے میں کہتا واش روم میں چلا گیا اور فازیہ پاؤں پٹخ کر وہی بیڈ پر ٹک گئی.

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اس عورت سے جان چھڑوانی ہے مجھے، بہت نفرت ہے مجھے تمہاری ماں سے نائل

۔۔۔

''ابھی بھی تمہیں مجھ سے شکایت ہے؟ابھی بھی۔۔۔

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

محبت کے جال میں پھنسا کر ویسے ہی اس گھر سے لے کر جانا ہے جیسے آپ نے میرے باپ کو لے جا کر میری ماں سے دور کیا تھا، مجھے آپکو اسی اذیت سے دوچار کرنا ہے جس سے میری ماں ہوئی تھی اور بہت جلد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ جلانا چاہ رہی تھی اور اسکا تیر سہی نشانے پر ہی لگا تھا رخسار بیگم جل کر راکھ ہو گئی تھیں مگر فازیہ کی نظریں جب لب بھینچے ہوئے نائل ابراہیم پر پڑی تھی تو اسکا چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا۔

"آؤ نائل، تم بھی تو سنو تمہاری یہ نام نہاد بیوی آخر کہہ کیا رہی تھی، میں نے کہا تھا کہ ان دونوں ماں بیٹی کا مقصد صرف دولت کے ساتھ ساتھ مجھ سے بدلہ لینے کا تھا جس کے لیے انہوں نے تمہیں استعمال کیا اور ابھی اور کرنا چاہتی ہے تمہیں اس گھر سے لے جانے کے خواب دیکھ رہی ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم نائل کو متوجہ کرتیں اپنی بھراس نکالنے لگیں جبکہ فازیہ سے تو سر ہی نہ اٹھایا گیا وہ بن دیکھے ہی محسوس کر سکتی تھی کہ نائل ابراہیم سپاٹ چہرہ لیے اسے مکمل نظر انداز کر گیا تھا۔

"میں کہیں بھی نہیں جا رہا مما، آپ فضول باتوں پر یقین کر کے خود کو پریشان نہ کریں میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اپنے بیٹے پر یقین رکھیں میں کبھی بھی آپکو ہرٹ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مگر میں اب اس لڑکی کو ایک منٹ بھی اپنے گھر برداشت نہیں کر سکتی، اس کو اسی وقت یہاں سے دفعہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کسی صورت معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''آپ مجھے اس گھر سے کبھی بھی نکال نہیں سکتیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ اپنی شرمندگی ایک سائیڈ پر رکھتی رخسار بیگم کو جواب دینے سے باز نہیں آئی۔

''دھکے دے کر نکالوں گی میں تمہیں اور آج ہی، نائل اگر میرے بیٹے ہو تو نکالو اسے اس گھر سے ورنہ میں یہ گھر چھوڑ کر چلی جاؤنگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کو جیسے اس کے چیلنج پر طیش آیا تھا اس لیے ضدی لہجے میں نائل سے بولیں جسکا چہرہ ضبط سے سرخ ہوا تھا۔

''تم کمرے میں جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے فازیہ سے کہا۔

''کمرے میں کیوں؟ اس گھر سے نکالو گئے اس فتنہ پرور لڑکی کو، جیسی ماں ویسی ہی بیٹی، ماں نے بھی پچیس سال پہلے اسی طرح میرا شوہر چھیننے کی کوشش کی تھی اور آج بیٹی میرا بیٹا چھین لینا چاہتی ہے اور میں اس چیز کی اجازت ہرگز نہیں دونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' انکا لب و لہجہ نہایت تلخ تھا۔

''آپکی اجازت مانگی کس نے ہے، آپکو میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''میں نے کہا فازیہ اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اب کی بار بات کاٹتا نائل غصے میں بولا۔

''تم مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بولا نہیں دھاڑا تھا فازیہ اس کے غصیلے تاثرات کو دیکھتی وہاں سے جانے لگی مگر ابراہیم آفندی اور آغا جان کو کچن میں آتا دیکھ کر رکی تھی جو ابھی باہر سے واک کر کے واپس آئے تھے مگر شور کی آواز پر اس طرف آ گئے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ابراہیم آفندی نے گرم ماحول دیکھتے ہوئے سوالیہ نگاہوں سے رخسار بیگم کی طرف دیکھا۔

''مجھے یہ لڑکی اس گھر میں ایک منٹ برداشت نہیں ہے ابراہیم صاحب اور اب کی بار نہ آپ اور نہ ہی چچا جان مجھے دلائل سے چپ کروا سکتے ہیں، بہت برداشت کر لیا میں نے، مگر مجھے اپنا بیٹا اس لڑکی کے آس پاس گوارا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ چیخ کر بولیں فازیہ کو بہت بری لگیں بمشکل وہ خود کو کچھ کہنے سے باز رکھ پائی اور وجہ نائل تھا جو مٹھیاں سختی سے بھینچے جیسے بہت تحمل سے سب برداشت کر رہا تھا۔

''کیا ہو گیا ہے تمہیں رخسار، یہ کوئی ٹائم ہے اس بحث کا، چلو سب اپنے اپنے کمرے میں جاؤ صبح بات کریں گئے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم نے جیسے معاملے کو رفع دفع کرنا چاہا۔

''ہر گز نہیں چچا جان، مجھے ابھی اسی وقت فیصلہ چاہیئے یہ لڑکی اس گھر میں رہے گی یا میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ دوٹوک بولیں۔

''رخسار تمہیں سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ ابراہیم آفندی برہمی سے کہہ اٹھے۔

''آ رہی ہے مجھے، بلکہ بہت اچھے سے اس لڑکی کے پلان کی سمجھ آ گئی ہے یہ نائل کو ہم سے چھین کر لے جانا چاہتی ہے اس کا مقصد صرف نائل کو ہم سے دور کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' ''فار گاڈ سیک مما، میں کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں کہ جو مجھے میری ماں سے دور لے جانے کی کوشش کرے گا تو میں چل دونگا، آپ ایک بے بنیاد بات پر پریشان ہو رہی ہیں، اس پر نہ سہی مجھ پر تو اعتبار کریں پلیز اس طرح کی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ٹینشن کریٹ مت کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل تحمل سے بولتا آخر کار منت بھرے لہجے میں انکورام کرنے کی کوشش کرنے لگا جس میں وہ ناکام ہوا تھا۔

"مجھے اندازہ ہو رہا ہے نائل، تم جس قدر اس پر لٹو ہو رہے ہو، پچھلے کچھ دنوں سے جو تم اس کے آگے پیچھے پھر رہے ہو سب پتہ لگ رہا ہے آخر اس نے تمہیں اپنے حسن میں الجھا ہی لیا، ویسے بھی ان ماں بیٹی کا شروع سے وطیرہ رہا ہے اپنے حسن سے مردوں کو لجھانے کا آخر سوائے حسن کے ان کے پاس ہے کیا؟ نہ کردار نہ تربیت، پتہ نہیں لندن میں بھی ماں نے اسے اسی کام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اینف از مما، بس کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ ضبط کا دامن ہاتھ سے چھوڑتا غصے میں آیا تھا اس کے چہرے پر برہمی کے آثار دیکھے جا سکتے تھے۔

"آپ کو یہ اس گھر میں گوارا نہیں مگر میں اسے اس گھر سے نکال نہیں سکتا کیونکہ یہ میرے نکاح میں ہے، بیوی ہے میری اور میں اسے پوری رضامندی کے ساتھ بیوی مان چکا ہوں اس لیے میرے اختیار میں یہ نہیں ہے اور نہ ہی میرے میں اتنا حوصلہ ہے کہ میں آپکو اس گھر سے جاتا دیکھوں مگر ایک چیز ہے اور وہ ہے کہ میں خود اس گھر سے ہی چلا جاؤں تاکہ آپ سب کو سکون آجائے، آپ سب دن رات صرف اپنی اپنی انا کے لیے مجھے کتنا پریشان کر رہے ہو اسکا اندازہ نہیں ہے، میں کس قدر بے بسی سے یہ روز روز کی اذیت برداشت کر رہا ہوں یہ بھی آپکو معلوم نہیں ہے بس اگر پتہ ہے تو وہ نفرت جو کھلے عام آپ لوگ کر رہے ہیں یہ سوچے بنا کہ میں اس نام نہاد نفرت کی وجہ سے کس تکلیف سے گزر رہا ہوں، اینی ویز بہت شکریہ آپ سب کا اس طرح میری زندگی میں آگ لگانے کے لیے کہ دل کرتا

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہے کہیں جا کر سر دے ماروں تاکہ سب کی جان چھوٹ جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے زخمی لہجے میں سب کی طرف سرد نگاہوں سے دیکھا اور آخری کاٹ دار نظر اس نے لب کاٹتی فازیہ پر ڈالی تھی جو کہ سن کھڑی تھی وہ کچن سے نکلتا چلا گیا۔

"نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ابراہیم آفندی اس کے پیچھے لپکے آغا ہاشم نے بھی ایک ملامتی نگاہ رخسار بیگم پر ڈال کر چلے گئے جو نائل کی آخری بات پر دہل کر رہ گئی تھیں اور اس کے اس طرح جانے پر پریشان ہو گئی تھیں جبکہ فازیہ دھندلائی آنکھوں سمیت اپنے کمرے کی طرف بھاگ لی۔

☆☆☆

لگیں ہیں تو کیا میں اس کے خلاف احتجاج بھی نہ کروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟وہ باپ کی طرف دیکھتا شکوہ کر گیا جنہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

''میرے شیر بیٹے ہو تم،اور میں جانتا ہوں کہ تم نہ تو اپنی ماں کو ناراض کر سکتے ہو اور فازیہ کی حق تلفی، تم پریشان مت ہو میں تمہاری مما سے بات کرتا ہوں انکو کوئی آسان راہ نکالنے کی درخواست کرتا ہوں جس سے نہ تمہیں مسلہ ہو اور نہ انکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''اب رخسار بیٹی کو دل بڑا کرنے کی ضرورت ہے، یہ روز کی محاذ آرائی اب ختم ہو جانی چاہیئے، تم پریشان نہ ہو اور نہ اس طرح کے ری ایکشن دے کر ہمیں پریشان کرو، بہت جلد اسکا حل ڈھونڈ لیں گئے یا پھر فازیہ کو تمہارے اپارٹمنٹ میں شفٹ کر دیں گئے جو آل ریڈی تم اس کے نام کر چکے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''آغا ہاشم کے حل پر وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا وہ اس طرح کر کے اپنی ماں کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا مگر فلحال وہ خاموش رہا۔

فازیہ کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگاتی گہرے اضطراب میں مبتلا تھی وہ نائل کا نمبر ڈائل کرنے لگی مگر اسکا موبائل بیڈ پر ہی پڑا دیکھ کر جھنجلا کر رہ گئی۔

''اف، کہاں چلے گئے ہو نائل، میری بات تو سن لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ پریشان ہوتی خود کو کوسنے لگی جس نے بنا سوچے سمجھے رخسار بیگم کو وہ سب کہہ دیا تھا اور نائل شاید وہ سب سن کر اس سے خفا ہو گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تبھی نائل کمرے میں داخل ہوا جسے دیکھتی فازیہ نے تشکر بھرا سانس لیا جو بنا اسکی طرف دیکھے بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا اور موبائل پکڑ کر اس کے ساتھ لگ گیا وجہ فازیہ کو مکمل اگنور کرنا تھی جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی رہا تھا اور فازیہ کی تو جیسے جان پر بن گئی۔

''نائل۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اسے پکارتی اس کے قریب آئی جو بنا کوئی رد عمل دیئے موبائل میں گم تھا۔

''نائل پلیز، بات سنو میری، مجھے تم پریشان کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ قریب آ کر ٹکی۔

''کوئی بات رہ گئی ہے سننے کو تو کہہ دو وہ بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ سپاٹ لہجے میں کہہ گیا۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے تم جانتے ہو نہ، میں بنا سوچے سمجھے سب بولتی چلی گئی، صرف تمہاری مما کو جلانے کی خاطر۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ سچائی بیان کرنے لگی مگر نائل اٹھ کھڑا ہوا جیسے سننا نہ چاہ رہا ہو فازیہ نے اسکا ہاتھ پکڑا۔

''نائل ایسے نہ کرو، مجھ سے خفا مت ہو ورنہ میں رو دونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ روہانسے لہجے میں بولتی اس کے ساتھ لگ گئی نائل نے ایک گہرا سانس لیا۔

''رونے سے پہلے یہ بات کنفرم کرو کہ مجھ سے محبت کرتی ہو کہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''بہت کرتی ہوں، محبت کرتی ہوں تو تمہارے خاندان سے نفرت کے باوجود، اپنی مما کی ناراضگی کے باوجود تم سے تعلق قائم کیا ہے، میں نے وہ سب صرف تمہاری مما کی وجہ سے کہا تھا ورنہ تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کسی دھوکے میں نہیں رکھا ہے، تم یوں خفا مت ہو میری جان جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولتی نائل کو پر سکون کر گئی اس کے گرد اپنی بانہوں کا احصار کھینچتا وہ اس کی پیشانی چوم گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''مجھے بس یہی سننا تھا ورنہ مجھے غصہ اس بات پر نہیں آیا کہ تم یہ کہہ رہی ہو کہ میں نائل سے محبت نہیں کرتی بلکہ اس بات پر آیا کہ مما کو اس طرح غلط بیانی سے غصہ دلانے کی کیا ضرورت تھی، وہ پہلے ہی بہت خفا ہیں اور بد ظن کرنا اچھی بات نہیں کیونکہ میں اب سب کچھ سیٹل آؤٹ کرنا چاہتا ہوں جس کے لیے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے اور مدد بھی بس اتنی کہ پلیز جتنا ہو سکے ان سے الجھنے سے پرہیز کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کی بات پر وہ متفق تو نہیں ہوئی تھی مگر چپ ضرور ہو گئی تھی کیونکہ اسے نائل سے زیادہ کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔

''میں ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس کے سینے سے لگی وہ اپنے خوف کا اظہار کر گئی جو تھوڑی دیر پہلے رخسار بیگم کی ڈیمانڈ اور اوپر سے نائل کی ناراضگی کی وجہ سے عود کر آیا تھا۔

''اپنے دل سے سارے ڈر نکال دو کیونکہ نائل نہ تو فازیہ کو خود سے دور کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو اس بات کی اجازت دے گا کہ وہ میری بیوی کو مجھ سے دور کرنے کی بات بھی کرے، میں کبھی تمہیں اس چیز پر خوفزدہ نہیں ہونے دونگا کہ تمہیں کوئی اس گھر سے یا میری زندگی سے نکال سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اپنا حصار مضبوط کرتا وہ اسکے دل کے سارے ڈر نکال لے گیا فازیہ کے اندر تک سکون کی لہر اتری۔

''تم اب مجھ سے ناراض بھی نہیں ہوا کرو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اپنا ہاتھ آگے کو پھیلاتی وہ جیسے وعدہ لینا چاہ رہی تھی نائل اسکی چالاکی پر وہ ہنس پڑا۔

''خیر ناراض ہونے کا مجھے پورا حق ہے اور منانا تمہارا فرض بنتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے اس کے گال کو پیار سے چھوا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تو صاحب بہادر اب مان گئے ہیں نہ،اس لیے گڈ نائٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ شرارت سے بولتی اسکی گرفت سے نکلی اور بیڈ کی طرف بڑھی نائل پہلے تو سمجھ نہ سکا اور جب سمجھ آئی تو پیچھے سے اسے اپنی گرفت میں لے لیا جو کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''تمہیں کس نے کہا کہ میں بس اتنے پر ہی راضی ہو گیا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔''؟نائل نے کہتے ہوئے ایک بھرپور شرارت کی تھی جس پر وہ شرم سے سرخ ہوتے ہوئے اس کے سینے میں ہی منہ چھپا گئی۔

^^^

''مماتواس وقت اٹھی بھی نہیں ہونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''چوکیدار اسے دیکھ کر دروازہ کھول چکا تھا فازیہ سیدھا حرا بیگم کے کمرے میں آئی جہاں سے باتوں کی آواز آرہی تھی۔

''یہ نو بجے کون آگیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ حیرت میں مبتلا ان کے دروازے کے قریب آئی جہاں سے آتی آواز اسے وہاں رکنے پر مجبور کر گئی۔

''تمہیں اب تیسری شادی کے لیے سوچنا چاہئیے، مجھے حیرت ہوئی تمہیں دیکھ کر ابھی بھی اس ابراہیم کی محبت میں پاگل پھر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''بلاشبہ یہ آواز فروا انٹی کی تھی جو کہ حرا بیگم کی فرسٹ کزن تھی اور فازیہ ان کے پاس ہی سات سال گزار کر آئی تھی۔

''ابراہیم مل جائے تو میں شادی کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''حرا بیگم کے مسکرا کر بولنے پر فازیہ جو فروا کی بات پر پہلے ہی ساکت تھی اپنی ماں کی زبان سے سنتی ٹھٹھک گئی اس کے دماغ میں رخسار بیگم کی ساری باتیں گونجنے لگیں جو انہوں نے حرا بیگم کے بارے میں کی تھیں۔

''ابراہیم تب تمہیں اتنی کوششوں سے نہیں مل سکا تھا تو اب کیسے مل سکتا ہے، تب بھی میں نے تمہیں کہا تھا کہ چھوڑ دو اسکا پیچھا ندیم بھی اچھا خاصہ تھا دوسرا پیار بھی تم سے اتنا کرتا تھا مگر تم پاگل بس ابراہیم کو پانے کے لیے سب کرتی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''فروا کے انکشاف پر فازیہ دم سادھے وہی کھڑی رہی اس کے دل و دماغ جیسے سن ہو رہے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''محبت ہو گئی تھی مجھے ابراہیم آفندی سے تو کیا کرتی پھر؟ اگر وہ ڈائن ہمارے درمیان نہ آتی تو اس وقت میں مسز ابراہیم ہوتی، میں اپنی کوشش میں کامیاب ہونے والی تھی اگر اس رات راحیلہ کمرے میں نہ آتی جہاں میں نے اتنے پلان سے ندیم اور رخسار کو ایک ساتھ بند کیا تھا، مگر راحیلہ نامی اس چڑیل نے آکر میرا سارا بنا بنایا کھیل خراب کر دیا اور ابراہیم رخسار کو طلاق نہ دے سکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' حرا بیگم اپنے ماضی کو تازہ کرتیں جیسے زہر خند ہوئیں دوسری طرف فازیہ اپنی ماں کا اتنا گھناؤنا روپ دیکھ کر منہ پر ہاتھ رکھتی وہی بیٹھتی چلی گئی۔

''فائدہ تو کچھ بھی نہیں ہونا تھا حرا، ابراہیم کو اپنی بیوی پر بہت اعتبار تھا، خیر میں نے تو تب بھی سمجھایا تھا کہ نہ کرو یہ سب اور تب بھی سمجھایا جب تم اس آصف غوری سے شادی کر رہی تھی صرف ندیم آفندی کو جلانے کے لیے اور پھر وہی ہوا شادی کے کچھ سال بعد ہی طلاق لینی پڑی اس کی شراب نوشی کی وجہ سے، اب بھی کہہ رہی ہوں کہ کوئی اچھا سا آدمی دیکھو اور شادی کر کے آرام کرو، یہ اس عمر میں کبھی کسی مرد کے ساتھ تو کبھی کسی کے ساتھ ڈیٹ پر جانا بند کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فروا بیگم شاید انکو سچ میں سمجھانے پر تلی ہوئی تھیں اس لیے سب کہتی اس بات سے انجان تھی کہ باہر بیٹھی فازیہ غم، غصہ اور شرمندگی کی کس دلدل میں دھنستی جا رہی تھی اس نے بے اختیار اپنے منہ پر سختی سے ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی کا گلہ گھونٹا ورنہ جو پردہ آج اسکی نظروں سے ہٹا تھا اسکا دل کر رہا تھا کہ اونچی اونچی روئے جس ماں پر فخر کے ساتھ وہ اتنے ماہ نائل اور اس کے خاندان کے ساتھ لڑتی آ رہی تھی آخر میں وہی ماں اسکی شرمندگی کا باعث بنے گی اس نے سوچا نہ تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''ہاں میں بھی سوچ رہی ہوں لیکن اس سے پہلے مجھے فازیہ کی طلاق دلوا کر وقار کے ساتھ شادی کروانی ہے، تمہیں پتہ اس کے بدلے وہ آدھی جائیداد ہمارے نام کرنے کو تیار ہے اور سب سے اچھی بات کہ اپنا دوبئی والا اپارٹمنٹ اور ہوٹل بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' حرا بیگم خوشی سے بتا رہی تھیں جبکہ فروا نے تاسف سے دیکھا تھا انکا لالچ اسے شروع سے ہی پسند نہ تھا۔

''تم کیوں فازیہ کا بسا بسایہ گھر اجاڑنے پر تلی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''کیونکہ مجھے زہر لگتے ہیں وہ سب، وہ رخسار اور اسکی بہن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''اور میں؟ میں بھی آپکو زہر لگتی ہوں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ سے اور برداشت نہیں ہو سکا اس لیے کمرے میں داخل ہوتی بھیگے لہجے میں پوچھتی حرا بیگم کا سانس خشک کر گئی وہ ششدر سی اسے دیکھنے لگیں کیونکہ فازیہ کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ سب سن چکی ہے۔

''فازیہ میری جان میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''خاموش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ حلق کے بل چیخی

''مت لیں میرا نام آپ، مت پکاریں مجھے اپنے مکر و فریب زدہ زبان سے، میں سمجھتی رہی کہ میری ماں دنیا کی مظلوم ترین ہستی جس کا گھر کسی عورت نے اجاڑ کر رکھ دیا، جس نے اتنے سال بغیر باپ کے مجھے ہر سہولت دی اور خود معاشرے کے رحم و کرم پر رہیں مگر نہیں سب جھوٹ تھا سب ایک فریب ایک جال تھا صرف مجھے الجھانے کے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لیے مجھے دھوکہ دینے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ کے لہجے میں ٹوٹے اعتماد کی کرچیاں صاف محسوس کی جاسکتی تھیں حرا بیگم ایک پل کو شرمندہ ہوئیں مگر دوسرے پل جیسے کسی ڈر سے آزاد ہوئیں۔

"کیا دھوکہ دیا ہے میں نے تمہیں، تمہارا ہی شوق تھا اپنے خاندان میں جا کر شادی کرنے کا، میں نے نہیں کہا تھا، میں تو بنا شادی کے ہی ان سے تمہارا حق لینا چاہتی تھی مگر تمہیں ان سے بدلہ لینا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ الٹا اس پر بھڑک اٹھیں فازیہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے تاسف سے دیکھا۔

"مجھے آپکی باتوں سے جتنی ٹھیس پہنچ سکتی تھی پہنچ گئی مگر افسوس کہ آپ کو پھر بھی شرم نہیں آرہی کہ آپ اپنی ہی بیٹی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں، آپ صرف جائیداد کے لیے مجھے وہاں بھیجنا چاہ رہی تھیں مگر میں نے آپکی محبت میں مبتلا ہو کر آپکی اذیت کا بدلہ لینے کے لیے ان لوگوں میں گئی جن کو باپ کے زندہ ہوتے ہوئے کبھی دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"فازیہ بیٹے، بیٹھو آپ یہاں، آرام سے بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فروا آنٹی نے جیسے اس سیچویشن کو ہینڈل کرنا چاہا تھا۔

"میں یہاں بیٹھنا تو دور ایک منٹ رہنا بھی نہیں چاہتی، آپکا بہت شکریہ آنٹی، آپکی بدولت مجھے اصلیت پتہ چلی اور یہ پتہ لگا کہ جسے ماں سمجھ کر سب کچھ کر رہی تھی وہ ماں ہی نہیں، میری ماں تو آج سے پچیس سال پہلے ہی مر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ تلخی سے کہتی ایک نفرت سے بھرپور نگاہ حرا بیگم پر ڈالتی وہاں سے نکلتی چلی گئی اور حرا بیگم نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

****

فازیہ روتی ہوئی وہاں سے نکل تو آئی تھی مگر نائل کو کال کرنے یا ٹیکسی لینے کے بجائے وہ پیدل ہی چلے جا رہی تھی آنسو تھے کہ جیسے تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے وہ اس قدر دلبراشتہ اور ماں کے اس روپ کو دیکھ کر ٹوٹ چکی تھی کہ پاؤں ایک جگہ رکھتی تھی تو جاتا دوسری طرف تھا۔

''آج آپ نے میرا مان میرا غرور اور میری زات کا وقار سب کچھ چھین لیا مجھ سے، میں اتنے سالوں سے اپنے باپ سے نفرت کرتی آئی، انکے خاندان سے، اپنے باپ کی وفات پر بھی ان کا چہرہ دیکھنے سے انکار کیا، اتنے ماہ سے نائل کے ساتھ اسکی مما کے ساتھ لڑتی جھگڑتی آئی مگر آخر میں نکلا کہ میری ماں ہی اس خاندان میں آگ لگانے والوں میں سے تھی، کسی کا گھر اجاڑنے والی انکی خوشیوں کو نگلنے والی، اف میں کیسے سب برداشت کرونگی، نائل کا سامنا کیسے کرونگی جسکی ماں کو میں نے ہر طرح کی زبان کے ساتھ جواب دیئے، کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ سوچے جا رہی تھی اور اسکا دماغ پھٹا جا رہا تھا۔

☆☆☆

''ٹائم تو ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل ٹائم دیکھتا اپنی گاڑی میں آ بیٹھا اور گاڑی کا رخ حرا بیگم کے گھر کی طرف کیا۔ ان کے گھر کے سامنے گاڑی روک کر بھی وہ کال کرتا رہا مگر فازیہ کال پک نہیں کر رہی تھی اور یہ بات اب نائل کو پریشان کرنے لگی تھی۔

''اگر ابھی نہیں جانا تو کم از کم بتا تو دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل اسے میسج بھی کر رہا تھا کال بھی مگر جواب ندارد!

''تمہاری فازیہ بی بی اندر ہیں انکو بلا دو ذرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل گاڑی سے نکل کر چوکیدار سے مخاطب ہوا۔

''فازیہ بی بی تو بہت دیر پہلے کی چلی گئی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔''چوکیدار کی اطلاع پر نائل چونکا۔

''کس کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل کو لگا شاید اپنی مما کے ساتھ کہیں چلی گئی ہو مگر جو بات کرنے کے لیے وہ یہاں آئی تھی اس کے بعد؟؟؟؟

''اکیلی ہی نکلی ہیں یہاں سے اور پیدل ہی چلی گئی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔''اس کے بتانے پر اب کی بار نائل حقیقتا پریشان ہوا تھا اسے کسی گڑبڑ کا احساس ہوا وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھتا اسی طرف گاڑی ریورس کر گیا جس طرف چوکیدار نے نشاندہی کی تھی۔

''پیدل کیوں گئی؟ مجھے کال کیوں نہیں کی؟ میری کال پک بھی نہیں کی؟ کہاں ہو فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔''بہت سارے سوال اس کے ذہن میں ایک ساتھ ابھرے جو اسکی پریشانی کو مزید بڑھا رہے تھے وہ تفکر میں مبتلا ادھر ادھر دیکھتا گاڑی چلا رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

وہ اطراف میں دیکھتا گاڑی چلا رہا تھا کہ سڑک کے دائیں طرف پڑے بینچ پر اسے فازیہ کا گمان ہوا تھا وہ گاڑی سے نکل کر فوراً اس طرف بڑھا جو نڈھال بیٹھی تھی۔

''فازیہ میری جان، کیا ہوا؟ ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ پریشان ہوتا اس کے قریب بیٹھا جو اسے سامنے پا کر پھر سے بکھرنے لگی نائل اسے اپنے ساتھ لگا گیا۔

''کیا ہوا ہے فازیہ؟ بتاؤ مجھے، ایسے رو کر مجھے پریشان مت کرو۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اس کے بال سہلاتا پوچھنے لگا مگر وہ ہچکیاں لیتی سر نفی میں ہلانے لگی۔

''میرا دل، میرا دل پھٹا جا رہا ہے نائل، میرا دل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بہت زیادہ ہرٹ ہوئی تھی اسکا اعتماد، اپنی ماں پر بھروسہ، اپنی ذات پر فخر اور غرور اور ایک ماں کا مان سب ایک جھونکے میں ہی ٹوٹ کر چکنا چور ہوئے تھے جسکی کرچیاں اسکے دل میں تیر کی طرح لگ رہی تھیں نائل اس کے لفظوں سے کچھ نہ کچھ سمجھ چکا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ آج وہ حرا بیگم سے کس وجہ سے ملنے آئی تھی۔

''گھر چلو، وہاں جا کر بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔'' پاس سے گزرتے لوگوں کی نظریں محسوس کرتا وہ فازیہ کو اٹھانے لگا مگر وہ اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی اس کے بازوؤں میں ہی جھول گئی۔

''فازیہ، فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ بے قراری سے پکارنے لگا مگر وہ بے سدھ اسکے بازوؤں میں پڑی ہوش سے بیگانہ تھی نائل جلدی سے اسے گاڑی میں بیٹھاتا گاڑی فل اسپیڈ سے چلانے لگا اگلے بیس منٹ میں وہ ہسپتال میں تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

^^^

''اسکانروس بریک ڈاؤن ہوا ہے آنی، اگر اسے تین گھنٹوں تک ہوش نہ آیا تو وہ کومے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے کہتے ہوئے اپنے لب اتنی سختی سے کاٹے تھے کہ ان میں خون کی بوند نکل آئی اسکی آنکھیں اسکے ضبط کی گواہی دے رہی تھیں۔

''تم پریشان نہ ہو، اللہ سے دعا کرو بس، وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' راحیلہ بیگم نے کہا اور تسبیح لیئے بیٹھ گئیں ردابھا بھی دعاؤں میں مصروف ہو گئیں جبکہ ابراہیم آفندی اپنے دوست ڈاکٹر فیض سے ملنے چلے گئے تاکہ وہ اپنی موجودگی میں اچھے سے فازیہ کا خیال رکھ سکیں۔

''ہوا کیا تھا؟ وہ کس طرح اس حالت کو پہنچ گئی؟۔۔۔۔۔۔۔؟ آغا ہاشم کے سوال پر وہ لب بھینچ گیا۔

''مجھے نہیں پتہ، وہ اپنی ماما سے ملنے گئی تھی، یہ بتانے کہ وہ میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے کہتے ہوئے گہری سانس بھری جیسے اپنے اعصاب کو پر سکون کرنا چاہ رہا ہو مگر دکھ اور ٹینشن تھی کہ کم ہونے کو نام نہیں لے رہی تھی جسم سے جان کا نکلنا کیا ہوتا ہے نائل کو اب پتہ چل رہا تھا وہ آئی سی یو کے دروازے سے اندر بیڈ پر آنکھیں بند کیے ہوش و حواس سے بیگانہ فازیہ کو دیکھتا اپنے دل پر تکلیف محسوس کرنے لگا۔

''پلیز فازیہ، مجھے پریشان مت کرو پلیز، تم نہیں جانتی کہ تمہیں یوں دیکھنا میرے لیے قیامت سے کم نہیں، میری جان نکل رہی ہے پلیز لوٹ آؤ میری زندگی میں واپس، ویسے ہی لڑتی جھگڑتی اکڑ دکھاتی پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اپنا سر دروازے پر ٹکاتا گہرے اضطراب میں مبتلا تھا عامر اسکی کنڈیشن کو سمجھتا اس کے قریب آتا اسکا شانہ تھپتھانے لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''مجھے تو اس لڑکے کی سمجھ نہیں آرہی، اس طرح جوگ لے کر ہسپتال بیٹھا ہے جیسے کوئی سگی بیوی ہو، ارے اسے تو طلاق دے کر دفعہ کرے، ہماری بلا سے جہاں مرضی جائے۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم منزہ کے ساتھ فون پر اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھیں انکو یوں سب کا ہسپتال جانا اور فازیہ کے لیے اس قدر پریشان ہونا ہضم نہیں ہو رہا تھا اوپر سے نائل کی جو حالت بتائی جا رہی تھی وہ انکو پریشان کرنے کے لیے کافی تھی کہ نائل اتنا سیریس کیوں ہو رہا تھا۔

''پر بھابھی آغا جان بتا رہے تھے کہ اسکی طبعیت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''مجھے تو لگتا ہے یہ اس ماں بیٹی کی نئی چال ہے، ضرور نائل کو اپنے ہاتھوں میں کرنے کے لیے، مجھے اس مکار لڑکی کا فراڈ سب کے سامنے لانا ہی ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم نے کہتے ہوئے دو چار الوادعیہ باتیں کیں اور ڈرائیور کے ساتھ ہسپتال کے لیے نکل پڑیں وہ آج فازیہ کا ڈرامہ فلاپ کرنا چاہتی تھیں۔

جب وہ ہسپتال پہنچیں تب کوری ڈور میں اسے آغا ہاشم، ابراہیم آفندی، سلیم آفندی، راحیلہ بیگم، ردا اور عامر بیٹھے دکھائی دیئے جبکہ نائل دروازے کے پاس کھڑا تھا۔

''آپ لوگ اس طرح بیٹھے ہیں جیسے اس نے آپ لوگوں کو سر پر اٹھا رکھا تھا، ارے تین گھنٹوں سے آپ لوگوں نے پورے خاندان کو ہلا کر رکھ دیا اپنی چہیتی کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' انکی نفرت سے ڈوبی آواز پر جہاں باقی سب نے تاسف سے دیکھا وہی نائل نے سپاٹ نظروں سے دیکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تم یہاں کیوں آئی ہو؟جب کہا تھا کہ اگر آنا ہے تو بیٹے کو حوصلہ دینے کے لیے آنا ورنہ نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔''ابراہیم آفندی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا حوصلہ دوں بیٹے کو؟جو اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے جوگ لیے بیٹھ گیا ہے،میں بتا رہی ہوں یہ سب ڈرامہ ہے اسکا صرف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''ابراہیم،رخسار کو گھر چھوڑ آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔''آغا ہاشم نے ناگواری سے ابراہیم آفندی کو کہا۔

''چچا جان آپ مجھے چپ نہیں کروا سکتے،وہ چالاک لڑکی میرے بیٹے کو مجھ سے چھیننے کے لیے چال کھیل رہی ہے،اس طرح کی مکار لڑکیوں کے نروس بریک ڈاؤن نہیں ہوتے یہ تو دوسروں کو زہنی ٹارچر کرنے کے طریقے سیکھ کر آتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''بہت ہو گیا،اب جاؤ تم رخسار۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل کے بدلتے تاثرات ابراہیم آفندی کو بہت کچھ سمجھا چکے تھے انہوں نے رخسار بیگم کو جانے کا اشارہ کیا مگر وہ ان کو نظر انداز کرتیں نائل کے سامنے آکھڑی ہوئیں جو لب بھینچے ہوئے تھا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے تمہاری ماں پاگل ہے جسے سمجھ نہیں آرہی؟تم یہ جوگ لے کر بیٹھے ہو اس سے کیا ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہو کہ تمہیں وہ قبول ہے؟تم اسے بیوی مان چکے ہو؟اسکی نفرت،بدزبانی،مکاری،میری بے عزتی سب کچھ بھول کر اسے اپنانا چاہ رہے ہو؟بتاؤ کس طرح تم اسے یہ مقام دے سکتے ہو کس طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ دبے دبے غصے سے بول رہی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''یہ ان باتوں کا ٹائم نہیں ہے رخسار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''آغا ہاشم نے جیسے ٹوکا تھا مگر وہ ان سنی کر گئیں۔

''کیا ہوا ہے؟ کچھ بھی تو نہیں ہوا، وہ لڑکی ڈرامہ کر رہی ہے میرے بیٹے کو الو بنانے کے لیے جو بن بھی رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''

''ماما پلیز، میرا اس وقت بحث کا موڈ نہیں ہے، آپ گھر جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے بہت تحمل سے ان کی باتوں کو حلق سے اتارا تھا۔

''مجھے بھی بحث نہیں کرنی تمہارے ساتھ نائل، بس یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ مجھے وہ لڑکی کسی صورت اس گھر میں تمہاری زندگی میں گوارا نہیں ہے اس لیے اس طرح کی کوشش بھی مت کرنا میں۔۔۔۔۔۔۔''

''وہ بیوی ہے میری ماما، میں اسے ساری زندگی کے لیے بیوی مان چکا ہوں اس لیے یہ بات میں آپکی کیا اپنے باپ کی بھی نہیں مان سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل کا لہجہ اگرچہ مدھم تھا مگر مظبوط اور سرد تھا رخسار بیگم جیسے آپے سے باہر ہونے لگیں۔

''دیکھا آپ نے چچا جان، ابراہیم آپ نے بھی سن لیا، یہ اس ناگن کی مکار بیٹی کو اپنی بیوی مان چکا ہے، یہ اس بدکردار ماں کی بدکردار بیٹی کو ہمارے سروں پر بٹھانا چاہتا ہے جس نے ہمارے خاندان پر کالک ملی تھی، میں جانتی تھی ایک دن یہی ہوگا، وہ لڑکی اس گھر میں آئی اسی مقصد سے تھی اور اب یہ جو ناٹک کر کے اندر لیٹی ہے تو وہ بھی آپ سب کو بیوقوف بنانے کے لئے، ایک چال ہے ماں بیٹی کی، ارے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''آپا چلیں گھر۔۔۔۔۔۔۔۔''ابراہیم آفندی کے اشارے پر راحیلہ بیگم ان کے پاس آئیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''یہ ہسپتال ہے رخسار، باقی باتیں گھر آکر، دعا کرو بچی ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔''سلیم آفندی پہلی بار بولے تھے

۔

''بھائی صاحب آپ بھی کمال کرتے ہیں، ابھی بھی آپکو اس لڑکی کے فراڈ کا اندازہ نہیں ہو رہا ہے؟ میں تو دعا کرونگی کہ اسکا سچ میں ہی نروس بریک ڈاؤن ہو جائے اور جان چھوڑ دے ہم سب کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''مما پلیز، چپ ہو جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل کو انکے بولنے پر تکلیف ہوئی تھی۔

''کیسے چپ ہو جاؤں میں، مجھے جتنا دکھ اس کی ماں نے اور اب یہ دے رہی ہے کیسے برداشت کروں میں، یہ تو مر ہی جائے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''اب کی بار نائل بولا نہیں دھاڑا تھا سخت لہجہ ضبط سے سرخ آنکھیں سختی سے بھینچے ہوئے لب رخسار بیگم اس کے خشمگیں انداز پر ایک پل کو فریز ہوئیں تھیں۔

''آپ اس طرح کے الفاظ اپنے منہ سے نکالنے سے پہلے یاد رکھئیے گا کہ میری سانسیں اب اسکے ساتھ جڑی ہیں اگر اسے کچھ ہوا تو زندہ میں بھی نہیں رہونگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل کے شدید رد عمل پر وہ ساکت ہوئیں۔

''آپ کو فازیہ سے نفرت ہے سر آنکھوں پر، آپکو وہ اپنے گھر قبول نہیں یہ بھی منظور مگر آپ اسے میری زندگی سے نکالنے کی بات کریں گی تو میں گھر چھوڑ کر چلا جاؤنگا ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل برف لہجے میں کہتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''میں نے کہا تھا رخسار کہ کچھ بھی کہنے سے پہلے اپنے بیٹے کی حالت دیکھ لینا، یہ اب تم پر منحصر ہے کہ تم اپنے بیٹے کے لیے بڑا دل کر اس پر احسان چڑھا کر اسے اپنے قریب کرتی ہو یا اپنی انا اور نفرت میں اپنے بیٹے کو ساری زندگی کے لیے خود سے دور۔۔۔۔۔۔۔۔'' ابراہیم آفندی سپاٹ انداز میں انکو کچھ باور کرواتے نائل کے پیچھے چل دیئے۔

****

فازیہ کو ہوش آگیا تھا اس خبر نے سب کو جہاں خوشی سے نوازا تھا اور پر سکون کیا تھا وہی نائل خوشی سے لبریز ہوتا رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا وہ بہت زیادہ خوش تھا پچھلے تین گھنٹوں کی ٹینشن اور پریشانی نے جہاں اس کے چہرے کی رونق چھین لی تھی اس روح افزا خبر نے جیسے اس کے پورے وجود میں ایک جینے کی ترنگ سی ڈال دی وہ مسکراتا ہوا پرائیوٹ روم میں آیا جہاں فازیہ کو شفٹ کیا گیا تھا سب فازیہ کے ارد گرد جمع تھے اور اسکا حال احوال پوچھ رہے تھے نائل جان بوجھ کر سب سے پہلے اسے ملنے نہیں آیا تھا کیونکہ وہ اپنے دل اور جذبات کو پر سکون کرنا چاہتا تھا تو یقیناً فازیہ کو سامنے پا کر بے اختیار ہونے تھے۔

''آجاؤ نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم کے بلانے پر فازیہ نے دیکھا جو تین چار گھنٹوں میں ہی بیمار لگنے لگا تھا سرخ آنکھیں، بکھرے بال، شکن زدہ شرٹ فازیہ کی آنکھیں جھلملا سی گئیں وہ خود کو اسکی محبت کے سامنے بہت چھوٹا تصور کرنے لگی۔

سب دونوں کو ٹائم دینے کے خیال سے باہر چلے گئے تو نائل اس کے پاس آکر ٹک گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل نے جھکتے ہوئے اسکی پیشانی پر لب رکھے تھے فازیہ نے آسودگی سے مسکرا کر دیکھا جسکی آنکھیں بہت کچھ بیان کر رہی تھیں۔

''میں نے بہت پریشان کیا تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ اس کے بکھرے بالوں کو ہاتھ سے سنوارتی کہنے لگی نائل نے سر نفی میں ہلایا.

''تم نے جان نکال دی تھی فازیہ، پلیز اب کبھی مجھے اس طرح کی اذیت میں مبتلا مت کرنا، مجھ سے سب برداشت نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ جذبات سے بھرپور لہجے میں بولتا اسکی آنکھیں نم کر گیا وہ دھیرے سے اٹھ کر بیٹھتی اسے اپنے ساتھ لگا گئی جو خود بھی اس کا سہارا چاہتا تھا۔

''میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں، اتنی کہ تمہارے بغیر ایک پل بھی گزارنے کا سوچوں تو موت نظر آتی ہے، پلیز فازیہ میرے لیے اب کبھی کوئی پریشانی کوئی دکھ اپنے پر حاوی نہ ہونے دینا پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''ایک پیار بھری منت اور التجا تھی اس التجا کے پیچھے جو کہانی چھپی تھی وہ دونوں جانتے تھے اس لیے فازیہ اپنی آنکھوں میں آئے آنسوؤں پر پل باندھتی سر ہلا گئی۔

''پوچھو گئے نہیں کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ کے کہنے پر نائل نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں ابھی بھی ایک درد ہلکورے لے رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''جانتا ہوں سب، تمہارا موبائل میرے پاس ہے، تمہاری مما کی کال آئی تھی بہت کچھ بولتی چلی گئیں مجھے بولنے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ ہولے سے مسکرایا فازیہ نے گہری نگاہوں سے اس کے تاثرات کا جائزہ لیا جیسے کچھ تلاشنا چاہ رہی ہو۔

''فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے اسکا ہاتھ پکڑا

''جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''تمہاری مما نے کیا کیا، تم جس وجہ سے مجھ سے شادی کرنے پر مجبور ہوئی، میری مما نے تم سے نفرت کی، اب تمہاری مما کا سچ ان سب باتوں کو ایک طرف ڈال کر آگ لگا دو، مجھے اب کوئی بات نہیں دہرانی ہے، کسی قسم کی معافی یا صفائی کی طلب نہیں ہے، کون کہاں سچا کہاں جھوٹا تھا یہ سب بھی جاننے کی خواہش نہیں رہی، تمہیں بھی اب اس بات پر دُکھی ہونے یا شرمندگی محسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس لیے تم اب بھی وہی فازیہ بن کر مجھ سے بات کرو گی جو اکڑ دکھاتی ہوئی اینٹ کا جواب پتھر سے دیتی ہے، جو نائل آفندی پر حکومت کرنا جانتی ہے جو مجھے پیار سے جیت چکی ہے، اس لیے مجھ سے وعدہ کرو کہ تم اب کسی سے کیا مجھ سے بھی اس چیز کا ذکر نہیں کرو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے اس کے آگے اپنے ہاتھ پھیلائے فازیہ مسکراتی ہوئی اس کے سینے سے لگ گئی نائل نے جیسے اسے شرمندگی کے بوجھ سے آزاد کیا تھا اسے سر اٹھا کر جینے کی امید دے دی تھی وہ جو اس بات پر پریشان تھی کہ سب کا سامنا کیسے کرے گی خاص طور پر اسکی کی ہستی کا غرور اور مان کیونکہ جو وہ رخسار بیگم اور راحیلہ بیگم

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

EBook
by Readers Choice

اسلام علیکم

آج کل ڈیجیٹل کا دور ہے جس سے ہر کوئی مستفید ہو بھی رہا ہے اور اپنی ضرورت کے مطابق زیر استعمال لا رہا ہے ۔ اسی کے پیش نظر ریڈرز چوائس آپ کے لیے لائے ہیں ایک نیا پلیٹ فارم ای بک کی صورت میں ۔

اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو ای بک کی صورت میں شائع کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کیجئے۔ ہم آپ کی تحریر کو ای بک کی صورت میں شائع کریں گے تاکہ آپ اپنی اس ڈیجیٹل کی دنیا میں اپنی ایک لائبریری بنا سکیں لہذا ہم سے ابھی رابطہ کریں ۔

ہم آپ کی تحریر کو ایک ہفتے کے اندر اندر نوک پلک سنوار کر انتہائی مناسب قیمت میں ای بک بنا کر آپ کو مہیا کریں گے مزید یہ کہ آپ کی تحریر کی سنیک بنا کر بھی دیں گے(جو کہ پیکج کا حصہ ہو گا) اور اس کو فروغ (پروموٹ) کرنے میں آپ کی مدد بھی کریں گے ۔ مزید تفصیلات کے لیے ہم سے رابطہ کریں

https://ezreaderschoice.com/
https://www.facebook.com/mubarra1
mobimalik83@gmail.com
readerschoicemag@gmail.com

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کے ساتھ کرتی آئی تھی کیا سب سے شرمندہ ہوتی وہ اپنا وہ مقام لے پائے گی مگر نائل نے جیسے اسکی ہر مشکل آسان کر دی وہ حقیقی معنوں میں نائل کے ساتھ پر رب کا شکر بجالائی۔

^^^

''اس لیے جب وہ اپنی مما کی ناراضگی کے باوجود میرے ساتھ رہنے پر آمادہ ہے تو میں نہیں چاہتا کہ اسے اسکی مما کی حقیقت بتائی جائے کیونکہ اتنی ٹینشن وہ برداشت نہیں کر سکی تو اپنی مما کی اصلیت جان کر بھی وہ دوبارہ اس کنڈیشن میں جاسکتی ہے جو میں ہرگز نہیں چاہتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے ایک پل رک کر ماں کی طرف دیکھا جن کے چہرے پر ناگواری صاف دیکھی جاسکتی تھی۔

''وہ میرے لیے اپنی مما کو ناراض کر کے آپ سب کے ساتھ اس گھر میں رہنے کو آمادہ ہو گئی ہے تو کیا مما آپ میرے لیے تھوڑا سا اپنا دل بڑا کر کے اسے میری زندگی میں برداشت کر سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ برا راست رخسار بیگم سے مخاطب ہوا جنہوں نے خاموش نظروں سے دیکھا وہ اٹھ کر ان کے قدموں میں بیٹھ گیا جس سے وہ جز بز ہوئیں۔

''میں جانتا ہوں کہ آپ فازیہ کی ماں سے بہت نفرت کرتی ہیں جنہوں نے آج سے پچیس سال پہلے اپنی چالاکی اور مکاری سے آپ کو بہت اذیت دی، اس وجہ سے آپکو فازیہ بھی پسند نہیں تھی، آپ نے ان تین ماہ میں جتنی اس سے نفرت کی اسے بے عزت کیا شاید فازیہ نے بھی اتنا ہی آگے سے آپکو جواب دیا، آپ کو تنگ کیا جس کے بدلے میں نے بھی اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا مگر اب، اب میں یہ سب ختم کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ فازیہ میری خاطر اپنی ماں کو چھوڑ رہی ہے، اس خاندان سے اپنی نفرت ختم کر رہی ہے، آپ بھی میرے لئے فازیہ کو قبول کر لیں، اسے میری درخواست سمجھیں یا ایک بیٹے کی ماں سے التجا، یہ تو سچ ہے کہ میں نہ اسے چھوڑ سکتا ہوں اور نہ آپکو ناراض کر کے رہ سکتا ہوں، آپ کو اس سے نفرت سہی مگر اپنے بیٹے کی محبت کا پلڑا تو بھاری ہی ہو گا نہ، آپ کیا ساری زندگی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کے لیے مجھے فازیہ سونپ کر اپنا مقروض کر سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ان کے ہاتھ تھامتا منت بھرے لہجے میں ان تک اپنی فازیہ سے محبت اور انکی اہمیت ایک ساتھ واضح کر گیا کہ وہ کچھ بولنے کے قابل بھی نہ رہی تھیں انکو نائل کے یہ ہاتھ جھٹکنا اتنا ہی مشکل لگ رہا تھا جتنا پہلے دن فازیہ کو برداشت کرنا!

"آپکو وہ اس گھر میں گوارا نہیں تو میں میں اسے اپارٹمنٹ میں رکھونگا، اس سے بات نہیں کرنی تو کبھی نہیں کہونگا کہ آپ اس سے میل جول رکھیں، کوئی بھی شرط کہہ دیں میں ماننے کو تیار ہوں مگر میں فازیہ کو چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ فیصلے کا اختیار ان کے ہاتھ میں دیتا آخر میں یہ بھی جتلا گیا کہ فازیہ کو چھوڑنے کے علاوہ وہ سب کچھ منوا سکتی ہیں۔

"رخسار بیٹا، فازیہ کا اس سب میں یہی قصور تھا کہ وہ حرا نامی اس عورت کے زیر سایہ اپنی زندگی کے اتنے سال گزارے جس نے اپنی چالاکی اور مکاری فازیہ کے دل میں اتاری جو زبان فازیہ نے تمہارے خلاف یا راحیلہ کے بارے میں استعمال کی اس کے پیچھے کوئی اور تھا مگر وہ ندیم کی بیٹی ہے جس بات کا ثبوت اس نے ہماری عزت کر کے دیا، کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کی توقع مجھے ہمیشہ خوف میں مبتلا رکھتی تھی اور اب جب وہ نائل کے ساتھ خوش ہے اس کے لیے اپنی ماں سے لاتعلقی اختیار کر رہی ہے تو پیچھے کیا وجہ بنتی ہے اسے قبول نہ کرنے کی؟ سب سے بڑی بات کہ اس میں ہمارے نائل کی خوشی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم کے نرم لہجے میں سمجھانے پر وہ متفق ہوتیں نائل کو دیکھنے لگیں جو بہت پر امید نظروں سے انکی جانب دیکھ رہا تھا وہ اسکا سر چوم کر کہنے لگیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''مجھے وہ لڑکی ایک آنکھ نہیں بھاتی، کیونکہ میں نے تمہارے لیے علیشہ کو سوچا تھا، وہ ہی میری بہو بننے کے لائق تھی مگر اب، اب تم اسے دل سے قبول کر چکے ہو تو میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی اور نہ چاہتی ہوں کہ تم اس گھر سے کہیں جاؤ، تم میرے اکلوتے بیٹے ہو میں ان ماں بیٹی کی نفرت میں تمہاری محبت نظر انداز نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''شکریہ مما، آئی لو یو مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل خوش ہوتا ان کے گلے لگ گیا ابراہیم آفندی اور آغا ہاشم بھی آسودگی سے مسکرا دیئے۔

''مگر میری ایک شرط ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' ان کے بولنے پر نائل نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

''اپنی ماں سے آج تو وہ رابطہ ختم کر کے بیٹھی ہے اگر کل کو اس کے دل میں اپنی ماں کے لیے محبت جاگی بھی تو صرف موبائل کی حد تک ہو، میں اس گھر میں کیا تمہارے بھی آس پاس اس ناگن عورت کا سایہ برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''ڈونٹ وری مما، فازیہ کی یہ ڈیمانڈ کبھی بھی نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل ریلکیس ہوتا اٹھ کھڑا ہوا اور مسکراتے ہوئے آغا ہاشم کو دیکھا جنہوں نے وکٹری کا نشان بنا کر گویا اسے شاباش دی تھی۔

****

نائل کمرے میں آیا تو فازیہ کے پاس جیسے سب کی بھیڑ لگی ہوئی تھی ثمرہ، نمرہ، ردابھا بھی، حاشر، عامر، سعد اور ہادیہ سب ہی بیڈ اور صوفے پر بیٹھے اس سے گپ شپ لگا رہے تھے اور فازیہ دھیمے سے مسکراتی ہوئی سب کا جواب دے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

رہی تھی نائل کو جو چیز حیرت اور خوشی میں ڈال گئی تھی وہ تھا سعد اور ہادیہ کا فازیہ کے دائیں بائیں بیٹھنا پہلی مرتبہ تینوں بہن بھائی ساتھ بیٹھے سب کو ہی اچھے لگ رہے تھے۔

''آپی پھر آپ مجھے ڈیزنی لینڈ لے کر چلیں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' دس سالہ سعد جیسے اس سے وعدہ لینا چاہ رہا تھا۔

''ہاں میں تم اور ہادیہ ضرور جائیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ مسکرا کر بولتی پیار سے اسکے بال بکھیرنے لگی جو بلکل ندیم آفندی کی کاربن کاپی تھا۔

''لو بھئی مبارک ہو نائل، ان تینوں بہن بھائیوں نے تمہیں تو اپنے پلان سے نکال دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' عامر نے شرارت سے کہا جس پر نائل مسکراتا ہوا حاشر کے ساتھ صوفے پر ٹک گیا۔

''کوئی نہیں مجھے اپنی جگہ بنانی آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے فازیہ کو پیار بھری نگاہوں سے دیکھا جو مسکراتی سیدھا اس کے دل میں اتری جا رہی تھی۔

''ویسے ہم سب کو ہی ورلڈ ٹور پر جانا چاہئیے، کیا خیال ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' یہ خیال حاشر کی طرف سے آیا تھا جسے گھومنے کا بہت شوق تھا۔

''خیال تو اچھا ہے مگر ابھی تو نائل اور فازیہ کے ولیمے کی تیاری ہونی ہے، آغا جان کہہ رہے ہیں کہ نیکسٹ ماہ ان کا ریسیپشن ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ردابھا بھی کی اطلاع پر سب ہی خوشگوار موڈ میں آ گئے تھے اور ایکسائیٹڈ ہوتے ریسیپشن کا تھیم ڈسکس کرنے لگے نائل نے مسکراتی آنکھوں سے فازیہ کو دیکھا جس کے لبوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ تھی اور وہ توجہ سے سب کو سن رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تم سب یہاں کیا کر رہے ہو؟ ٹائم دیکھو، فازیہ کو آرام کرنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' تبھی راحیلہ بیگم کمرے میں داخل ہوتیں کہنے لگیں۔

''اوہ ہمیں خیال ہی نہیں رہا۔۔۔۔۔۔۔۔'' عامر لوگ اٹھتے ہوئے کہنے لگے۔

''چلو سعد اور ہادیہ، آپی کو آرام کرنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ سعد اور ہادیہ سے کہنے لگیں جو فازیہ سے ملتے کمرے سے نکل گئے۔

''کچھ چاہیئے تو بتا دو، رات کو جب بھی کچھ کھانے کو دل کرے نائل سے کہنا مجھے کال کرے۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ فازیہ سے بولیں جس نے سر اثبات میں ہلا دیا سب کے کمرے سے جانے کے بعد فازیہ نے نائل کی طرف دیکھا جو وہی صوفے پر بیٹھا ٹیک لگاتا آنکھیں بند کر گیا فازیہ دھیرے سے اٹھ کر اس کے قریب آئی۔

''نائل۔۔۔۔۔۔۔'' اسکی آواز پر نائل نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔

''کیا تھک گئے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نے اس کے بال سنوارتے ہوئے پوچھا جو اس کی گود میں سر رکھے صوفے پر لیٹ گیا اور اسکا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیا۔

''تھکن نہیں ایک آسودگی ہے کہ تم سہی سلامت میرے سامنے ہو، یقین کرو جتنا بھاری آج کا دن میرے لیے تھا پوری زندگی کبھی ایسا نہیں ہوا، جتنا خوف میرے اندر آج میں نے دیکھا اتنا کبھی خود کو کمزور نہیں پایا میں نے، تمہاری محبت جہاں مجھے اتنا طاقت ور کر گئی کہ میں اپنی فیملی کے دوبدو آ گیا اتنا ہی کمزور بھی کر گئی کہ تم سے دور

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جانے کی سوچ بھی میری جان نکال دیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اپنی کیفیت اس سے بیان کرنے لگا جس کے بارے میں عامر بھی فازیہ کو بتا چکا تھا کہ نائل کس قدر خوفزدہ ہو چکا تھا۔

"مجھ سے اتنی محبت مت کرو نائل۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ کی آنکھیں چھلک پڑیں نائل اپنے چہرے پر گرتے آنسو دیکھ کر جلدی سے اٹھا۔

"کیا میری محبت تمہیں رولانے کا باعث بن رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے پیار سے اس کے موتیوں کو چن لیا۔

"میں خود کو اس قابل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ہشششش، خاموش ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے اس کے لبوں پر انگلی رکھی۔

"ہمیں ایک دوسرے کے قابل اوپر والی ذات نے بنایا ہے جس نے ہمیں یوں ملایا تو پھر کیسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کے قابل نہیں ہیں، ہمارے درمیان محبت ہے فازیہ اور محبت تو ایک دوسرے کو اس قابل بنا دیتی ہے ساری دینا سے بہتر کوئی اور لگتا ہی نہیں سوائے اس ایک شخص کے جسے دل کی حکمرانی سونپ دی جاتی ہے اور مجھے فخر ہے کہ ہم دونوں نے ایک دوسرے کو وہ مقام دے دیا ہے سب سے خاص سب سے الگ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ نرم لہجے میں بولتا جیسے اس کے دل سے سارے اندیشے نکال لے گیا فازیہ پر سکون ہوتی اس کے سینے سے سر ٹکا گئی۔

"آئی لو یو سو مچ، تم بہت اچھے ہو نائل ابراہیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس کی شرٹ کے بٹنوں کو چھیڑتی وہ کہنے لگی جس پر نائل دلکشی سے مسکرا دیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''ویل یہ تو میں جانتا ہوں مگر اس سے پہلے کہ یہ اچھا برا بن جائے تم سونے کی تیاری کرو پھر نہ کہنا میں نے تمہاری طبعیت کا لحاظ بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ معنی خیزی سے بولتا اسے بلش کر گیا فازیہ اسکی بات کا مطلب سمجھتی جلدی سے اس کی گرفت سے نکلتی بیڈ کی طرف بڑھی جس پر نائل ایک خوشگوار قہقہ لگا گیا۔

****

''کیسی طبعیت ہے تمہاری۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ اگلے دن لاؤنج میں بیٹھی ردابھا بھی کے ساتھ ولیمے کے لیے ڈریس دیکھ رہی تھی کہ رخسار بیگم اس کے قریب بیٹھتیں اسے حیران کر گئیں۔

''جی ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نے ہولے سے جواب دیا وہ پہلے کی طرح اکڑ نہیں دکھا سکی تھی شاید حرا بیگم کی سچائی اسے خود سے بھی نظریں ملانے نہیں دے رہی تھی وہ پر سکون تو تھی کہ نائل نے نہ خود جتایا تھا اور نہ فیملی کو اس بارے آگاہ کرنا مناسب سمجھا تھا مگر اپنے ضمیر کے سامنے مطمئن نہ تھی۔

''چچی جان یہ ڈریس کیسا رہے گا؟ ہمیں ایک دو دن تک فائنل کر دینا چاہیے ڈیزائنر ایک ماہ لے گا آوٹ فٹ تیار کرنے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ردابھا بھی نے آئی پیڈ کا رخ رخسار بیگم کی طرف کیا۔

''یہ بھی پیارا ہے، تم فازیہ سے پوچھ لو جو اسے اچھا لگے، مہندی اور بارات کے فنکشنز بھی ہیں تو ان کے لیے بھی دیکھ لو، میرے اکلوتے بیٹے کی شادی ہے مجھے سب بہت خاص چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ نرمی سے بولتیں ردابھا بھی کو بھی خوشگوار حیرت میں ڈال گئیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''وہ تو ٹھیک ہے چچی جان، مگر بارات کے لیے ڈریس ہم نے پسند کیا تھا پر نائل نے بولا کہ وہ اپنی مرضی کا پسند کرے گا۔۔۔۔۔۔۔۔''

''ہاں تو کرنے دو اسے، اسکا خاص دن ہے وہ، جس روپ میں چاہے اپنی بیوی کو ڈھال لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' تنزیلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر فازیہ کے چہرے پر سرخی چھا گئی۔

''پرسوں کارڈز آجائیں گئے تو تم اور نائل میرے ساتھ نائلہ آپا کے گھر چلو گئے، علیشہ ناراض ہے اس لیے آپا بھی شادی پر آنے سے معذرت کر چکی ہیں تو میں چاہ رہی ہوں کہ ایک دفعہ ہم سب جائیں تاکہ انکا غصہ ختم ہو سکے، نائل سے بات کی ہے مگر وہ کہتا ہے کہ فازیہ کو لے کر نہیں جانا کیونکہ وہ اپنی بیوی کی عزت نفس پر آنچ نہیں آنے دینا چاہتا مگر تم نے کونسا معافی مانگنے جانا بس ہمارے ساتھ جانا ہے تاکہ وہ اپنا دل نرم کر لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' سب کے جانے کے بعد رخسار بیگم نے فازیہ سے کہا کوئی گھمنڈ یا تحکم بھرا لہجہ نہیں تھا ایک عام جیسے وہ اسے ساتھ لے جانے پر راضی کر رہی ہوں۔

''میں چلونگی آپ کے ساتھ، جہاں آپ اور نائل جا رہے ہیں مجھے جانے میں کیونکر اعتراض ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ کھلے دل سے بولتی انکو اچھی لگی رخسار بیگم نے دھیرے سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور چلی گئیں فازیہ جانتی تھی کہ کہ رویوں میں جو سرد اور اجنبی کیفیت تھی وہ جلد ختم ہونے والی تھی جو ابھی تکلف کی دیواریں درمیان میں کھڑیں تھیں بہت جلد پیار کی گرمی انکو زمین بوس کرنے والی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

☆☆☆

''کمال ہے اتنا ٹائم ہو گیا آج تو نہ مما کی کال آئی نہ فازیہ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل موبائل دیکھتا بڑبڑایا اس کے دماغ سے اپنی سالگرہ کا خیال بلکل محو ہو چکا تھا۔

''چچی کو بھی بتایا تھا میں نے اور بھابھی کے تو سامنے آئے ہم۔۔۔۔۔۔۔۔'' عامر اسکی بڑبڑاہٹ سن کر جواب دیتا نائل کو زہر لگا۔

جب وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو سوئی پونے بارہ بجا رہی تھی عامر اپنی کارکردگی پر خود کو شاباش دیتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا نائل بھی اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا مگر کمرے میں اس وقت فل اندھیرا تھا وہ حیران ہوا کہ فازیہ اندھیرے میں کیسے سو گئی؟

''ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ابھی اس نے لائٹ جلائی تھی کہ پورا کمرہ اپنی جگمگاہٹ کے ساتھ اس کے سامنے تھا صوفے اور بیڈ پر پھولوں کے ساتھ اس کا نام، ہر طرف پڑے خوبصورت پھولوں کے بکے، دیوار پر سجا ریڈ کلر میں ہیپی برتھ ڈے کا تھیم اور چھوٹے سے ٹیبل پر ریڈ ویلوٹ کیک جس پر نائل کی تصویر تھی اور سب سے خاص چیز جس پر نائل کی نظریں ٹھہر گئیں وہ تھی فازیہ جس نے مہرون ساڑھی میں بالوں کو کھولے فل میک اپ میں نظر جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی نائل اسے مبہوت سا دیکھتا رہا جو قریب آتی ہولے سے وِش کرنے لگی۔ نائل اس سپرائز پر مسرائمز ہوتا محفوظ ہوا تھا اسے اپنی سالگرہ نکل یاد نہں تھی اس لیے اس طرح فازیہ کا سپرائز دینا اسے بہت اچھا لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''آج سے پہلے کبھی برتھ ڈے سپرائز اتنا اچھا نہیں لگا جتنا اب لگا ہے، یہ یقیناً میری زندگی کی سب سے اچھی اور یادگار سالگرہ کی رات ہے اوپر سے بیوی اتنی حسین اور اتنے دلکش انداز میں وِش کرنے کا سٹائل، اف لڑکی جان لو گی کیا۔۔۔۔۔۔۔؟ نائل اسے اپنے حصار میں لیتا اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ گیا۔

''میں نے سوچا تمہیں سپرائز دیتی ہوں کیونکہ کل تو فیملی کے ساتھ تمہاری برتھ ڈے کا پلان، اوہ مجھے تو سب نے منع کیا تھا بتانے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اسے بتاتی ہوئی یکدم یاد آنے پر سر پر ہاتھ رکھ گئی جبکہ نائل جو مسکراہٹ دبائے سب سن رہا تھا قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔

''اب جلدی سے یہ بھی بتادو کہ سب گفٹس کیا کیا دے رہے ہیں مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔'' ؟ نائل شرارت سے بولا جس پر فازیہ نے گھورا۔

''آرام سے رہو اور خبردار تم نے کسی کو بتایا کہ فازیہ نے رات کو بتایا تھا کچھ اوکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ دھونس جمانے لگی

''اوکے مائے میم، اور کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل تابع دار بنا

''چلو کیک کاٹو اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ نے ٹائم دیکھا جہاں بارہ بجنے میں ایک منٹ رہ گیا تھا وہ اسے کیک کے پاس لائی۔

''تمہیں کس نے بتایا کہ مجھے مہرون کلر پسند، ہر چیز سے لے کر کیک تک یہاں تک کہ تم بھی میری پسند کے کلر میں ملبوس ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کیک اور وال کی سجاوٹ کو دیکھتا پوچھنے لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''ردابھابھی نے،وہ بھی جب اسلاآباد جانا تھاتب،ٹائم ہو گیا ہے کیک کاٹو نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وقت پورا ہوتے وہ ہلکے سے تالی بجاتی اسے وِش کرنے لگی نائل نے کیک کٹ کیااور تھوڑا سا کیک کا ٹکڑا فازیہ کے منہ میں ڈالا فازیہ نے وہی ٹکڑا نائل کے منہ میں ڈالنا چاہا جس پر نائل نے سر نفی میں ہلاتے کچھ بولتی نگاہوں سے دیکھا تھا۔

''کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''فازیہ نے پوچھا جس پر نائل نے بنا جواب دیئے کیک کا بڑا سا پیس اس کے منہ میں ڈالا اور پھر نائل نے اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے وہی پیس اپنے منہ میں لے لیا اس شرارت بھری جسارت پر فازیہ کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔

''شرم کرو نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ اسے گھورتی ہوئی بیڈ پر پڑا گفٹ لائی اور لا کر نائل کے آگے کیا جسے دلچسپی سے دیکھتا وہ کھولنے لگا اس کے اندر نائل کے فیورٹ برینڈ کی پولو شرٹس تھیں نائل مسکرایا کیونکہ اس کو پتہ تھا کہ یہ بات بھی عامر نے ہی اسے بتائی ہو گی کہ نائل کو پولو شرٹس بہت پسند تھیں وہ زیادہ پہنتا بھی یہی تھا۔

''بہت شکریہ اس گفٹ کا، مگر مجھے تم سے اس سے بھی خاص گفٹ چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ گفٹس ایک طرف رکھتا اسے اپنے قریب کر گیا جو اس کی آنکھوں کے اشارے سمجھتی شرم سے سرخ پڑنے لگی اس کے چہرے پر گلال بھکر گیا نائل نے اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے ایک بھرپور جسارت کی تھی جس پر فازیہ کا سارا خون جیسے چہرے پر آ بکھرا وہ اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو سمبھالتی اس سے دور ہوئی۔

''تمہارا موبائل بج رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ اسکی توجہ موبائل کی طرف دلانے لگی۔

''سب کے میسیجز اور کالز ہیں،اب صبح ہی ریپلائے کرونگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔''نائل موبائل سائلنٹ پر کرتا ہوا کہنے لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''وہ ناراض ہو جائیں گئے، تم ابھی دیکھو نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ جو چاہ رہی تھی نائل بخوبی سمجھ رہا تھا اس لیے مسکراتا ہوا اس کے قریب آیا۔

''تم پزل کیوں ہو رہی ہو؟ میری سالگرہ ہے نہ آج؟ آج کی رات اور کل کا دن میرا ہے اس لیے جیسے چاہے کروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل اس کی پشت اپنے سینے سے لگاتا ہوا اسے اپنے مظبوط بازوؤں میں مقید کر گیا۔

''مجھے لگتا ہے کہ مجھے ردابھا بھی کی بات مان لینی چاہئے تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ شرارت سے گویا ہوئی۔

''کونسی۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''یہی کہ شادی تک نائل سے دور رہوں تاکہ شادی کے دن روپ آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''بھابھی نے ایسا مشورہ دیا؟ ان سے تو میں صبح بات کرونگا؛ روپ والی بھی کیا عجیب منطق ہے، لوگ تو اپنے بچوں کے ساتھ ولیمے کرتے پھر رہے ہیں کیا ان پر روپ نہیں آتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کو یہ مشورہ کافی ناگوار گزرا۔

''مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

''اگر مگر کو چھوڑو تم، ارے میں تو چاہتا تھا کہ ہم اپنا ولیمہ اپنے ہونے والے بچے کی آمد کی گڈ نیوز کے ساتھ کریں مگر تم لیٹ کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل کی بات وہ شرم سے دوہری ہوئی۔

''اب تم فری ہو رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ اسکی گرفت سے نکلنے کو مچلنے لگی۔

''ابھی کہاں جان من، ابھی تو فری ہونا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل اسکی گردن پر لب رکھتا مدہوش بھرے لہجے میں بولتا اسکی روح فنا کر گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تمہیں پتہ ہے مجھے ساڑھی کیوں پسند ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''اپنے ہاتھ سے اسکے بال آگے کی طرف کہتا وہ پوچھنے لگا جو اس وقت کچھ بھی بولنے کی پوزیشن میں نہ تھی کیونکہ نائل کے ہاتھ مسلسل اسکی قمر پر تھرک رہے تھے۔

''کیونکہ یہ کھلنے میں زیادہ ٹائم نہیں لیتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''بڑی جان لیوا سرگوشی تھی نائل بن پیئے بہک رہا تھا اور فازیہ تو جیسے اسکی کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کی طرح ساکت تھی جو اسے مکمل اپنے حصار میں لیتا پیار بھری گستاخیاں کرتا اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا۔

''میری زندگی میں آنے اور اس میں خوبصورت رنگ بھرنے کے کیے شکریہ نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ اس کے سینے پر سر رکھتی آسودگی سے بولی نائل نے اسکی پیشانی چوم لی۔

''اور تمہارا شکریہ میں اپنے پیار سے کرونگا، جس کے لیے یہ رات بھی مجھے کم لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''اسے مظبوط بازوؤں میں اٹھاتا وہ بیڈ کی طرف بڑھا جبکہ فازیہ نے مکمل سپردگی دیتے ہوئے آنکھیں موند لیں مگر اسکے لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ تھی جسے چرانے میں نائل نے ایک لمحے کی دیر بھی نہیں کی تھی۔

****ختم شدہ****

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com